بہارِ شریعت

فقہ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب (تخریج شدہ)

چوتھا حصہ

Compiled by the team of ALAHAZRAT.net

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا **امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی



- نماز استخارہ، صلوٰۃ تسبیح کا طریقہ،
- تراویح کے مسائل،
- قضائے عمری کا طریقہ،
- سجدہ سہو کے مسائل،
- نمازِ مریض کا طریقہ، مسافر کی نماز
- جمعہ کے فضائل، نمازِ عید کا طریقہ
- نمازِ جنازہ کی ۱۴ دعائیں

فقہ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب

بہارِ شریعت (تخریج شدہ)

حصّہ چہارُم

مصنّف

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علاّمہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی سُنّی حنفی

قادری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فہرست

نمازِ عصر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے ((دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) ذرا ٹھہرو! مجھے **نماز** تو پڑھنے دو۔“

(”سنن ابن ماجه“، کتاب الزهد، باب ذکر القبر و البلی، الحدیث: ۴۲۷۲، ص۲۷۳۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ القوی اس حدیث پاک کے اس حصے دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے بارے میں فرماتے ہیں: یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، **عصر** کا وقت جا رہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا جو دنیا میں نمازِ عصر کا پابند تھا **اللہ** نصیب کرے۔ مزید فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہو چکی۔ (مرأة المناجیح، ج۱، ص۱۴۳)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

وتر کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں میں سویا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آیۂ ﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ [1] ختم سورہ تک پڑھی پھر کھڑے ہوکر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا پھر پڑھ کر آرام فرمایا یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی، یوہیں تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک و وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ [2]

حدیث ۲: نیز اُسی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو اور فرماتے ہیں: ''صبح سے پیشتر وتر پڑھو۔'' [3]

حدیث ۳: مسلم و ترمذی و ابن ماجہ وغیرہم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اٹھے گا وہ اوّل میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ پچھلے کو اٹھے گا وہ پچھلی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے (یعنی اُس میں ملئکۂ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ [4]

حدیث ۴ تا ۶: ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے، لہٰذا اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ [5] اور اسی کے مثل جابر و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۷ تا ۱۱: ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اُسے عشا و طلوع فجر کے درمیان میں رکھا ہے۔'' [6] یہ حدیث دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے، مثلاً معاذ بن جبل و عبداللہ بن عمرو ابن عباس و عقبہ بن عامر جہنی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

1...... پ ۲، البقرۃ: ۱٦٤.
2...... "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ المسافرین، الحدیث: ۱۷۹۹، ص۷۹۹ .
3...... "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل... إلخ، الحدیث: ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ص۷۹٦.
4...... "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب من خاف أن لایقوم من آخر اللیل... إلخ، الحدیث: ۱۷٦٦، ص۷۹٦.
5...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء أن الوتر لیس بحتم، الحدیث: ٤٥۳، ص۱٦۸۸.
6...... "سنن أبي داود"، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، الحدیث: ۱٤۱۸، ص۱۳۲۹.

حدیث ۱۲: ترمذی زید بن اسلم سے مرسلاً راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو وتر سے سو جائے تو صبح کو پڑھ لے۔'' (1)

حدیث ۱۳ تا ۱۶: امام احمد ابی بن کعب سے اور دارمی ابن عباس سے اور ابوداود و ترمذی ام المومنین صدیقہ سے اور نسائی عبدالرحمٰن بن ابزے رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی** اور دوسری میں **قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ** اور تیسری میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھتے۔'' (2)

حدیث ۱۷: احمد و ابوداود و حاکم بافادۂ تصحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (3)

حدیث ۱۸: ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو وتر سے سو جائے یا بھول جائے، تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھ لے۔'' (4)

حدیث ۱۹، ۲۰: احمد و نسائی و دارقطنی بروایت عبدالرحمٰن بن ابزے عن ابیہ اور ابوداود و نسائی ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے، تین بار **سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ** کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔'' (5)

مسائل فقہیّہ

وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے اور صاحبِ ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے، خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں یاد آجائے۔ (6) (درمختار وغیرہ)

1...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر أو ينسى، الحديث: ٤٦٦، ص١٦٨٩.

2...... "سنن النسائي"، كتاب قيام الليل... إلخ، باب نوع آخر من القرأة في الوتر، الحديث: ١٧٣٢، ص٢٢٠٢.

و "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في ما يقراء به في الوتر، الحديث: ٤٦٣، ص١٦٨٩.

3...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب فيمن لم يوتر، الحديث: ١٤١٩، ص١٣٢٩.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر أو ينسى، الحديث: ٤٦٥، ص١٦٨٩.

5...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب في الدعاء بعد الوتر، الحديث: ١٤٣٠، ص١٣٣٠.

و "سنن النسائي"، كتاب قيام الليل... إلخ، باب ذكر الاختلاف على شعبة فيه، الحديث: ١٧٣٣، ص٢٢٠٢.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٢٩ _ ٥٣٢. وغيره

مسئلہ۱: وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہوسکتی۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲: نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدۂ اُولیٰ واجب ہے اور قعدۂ اُولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اُسی طرح کرے اور اگر قعدۂ اُولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدۂ سہو کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قراءت فرض ہے اور ہر ایک میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی یا اِنَّا اَنْزَلْنَا دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے، تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں، سب میں زیادہ مشہور دُعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّهٗ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰهُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط .[3]

اور بہتر یہ ہے کہ اس دعا کے ساتھ وہ دعا بھی پڑھے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ

1...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۳۲. وغیرہ

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في منکر الوتر... إلخ، ج۲، ص۵۳۲، باب سجود السهو، ص۶۶۲.

3...... الٰہی! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

تَبارَکْتَ وَ تَعالَیْتَ سُبْحانَکَ رَبَّ الْبَیْتِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ۔ [1]

اور ایک دُعا وہ ہے جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آخر وتر میں پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ مُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ [2]

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآئَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ عَلَیْھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَمْ یُرَدَّ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ۔ [3]

دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔[4] (غنیہ وردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴: دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی، ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔[5] (ردالمحتار)

1...... الٰہی! تو مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تُو نے ہدایت دی اور عافیت دے ان کے زمرہ میں جن میں تو نے عافیت دی اور میرا ولی ہو۔ اُن میں جن کا تو ولی ہوا اور جو کچھ تونے دیا اُس میں برکت دے اور جو کچھ تو نے فیصلہ کردیا اوسکے شر سے مجھے بچا بیشک تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا جاتا بیشک تیرا دوست ذلیل نہیں ہوتا اور تیرا دشمن عزت نہیں پاتا تُو برکت والا ہے تو پاک ہے اے بیت (کعبہ) کے مالک اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے نبی پر اور ان کی آل پر۔

2...... اے اللہ (عزوجل) میں تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے (تیرے عذاب سے) میں تیری پوری ثنا نہیں کرسکتا ہوں جیسی تُو نے اپنی ثنا کی۔

3...... اے اللہ (عزوجل)! تو مجھے بخش دے اور مومنین ومومنات و مسلمین ومسلمات کو اور ان کے دلوں میں اُلفت پیدا کردے اور ان کے آپس کی حالت درست کردے اور اُن کو تُو اپنے دشمن اور خود ان کے دشمن پر مدد کردے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو کفار اہل کتاب پر لعنت کر جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں، الٰہی تُو ان کی بات میں مخالفت ڈال دے اور ان کے قدموں کو ہٹادے اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جو قوم مجرمین سے واپس نہیں ہوتا۔

4...... "غنية المتملي"، صلاة الوتر، ص٤١٤ ـ ٤١٨.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في منكر الوتر... إلخ، ج٢، ص٥٣٤.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في منكر الوتر... إلخ، ج٢، ص٥٣٦.

مسئلہ۵: جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ پڑھے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ۶: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا، تو نماز فاسد نہ ہوگی، مگر گنہگار ہوگا اور اگر صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا تو لوٹے اور سورت وقنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ یوہیں اگر الحمد بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور فاتحہ وسورت وقنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۷: امام کو رکوع میں یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو قیام کی طرف عود نہ کرے[3]، پھر بھی اگر کھڑا ہو گیا اور دُعا پڑھی تو رکوع کا اعادہ نہ چاہیے[4] اور اگر اعادہ کرلیا اور مقتدیوں نے پہلے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا اور دوسرا امام کے ساتھ کیا، یا پہلا رکوع امام کے ساتھ کیا دوسرا نہ کیا، دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ۸: قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت[6] کرے، اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا، تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کردے، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اُس خاص دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے، بلکہ مطلقاً کوئی دُعا جسے قنوت کہہ سکیں پڑھ لے۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ۹: اگر شک ہوا کہ یہ رکعت پہلی ہے یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے، پھر اور دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے۔ یوہیں دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج١، ص١١١.

اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج١، ص١١١.

3...... یعنی واپس نہ لوٹے۔

4...... یعنی رکوع نہ لوٹائے۔

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج١، ص١١١.

6...... پیروی۔

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج١، ص١١١.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: الاقتداء بالشافعي، ج٢، ص٥٤٠.

قنوت پڑھے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح ہے۔[2] (غنیہ، حلیہ، بحر)

مسئلہ ۱۱: مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے بعد کو نہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: وتر کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے ورنہ صحیح نہیں اور اس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۳: فجر میں اگر شافعی المذہب کی اقتدا کی اور اس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھا تو یہ نہ پڑھے، بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ ہاں اگر حادثۂ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قنوت پڑھے۔[6] (درمختار وحموی[7])

مسئلہ ۱۵: وتر کی نماز قضا ہوگئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہوگیا ہو، قصداً قضا کی ہو یا بھولے سے قضا

1...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵٤١.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج١، ص١١١.

2...... "غنية المتملي"، صلاة الوتر، ص٤٢٢. و "البحر الرائق"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص٧٣.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج١، ص١١١.

4......

5...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص٥٣٨. وغيره

6...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص٥٤١، و "الفتاوى الرضوية"، ج٧، ص٤٩٠.

7...... بہارِ شریعت میں اس جگہ درمختار و شرنبلالی کا حوالہ لکھا ہے، لیکن ہم نے صدر الشریعہ کے فرمان کے مطابق ''درمختار وحموی'' کردیا۔ چنانچہ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''فتاویٰ امجدیہ''، ج۱، ص۷۰ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: کہ فقیر نے بہارِ شریعت میں بصورت نازلہ نماز فجر میں قنوت کا قبل رکوع ہونا تحریر کیا مگر اس میں حوالہ شرنبلالی کا دیا۔ اس مسئلہ کی تحریر کے وقت یہ معلوم ہوا کہ شرنبلالی بعد الرکوع کے قائل ہیں۔ اصل مسودہ بہارِ شریعت کا نکلوا کر دیکھا گیا اس میں پہلے یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ قنوت نازلہ بعد الرکوع ہے اور شرنبلالی کا حوالہ۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے بعد الرکوع قلم زد کرادیا اور بجائے اس کے قبل رکوع بنوایا مگر غلطی سے شرنبلالی جو حوالہ تحریر تھا وہ قلم زد نہیں ہوا، ''لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ بہارِ شریعت میں شرنبلالی کو قلم زد کرکے اس کی جگہ پر حموی لکھ لیں۔'' ۱۲ منہ

ہوگئی اور جب قضا پڑھے، تو اس میں قنوت بھی پڑھے۔ البتہ قضا میں تکبیر قنوت کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے جب کہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو کہ لوگ اس کی تقصیر پر مطلع ہوں گے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے اور اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے، ورنہ بعد عشا پڑھ لے۔[3] (حدیث)

مسئلہ ۱۸: اوّل شب میں وتر پڑھ کر سو رہا، پھر پچھلے کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں اور نوافل جتنے چاہے پڑھے۔[4] (غنیہ)

مسئلہ ۱۹: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے، اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ، دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث میں ہے: کہ ''اگر رات میں نہ اُٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔''[5] یہ مضامین احادیث سے ثابت ہیں۔

سنن و نوافل کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اُس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے، تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔''[6] (الحدیث)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ج ١، ص ١١١.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في منكر الوتر... إلخ، ج ٢، ص ٥٣٣.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ٢، ص ٦٠٤.

3...... مستفاد من "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة المسافرين، باب من خاف ان لا يقوم... إلخ، الحديث: ١٧٦٦، ص ٧٩٦.

4...... "غنية المتملي"، صلاة الوتر، ص ٤٢٤.

5...... المرجع السابق.

6...... "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب التواضع، الحديث: ٦٥٠٢، ص ٥٤٥.

(سننِ مؤکدہ کا ذکر)

حدیث ۲و۳: مسلم وابوداود وترمذی ونسائی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان بندہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہر روز فرض کے علاوہ تطوّع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا، چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشا اور دو قبل نماز فجر۔'' (1) اور رکعات کی تفصیل صرف ترمذی میں ہے۔ ترمذی ونسائی وابن ماجہ کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ ہے کہ ''جو اِن پر محافظت کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔'' (2)

حدیث ۴: ترمذی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ادبار نجوم فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو۔'' (3)

(سنتِ فجر کے فضائل)

حدیث ۵: مسلم وترمذی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''فجر کی دو رکعتیں دنیا ومافیہا(4) سے بہتر ہیں۔'' (5)

حدیث ۶: بخاری ومسلم وابوداود ونسائی انھیں سے راوی، کہتی ہیں: ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔'' (6)

حدیث ۷: طبرانی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُس سے نفع دے؟ فرمایا: ''فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو، ان میں بڑی فضیلت ہے۔'' (7)

1...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة المسافرين، باب فضل السنن... إلخ، الحديث: ١٦٩٦، ص ٧٩٢.
و"جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن صلى في يوم و ليلة... إلخ، الحديث: ٤١٥، ص ١٦٨٤.

2...... "سنن النسائي"، كتاب قيام الليل... إلخ، باب ثواب عن صلى في اليوم و الليلة... إلخ، الحديث: ١٧٩٥، ص ٢٢٠٦.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب التفسير، باب ومن سورة الطور، الحديث: ٣٢٧٥، ص ١٩٨٦.

4...... دنیا اور جو کچھ اس میں ہے۔

5...... "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر... إلخ، الحديث: ١٦٨٨، ص ٧٩٢.

6...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب تعاهد ركعتي الفجر... إلخ، الحديث: ١١٦٩، ص ٩٠.

7...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب النوافل، الحديث: ٣، ج ١، ص ٢٢٣.

حدیث ۸: ابویعلیٰ باسناد حسن انھیں سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قرآن کی برابر ہے اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کی برابر اوران دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔'' (1)

حدیث ۹: ابوداود ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔'' (2)

(سنتِ ظہر کے فضائل)

حدیث ۱۰: احمد و ابوداود و ترمذی ونسائی و ابن ماجہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادے گا۔'' (3) ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا۔

حدیث ۱۱: ابوداود و ابن ماجہ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ''ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔'' (4)

حدیث ۱۲: احمد و ترمذی عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے: ''یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، لہٰذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔'' (5)

حدیث ۱۳: بزار نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ دوپہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محبوب رکھتے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز محبوب رکھتے ہیں، فرمایا: ''اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ

1...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب النوافل، الحديث: ٥، ج ١، ص ٢٢٤.
و "المعجم الأوسط"، الحديث: ١٨٦، ج ١، ص ٦٨.

2...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب في تخفيفهما، الحديث: ١٢٥٨، ص ١٣١٦.

3...... "سنن النسائي"، كتاب قيام الليل... إلخ، باب الاختلاف على اسماعيل بن أبي خالد، الحديث: ١٨١٧، ص ٢٢٠٧.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب الأربع قبل الظهر و بعدها، الحديث: ١٢٧٠، ص ١٣١٧.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في الصلاة عند الزوال، الحديث: ٤٧٨، ص ١٦٩٠.

مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام محافظت کرتے۔"[1]

حدیث ۱۴و۱۵: طبرانی براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "جس نے ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشا کے بعد چار پڑھیں، تو یہ شب قدر میں چار کے مثل ہیں۔"[2] عمر فاروق اعظم وبعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کی مثل مروی۔

(سنتِ عصر کے فضائل)

حدیث ۱۶: احمد وابوداود وترمذی بافادۂ تحسین عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے، جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔"[3]

حدیث ۱۷: ترمذی مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ "حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے۔"[4] اور ابوداود کی روایت میں ہے کہ دو پڑھتے تھے۔[5]

حدیث ۱۸و۱۹: طبرانی کبیر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرما دے گا۔"[6] دوسری روایت طبرانی کی عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ "حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجمع صحابہ میں جس میں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، فرمایا: "جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چھوئے گی۔"[7]

(سنتِ مغرب کے فضائل)

حدیث ۲۰و۲۱: رزین نے مکحول سے مُرسلاً روایت کی کہ فرماتے ہیں: "جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے، اُس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔" اور ایک روایت میں "چار رکعت ہے۔" نیز انھیں کی روایت

1...... "مسند البزار"، مسند ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه، الحدیث: ٤١٦٦، ج ١٠، ص ١٠٢.

2...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب المیم، الحدیث: ٦٣٣٢، ج ٤، ص ٣٨٦ .

3...... "سنن أبي داود"، کتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر، الحدیث: ١٢٧١، ص ١٣١٧.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الأربع قبل العصر، الحدیث: ٤٢٩، ص ١٦٨٥ .

5...... "سنن أبي داود"، کتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر، الحدیث: ١٢٧٢، ص ١٣١٧.

6...... "المعجم الکبیر"، الحدیث: ٦١١، ج ٢٣، ص ٢٨١.

7...... "المعجم الأوسط"، باب الألف، الحدیث: ٢٥٨٠، ج ٢، ص ٧٧.

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ''اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ فرماتے تھے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔'' (1)

حدیث ۲۲: ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے، تو بارہ برس کی عبادت کی برابر کی جائیں گی۔'' (2)

حدیث ۲۳: طبرانی کی روایت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔'' (3)

حدیث ۲۴: ترمذی کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، ''جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔'' (4)

حدیث ۲۵: ابوداود کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتی ہیں: عشا کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مکان میں جب تشریف لاتے تو ''چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔'' (5)

مسائل فقہیّہ

سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی۔ بلاعذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحق نار ہے۔ (6) اور بعض ائمہ نے فرمایا: کہ ''وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گنہگار ہے، اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔'' تلویح میں ہے، کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ! شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میری سنت کو ترک کرے گا، اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔'' سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔

دوسری قسم غیر مؤکدہ ہے جس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی، کبھی اس کو مستحب اور

1...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب السنن و فضائلها، الحديث: ١١٨٤، ١١٨٥، ج ١، ص ٣٤٥.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التطوع... إلخ، الحديث: ٤٣٥، ص ١٦٨٦.

3...... "المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٧٢٤٥، ج ٥، ص ٢٥٥.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التطوع... إلخ، الحديث ٤٣٥، ص ١٦٨٦.

5...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب الصلاة بعد العشاء، الحديث: ١٣٠٣، ص ١٣٢٠.

6...... یعنی اس کی گواہی قابل قبول نہیں اور جہنم کا حقدار ہے۔

مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔[1] (ردالمحتار) لہٰذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے، البتہ اگر سنتوں کے لیے کوئی خاص بات ہوگی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا جہاں استثنانہ ہو، اسی مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں۔

مسئلہ ۱: سنت مؤکدہ یہ ہیں۔

(۱) دو رکعت نماز فجر سے پہلے

(۲) چار ظہر کے پہلے، دو بعد

(۳) دو مغرب کے بعد

(۴) دو عشا کے بعد اور

(۵) چار جمعہ سے پہلے، چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲: افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے، پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۳: جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً جمعہ وظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں، یہ نہیں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوئیں۔ یوہیں اگر چار رکعت کی منت مانی اور دو دو رکعت کر کے چار پڑھیں تو منت پوری نہ ہوئی، بلکہ ضرور ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے، یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اور اس کی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے تو اگر شبہۃً یا براہ جہل ہو تو خوف کفر ہے اور اگر دانستہ بلا شبہہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی و لہٰذا یہ سنتیں بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر، ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثل وتر ہے۔ ان کے بعد پھر مغرب کی سنتیں پھر ظہر

1...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في السنة و تعاريفها، ج ۱، ص ۲۳۰. وغيره

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵٤۵.

3...... "غنية المتملي"، فصل في النوافل، ص ۳۸۹.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج ۲، ص ۵٤۵. وغيره

کے بعد کی پھر عشا کے بعد کی پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور اصح یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا: کہ ''جو انھیں ترک کرے گا، اُسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔'' [1] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: اگر کوئی عالم مرجع فتویٰ ہو کہ فتویٰ دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کرسکتا ہے کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے، اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کرسکتا۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہوگئیں تو ان کی قضا نہیں۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی تو یہ رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی اور چار رکعت کی نیت باندھی اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوں گی۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: طلوع فجر سے پہلے سنت فجر جائز نہیں اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز اور طلوع کے ساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ [6] (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰: فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ [7] (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر [8] بالاتفاق ممنوع ہے۔ [9] (ردالمحتار) آج کل

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج۲، ص۵٤۸ ـ ۵۵۰.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج۲، ص۵٤۹.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج۲، ص۵۵۰.

4...... المرجع السابق.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۲.

6...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ج۱، ص٤۱۶، و باب النوافل، ص۳۸۶.

7...... "غنية المتملي"، فصل في النوافل، ص۳۹۷.

8...... یعنی سُورج نکلنے سے پہلے۔

9...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج۲، ص۵۵۰.

اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔

مسئلہ ۱۱: قبل طلوع آفتاب سنت فجر قضا پڑھنے کے لیے یہ حیلہ کرنا کہ شروع کر کے توڑ دے پھر ادا کرے یہ ناجائز ہے۔ سنت فجر پڑھ لی اور فرض قضا ہو گئے تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: فرض تنہا پڑھے جب بھی سنتوں کا ترک جائز نہیں ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: سنت فجر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** پڑھنا سنت ہے۔[3] (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی، اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ اپنے گھر پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے، باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ بُرا ہے۔ آج کل اکثر عوام اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں یہ ناجائز ہے اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی تو جہاں چاہے سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سنت ہو۔[4] (غنیہ) مگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہونے والی ہے اور یہ اُس وقت تک سنتوں سے فارغ نہ ہوگا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اس کے سبب صف قطع ہو۔

مسئلہ ۱۵: امام کو رکوع میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے یا دوسری رکعت کا تو سنت ترک کرے اور مل جائے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اگر وقت میں گنجائش ہو اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے اور اگر نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے۔

1...... "غنية المتملي"، فصل في النوافل، ٣٩٨.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٢.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٢.
و "غنية المتملي"، فصل في النوافل فروع لو ترك، ص٣٩٩.

4...... "غنية المتملي"، فصل في النوافل، ٣٩٦.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ج١، ص١٢٠.

مسئلہ ۱۷: سنت وفرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے۔[1] (تنویر) اگر بیع وشرا[2] یا کھانے میں مشغول ہوا تو اعادہ کرے، ہاں سنتِ بعدیہ میں اگر کھانا لایا گیا اور بدمزہ ہو جانے کا اندیشہ ہے تو کھانا کھالے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے اور بلا عذر سنتِ بعدیہ کی بھی تاخیر مکروہ ہے اگرچہ ادا ہو جائے گی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: عشاو عصر کے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشا کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یو ہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا:

''جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی، اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔''[4]

علامہ سید طحطاوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اور جو اس پر مطالبات ہیں اللہ تعالیٰ اُس کے فریق کو راضی کردے گا یا یہ مطلب ہے کہ اسے ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔[5] اور علامہ شامی فرماتے ہیں کہ اُس کے لیے بشارت ہے: کہ ''سعادت پر اس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔''[6]

مسئلہ ۱۹: سنت کی منت مانی اور پڑھی سنت ادا ہوگئی۔ یو ہیں اگر شروع کر کے توڑ دی پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہوگئی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: نفل نماز منت مان کر پڑھنا بغیر منت کے پڑھنے سے بہتر ہے جب کہ منت کسی شرط کے ساتھ نہ ہو، مثلاً فلاں بیمار صحیح ہو جائے گا تو اتنی نماز پڑھوں گا اور سنتوں میں منت نہ ماننا افضل ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلاۃ الاوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا

1...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٥٨.

2...... خرید وفروخت۔

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج٢، ص٥٥٩.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، الحديث: ٤٢٧، ص١٦٨٥.

5...... "حاشية الطحطاوي على الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج١، ص٢٨٤.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج٢، ص٥٤٧.

7...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث مهم: في الكلام على الضجعة بعد سنة الفجر، ج٢، ص٥٦١.

8...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الكلام على حديث النهى عن النذر، ج٢، ص٥٦٢.

تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: ظہر و مغرب و عشا کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے، مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہوگئیں اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۳: عشا کے قبل کی سنتیں جاتی رہیں تو ان کی قضا نہیں پھر بھی اگر بعد میں پڑھے گا تو نفل مستحب ہے، وہ سنت مستحبہ جو فوت ہوئی ادا نہ ہوئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ کافی ہے، منت کی نماز کے بھی قعدۂ اولیٰ میں درود پڑھے اور تیسری میں ثنا و تعوذ۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: چار رکعت نفل پڑھے اور قعدۂ اولیٰ فوت ہوگیا بلکہ قصداً بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا تو عود نہ کرے اور سجدۂ سہو کرلے نماز کامل ادا ہوگی، اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی اور بغیر قعدہ کیے تیسری کے لیے کھڑا ہوگیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: نماز میں قیام طویل ہونا کثرتِ رکعات سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے

1...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ج٢، ص٥٤٧.

2...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب النوافل، ج١، ص٣٨٦.

3...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة... إلخ، ج٢، ص٦٢١.

4...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٥٠.

5...... المرجع السابق، ص٥٥٢.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٣.

مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کردینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ مگر

(۱) تراویح و

(۲) تحیۃ المسجد اور

(۳) واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور

(۴) احرام کی دو رکعتیں کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا بہتر ہے اور

(۵) طواف کی دو رکعتیں کہ مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھیں اور

(۶) معتکف کے نوافل اور

(۷) سورج گہن کی نماز کہ مسجد میں پڑھے اور

(۸) اگر یہ خیال ہو کہ گھر جاکر کاموں کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں جی نہ لگے گا اور خشوع کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر قراءت فرض ہے اور اگر مقتدی ہو اگرچہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کی ہو تو امام کی قراءت اس کے لیے بھی کافی ہے اس پر خود پڑھنا نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: نفل نماز قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا قضا پڑھنی ہوگی اور اگر قصداً شروع نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا تو توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: اگر بلا قصد نماز فاسد ہو گئی جب بھی قضا واجب ہے مثلاً تیمم سے پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز[5] میں پانی پر

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: قولهم كل شفع من النفل الصلاة ليس مطردا، ج٢، ص٥٥٤.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: قولهم كل شفع من النفل الصلاة ليس مطردا، ج٢، ص٥٦٢.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج٢، ص٥٧٣.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج٢، ص٥٧٤_٥٧٦.

5...... نماز کے دوران۔

قادر ہوا۔ یوہیں نفل پڑھتے میں عورت کو حیض آگیا تو قضا واجب ہوگئی بعد طہارت قضا پڑھے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: شروع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریمہ باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا بشرطیکہ شروع صحیح ہوا اور اگر شروع صحیح نہ ہو مثلاً اُمّی یا عورت کے پیچھے اقتدا کی یا بے وضو ناپاک کپڑوں میں شروع کردی تو قضا واجب نہ ہوگی۔[2] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے اور توڑ کر اسی فرض کی نیت سے اقتدا کی جو وہ پڑھ رہا تھا یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا تو اُس نفل کی قضا واجب نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۴: طلوع وغروب ونصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی جب بھی ہوگئی مگر گناہ ہوا اور پوری کر لی تو ہوگئی مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا، بلاوجہ شرعی نفل شروع کر کے توڑ دینا حرام ہے۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: نفل نماز شروع کی اگرچہ چار کی نیت باندھی جب بھی دو ہی رکعت شروع کرنے والا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور شفعِ اوّل یا ثانی میں توڑ دی تو دو رکعت قضا واجب ہوگی مگر شفعِ ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو ورنہ چار قضا کرنی ہوں گی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: سنت مؤکدہ اور منت کی نماز اگر چار رکعتی ہو تو توڑنے سے چار کی قضا دے۔ یوہیں اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے۔ پہلے شفع میں توڑی یا دوسرے میں۔[7] (درمختار وغیرہ)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج٢، ص٥٧٧.

2...... المرجع السابق، ص٥٧٤، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٤.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج٢، ص٥٧٤.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ج٢، ص٥٧٦. وغيره

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٣.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٧٧.

7...... المرجع السابق، ص٥٧٨. وغيره

مسئلہ ۳۸: چار رکعت کی نیت باندھی اور چاروں میں قراءت نہ کی یا پہلی دو میں یا پچھلی دو میں نہ کی یا پہلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا پچھلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا پہلی دونوں اور پچھلی میں سے ایک میں قراءت چھوڑ دی تو ان چھ صورتوں میں دو رکعت قضا واجب ہے۔ اور اگر پہلی دو میں سے ایک اور پچھلی دو میں سے ایک یا پہلی دو میں سے ایک میں اور پچھلی کی دونوں میں قراءت چھوڑ دی تو ان صورتوں میں چار رکعت قضا واجب ہے۔ (1) (عامۂ کتب)

مسئلہ ۳۹: اگر دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھا پھر توڑ دی تو اس صورت میں بالکل قضا نہیں بشرطیکہ تیسری کے لیے کھڑا نہ ہوا ہو اور پہلی دونوں میں قراءت کر چکا ہو۔ (2) (درمختار) مگر بوجہ ترکِ واجب اس کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ ۴۰: نفل پڑھنے والے نے نفل پڑھنے والے کی اقتدا کی اگرچہ تشہد میں تو جو حال امام کا ہے وہی مقتدی کا ہے یعنی جتنی کی قضا امام پر واجب ہوگی مقتدی پر بھی واجب۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۴۱: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں (4) مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: ''بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔'' (5) اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ (6) صحیح نہیں کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مخصوصات میں سے ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، فرماتے ہیں: مجھے خبر پہنچی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے آدھی ہے۔ اس کے بعد میں حاضر خدمتِ اقدس ہوا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا، سرِ اقدس پر میں نے ہاتھ رکھا (کہ بیمار تو نہیں) ارشاد فرمایا: کیا ہے اے عبداللہ؟ عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو ایسا

1...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٧٩۔٥٨١.

2...... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٨٢، ٥٨٣.

3...... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٨٣.

4...... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٨٤.

5...... "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب جواز النافلة قائما و قاعدا... إلخ، الحدیث: ١٧١٥، ص٧٩٣.

6...... "صحیح مسلم"، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب صلاة اللیل... إلخ، الحدیث: ١٧٢٤، ص٧٩٤.

فرمایا ہے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، فرمایا: ''ہاں ولیکن میں تم جیسا نہیں۔'' [1] امام ابراہیم حلبی وصاحب درمختار وصاحب ردالمحتار نے فرمایا: کہ یہ حکم حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استناد کیا۔ [2]

مسئلہ ۴۲: اگر رکوع کی حد تک جھک کر نفل کا تحریمہ باندھا تو نماز نہ ہوگی۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جب کہ عذر نہ ہو اور عذر کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۴۴: کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہو گیا دونوں صورتیں جائز ہیں، خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر۔ [5] (درمختار، ردالمحتار) مگر دوسری صورت یعنی کھڑے ہو کر شروع کی پھر بیٹھ گیا اس میں اِختلاف ہے، لہٰذا بچنا اَولیٰ ہے۔

مسئلہ ۴۵: کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تھا تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں۔ [6] (عالمگیری) اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے تو کراہت ہے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۴۶: نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشہد میں بیٹھا کرتے ہیں مگر قراءت کی حالت میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: بیرون شہر [8] سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رُخ کو جارہی ہو اِدھر ہی مونھ ہو اور اگر اُدھر مونھ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مونھ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جارہی ہے اُس طرف ہو اور رکوع وسجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو۔ [9] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز النافلة قائما و قاعدا... إلخ، الحديث: ١٧١٥، ص٧٩٣.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل ستة عشرية، ج٢، ص٥٨٥.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ج٢، ص٥٨٤.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٨٤.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ج٢، ص٥٨٤.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٤.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل ستة عشرية، ج٢، ص٥٨٧.

8...... بیرون شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری) ۱۲ منہ حفظہ ربہ

9...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ج٢، ص٥٨٨.

مسئلہ ۴۸: سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عملِ قلیل سے ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے اُس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلاضرورت جائز نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: سواری پر نماز شروع کی پھر عملِ قلیل کے ساتھ اتر آیا تو اسی پر بنا کرسکتا ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو مونھ کرنا ضروری ہے اور زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کرسکتا نماز جاتی رہی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۰: گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہوا تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: بیرون شہر سواری پر شروع کی تھی پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہوگیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کرسکتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: محمل اور سواری پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے جبکہ تنہا پڑھے اور نفل نماز جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ امام ومقتدی الگ الگ سواریوں پر نہ ہوں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: محمل پر فرض نماز اُس وقت جائز ہے کہ اترنے پر قادر نہ ہو، ہاں اگر ٹھہرا ہوا ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں لگادیں کہ زمین پر قائم ہوگیا تو جائز ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۴: گاڑی کا جُوا[7] جانور پر رکھا ہو گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اُس کا حکم وہی ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض وواجب وسنت فجر بلاعذر جائز نہیں اور اگر جوا جانور پر نہ ہو اور رُکی ہوئی ہو تو نماز جائز ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں دو پہیے ہوں چار پہیے والی جب رُکی ہو تو صرف جُوا جانور پر ہوگا اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی، لہٰذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہوگی جیسے تخت پر۔

مسئلہ ۵۵: گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لیے یہ عذر ہیں۔ (۱) مینھ برس رہا ہے، (۲) اس قدر کیچڑ ہے کہ

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ج٢، ص٥٨٩.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٨٩.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في الصلاة، على الدابة، ج٢، ص٥٨٨.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٨٩.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٩٥.

6...... المرجع السابق، ص٥٩٠.

7...... یعنی وہ لکڑی جو گاڑی یا بَیل کے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔

8...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٩١.

اُتر کر پڑھے گا تو مونھ دھنس جائے گا یا کیچڑ میں سن جائے گا یا جو کپڑا اچھا جائے گا وہ بالکل لتھڑ جائے گا اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے (۳) ساتھی چلے جائیں گے، (۴) یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوگی مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں، (۵) یا وہ بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اُتر چڑھ نہ سکے گا اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے، (۶) یا مرض میں زیادتی ہوگی، (۷) جان (۸) یا مال، (۹) یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض وواجب وسنت فجر نہیں ہو سکتی اور اس کو جہاز اور کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو کنارہ پر ہو اور خشکی پر آسکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے لہٰذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اُس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے کہ جہاں مِن جہة العباد[2] کوئی شرط یا رکن مفقود ہو[3] اُس کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۵۶: محمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ یا اور کوئی محارم میں ہے جو خود سوار نہیں ہوسکتی اور یہ خود اُتر چڑھ سکتا ہے مگر اس کے اُترنے میں محمل گر جانے کا اندیشہ ہے، اسے بھی اُسی پر پڑھنے کا حکم ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جوا جانور پر ہو بلا عذر شرعی فرض وسنت فجر وتمام واجبات جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدۂ تلاوت جب کہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کرسکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو اُن سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رُو کھڑا کر کے ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۸: کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا یا ان میں قراءت نہ کرے گا یا ننگا پڑھے گا یا ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی تو ان سب صورتوں میں اُس پر دو رکعت طہارت وقراءت وستر کے ساتھ واجب ہوگئیں اور تین کی مانی تو چار واجب ہوئیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر بقدرة غيره، ج۲، ص۵۹۲.

2...... بندوں کی طرف سے۔ 3...... یعنی نہ پایا گیا ہو۔

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر بقدرة غيره، ج۲، ص۵۹۳.

5...... المرجع السابق، ص٥٩٤.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر، بقدرة غيره، ج۲، ص٥٩٥.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، و مم يتصل بذلك مسائل، ج۱، ص۱۱۵.

مسئلہ ۵۹: منت مانی کہ فلاں مقام پر نماز پڑھے گا اوراس سے کم درجہ کے مقام پر ادا کی ہوگئی۔ مثلاً مسجدِ حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجدِ قدس یا گھر کی مسجد میں ادا کی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھے گی یا روزہ رکھے گی دوسرے دن اسے حیض آ گیا تو قضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھے گی تو کچھ نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۰: منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا اور آج نہ پڑھی تو اس کی قضا نہیں، بلکہ کفارہ دینا ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: مہینہ بھر کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض و وتر کی مثل اس پر واجب ہے سنت کی مثل نہیں مگر وتر و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے یعنی ہر روز بائیس رکعتیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے۔[4] (عالمگیری)

تنبیہ: نوافل تو بہت کثیر ہیں، اوقاتِ ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آئمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں، بیان کیے جاتے ہیں۔

تحیۃ المسجد جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔[5]

بخاری و مسلم ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔''[6]

مسئلہ ۱: ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔[7] (ردالمحتار)

1...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في القادر، بقدرة غيره، ج٢، ص٥٩٦.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، و مما يتصل بذلك مسائل، ج١، ص١١٥.

اسکا کفارہ وہی ہے، جو قسم توڑنے کا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دس مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا۔۱۲منہ

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، و مما يتصل بذلك مسائل، ج١، ص١١٥.

4...... المرجع السابق.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج٢، ص٥٥٥.

6...... "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين، الحديث: ٤٤٤، ص٣٨.

7...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج٢، ص٥٥٥.

مسئلہ۲: فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہوگئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے لیے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا بلکہ درس وذکر وغیرہ کے لیے گیا ہو۔ اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ۳: بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے۔ [2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۴: ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ [3] (درمختار)

تحیۃ الوضو کہ وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ [4]

صحیح مسلم میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' [5]

مسئلہ۱: غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔ [6] (ردالمحتار)

نمازِ اشراق ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا پھر دو رکعتیں پڑھیں'' تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔'' [7]

نمازِ چاشت مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں [8] اور افضل بارہ ہیں کہ

حدیث۱: حدیث میں ہے، جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، ''اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في تحية المسجد، ج٢، ص٥٥٥.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٥٧.

3...... المرجع السابق.

4...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٦٣.

5...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، الحديث: ٥٥٣، ص٧٢٠.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلوة، باب الوتر و النوافل، مطلب: سنة الوضوء، ج٢، ص٥٦٣.

7...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس في المسجد... إلخ، الحديث ٥٨٦، ص١٧٠٣.

8...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج١، ص١١٢.

کا محل بنائے گا۔'' (1) اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۲ و ۳: صحیح مسلم شریف میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہنا صدقہ ہے اور **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ''ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔'' (2)

حدیث ۴ و ۵: ترمذی ابودرداء و ابوذر سے اور ابوداود و دارمی نعیم بن ہمار سے اور احمد ان سب سے راوی رضی اللہ تعالٰی عنہم کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے ابن آدم! ''شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے، آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔'' (3)

طبرانی ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں، غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اُس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالٰی اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالٰی اُس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالٰی بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔'' (4)

احمد و ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔'' (5)

مسئلہ ۱: اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (6) (عالمگیری، ردالمحتار)

نمازِ سفر کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے۔ (7) طبرانی کی حدیث میں ہے: کہ ''کسی نے

1...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الضحى، الحديث: ۴۷۳، ص ۱۶۹۰.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى... إلخ، الحديث: ۱۶۷۱، ص ۷۹۱.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الضحى، الحديث: ۴۷۵، ص ۱۶۹۰.

4...... "الترغيب والترهيب"، الترغيب في صلاة الضحى، الحديث: ۱۴، ج ۱، ص ۲۶۶.

5...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند و أبي هريرة، الحديث: ۱۰۴۸۵، ج ۳، ص ۵۶۴.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج ۱، ص ۱۱۲.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب: سنة الوضوء، ج ۲، ص ۵۶۳.

7...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج ۲، ص ۵۶۵.

اپنے اہل کے پاس اُن دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا، جو بوقت ارادۂ سفران کے پاس پڑھیں۔" [1]

نمازِ واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔ [2] صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اُس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔" [3]

مسئلہ ۱: مسافر کو چاہیے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ [4] (ردالمحتار)

صلاۃ اللیل ایک رات میں بعد نماز عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ [5] اور

حدیث ۲: طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دوہ لیتے ہیں اور فرض عشا کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاۃ اللیل ہے۔ [6]

(نمازِ تہجد)

مسئلہ ۱: اسی صلاۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔ [7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشا کے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اُس کو تہجد نہ کہیں گے۔ [8] (ردالمحتار)

1...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في رکعتي السفر، ج۲، ص۵۶۵.

2...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في رکعتي السفر، ج۲، ص۵۶۵.

3...... "صحیح مسلم"، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتین في المسجد... إلخ، الحدیث: ۱۶۵۹، ص۷۹۰.

4...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في رکعتي السفر، ج۲، ص۵۶۵.

5...... "صحیح مسلم"، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، الحدیث: ۲۷۵۵، ص۸۶۶.

6...... "المعجم الکبیر"، باب الألف، الحدیث: ۷۸۷، ج۱، ص۲۷۱.

7...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاۃ اللیل، ج۲، ص۵۶۶.

8...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاۃ اللیل، ج۲، ص۵۶۷.

مسئلہ ۳: کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور

حدیث ۳: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت۔

حدیث ۴: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔'' اس حدیث کو نسائی و ابن ماجہ اپنی سنن میں اور ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور منذری نے کہا یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا، اُسے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلی نصف میں عبادت افضل ہے کہ

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجلّی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے: ''ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کردوں۔'' [2]

اور سب سے بڑھ کر تو نماز داود ہے۔ کہ

حدیث ۶: بخاری و مسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داود ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حِصّہ میں سوتے۔ [3]

مسئلہ ۵: جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اُسے چھوڑنا مکروہ ہے۔ کہ

حدیث ۷: صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا: ''اے عبداللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اُٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔'' [4] نیز

حدیث ۸: بخاری و مسلم وغیرہما میں ہے فرمایا: کہ ''اعمال میں زیادہ پسند اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔'' [5]

1...... "المستدرك" للحاكم، كتاب صلاة التطوع، باب توديع المنزل بركعتين، الحديث: ١٢٣٠، ج١، ص٦٢٤.

"ردالمحتار"، كتاب الصلاة باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ج٢، ص٥٦٧.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في الدعاء... إلخ، الحديث: ١٧٧٢، ص٧٩٧.

3...... "صحيح البخاري"، كتاب احاديث الانبياء، باب احب الصلاة إلى الله صلاة داود... إلخ، الحديث: ٣٤٢٠ ص٢٧٩.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه، الحديث: ١١٥٢، ص٩٠.

5...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم... إلخ، الحديث: ١٨٣٠، ص٨٠١.

مسئلہ ۶: عیدین اور پندرھویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔[1] (درمختار) عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاو صبح دونوں جماعت اولیٰ سے ہوں۔ کہ

صحیح حدیث میں فرمایا: ''جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی، اُس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی، اس نے ساری رات عبادت کی۔''[2] اور ان راتوں میں اگر جاگے گا تو نماز عید و قربانی وغیرہ میں دقت ہوگی۔ لہٰذا اسی پر اکتفا کرے اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے تو جاگنا بہت بہتر۔

مسئلہ ۷: ان راتوں میں تنہا نفل نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث پڑھنا اور سُننا اور درود شریف پڑھنا شب بیداری ہے نہ کہ خالی جاگنا۔[3] (ردالمحتار) صلاۃ اللیل کے متعلق آٹھ حدیثیں ضمناً ابھی مذکور ہوئیں اس کے فضائل کی بعض حدیثیں اور سنیے۔

حدیث ۹: ترمذی و ابن ماجہ و حاکم برشرط شیخین عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے۔'' تو کثرت سے لوگ حاضرِ خدمت ہوئے، میں بھی حاضر ہوا، جب میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چہرہ کو غور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ مونھ جھوٹوں کا مونھ نہیں۔ کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سُنی یہ ہے فرمایا: ''اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔''[4]

حدیث ۱۰: حاکم نے بافادۂ تصحیح روایت کی، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا تھا کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اُس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں؟ اُس پر بھی وہی جواب ارشاد ہوا۔[5]

حدیث ۱۱، ۱۲: طبرانی کبیر میں باسناد حسن و حاکم بافادۂ تصحیح برشرط شیخین عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جنت میں ایک بالاخانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے۔'' ابو مالک

1...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۶۸.

2...... "صحیح مسلم"، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ العشاء... إلخ، الحدیث: ۱۴۹۱، ص۷۷۹.

3...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في إحیاء لیالی العیدین... إلخ، ج۲، ص۵۶۹.

4...... "المستدرك" للحاکم، کتاب البر و الصلۃ، باب إرحموا أهل الارض... إلخ، الحدیث: ۷۳۵۹، ج۵، ص۲۲۱.
و "الترغیب و الترهیب"، کتاب النوافل، الترغیب في قیام اللیل، الحدیث: ٤، ج۱، ص۲۳۹.

5...... "المستدرك" للحاکم، کتاب البر و الصلۃ، باب إرحموا أهل الارض... إلخ، الحدیث: ۷۳۶۰، ج۵، ص۲۲۱.

اشعری نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! وہ کس کے لیے ہے؟ فرمایا: ''اُس کے لیے کہ اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔'' [1] اور اسی کے مثل ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۱۳: بیہقی کی ایک روایت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے، اس وقت منادی پکارے گا، کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔ [2]

حدیث ۱۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ''رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اُس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے، وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔'' [3]

حدیث ۱۵، ۱۶: ترمذی ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمھارے رب (عزوجل) کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیآت کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔'' [4] اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ''بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔'' [5]

حدیث ۱۷: صحیح بخاری میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو رات میں اُٹھے اور یہ دُعا پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ . [6]

1...... "المستدرك" للحاكم، كتاب صلاة التطوع، باب صلاة الحاجة، الحديث: ١٢٤٠، ج ١، ص ٦٣١. عن عبد الله بن عمرو.

2...... "شعب الإيمان"، باب في الصلوات، الحديث: ٣٢٤٤، ج ٣، ص ١٦٩.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، الحديث: ١٧٧٠، ص ٧٩٦.

4...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب من فتح له منكم باب الدعاء، الحديث: ٣٥٤٩، ص ٢٠١٧.

5...... "المعجم الكبير"، باب السين، الحديث: ٦١٥٤، ج ٦، ص ٢٥٨.

6...... اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ (عزوجل) اور حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے اور اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (عزوجل) بڑا ہے اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ (عزوجل) کے ساتھ اے میرے پروردگار! تُو مجھے بخش دے۔ ۱۲

پھر جودُعا کرے مقبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔" [1]

حدیث ۱۸: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُکَ الْحَقُّ وَ لِقَاءُ کَ حَقٌّ وَّقَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّ النَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔ [2]

یہ ایک دُعا اور چند حدیثیں ذکر کردی گئیں اور اُن کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں، جسے اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے اس کے لیے یہی بس ہیں۔

نماز استخارہ

حدیث صحیح جس کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے، جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں:

1...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى، الحديث: ١١٥٤، ص ٩٠.
و "مرقاة المفاتيح"، كتاب الصلوة، باب ما يقول إذا قام من الليل، تحت الحديث: ١٢١٣، ج ٣، ص ٢٨٨.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب التهجد، باب التهجد بالليل، الحديث: ١١٢٠، ص ٨٧.

الٰہی! تیرے ہی لیے حمد ہے، آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو نور ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے تو سب کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (قیامت) حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیا حق ہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ (عزوجل) تیرے لیے میں اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کی اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا پس تُو بخش دے میرے لیے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور چھپا کر کیا اور اعلانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تُو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲

"جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ ۔ (1)

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بجائے ھٰذَا الْاَمْر کے حاجت کا نام لے یا اُس کے بعد۔(2) (ردالمحتار)

اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ میں اَوْ شک راوی ہے، فقہا فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی یوں کہے۔

وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ ۔ (3) (غنیہ)

مسئلہ ۱: حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لیے استخارہ نہیں ہوسکتا، ہاں تعیین وقت کے لیے کر سکتے ہیں۔(4) (غنیہ)

مسئلہ ۲: مستحب یہ ہے کہ اس دُعا کے اوّل آخر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ یُعْلِنُوْنَ تک اور دوسری میں وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ آخر آیت تک بھی پڑھے۔(5) (ردالمحتار)

1...... اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل) اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین ومعیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور آسان کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین ومعیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقرر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اوس سے راضی کر۔۱۲

2...... "صحیح البخاري"، کتاب التھجد، باب ماجاء في التطوع... إلخ، الحدیث: ۱۱۶۲، ص ۹۱.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في رکعتي الاستخارۃ، ج۲، ص ۵۶۹.

3...... "غنیۃ المتملي"، رکعتا الاستخارۃ، ص ٤٣١.

4...... المرجع السابق.

5...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب في رکعتي الاستخارۃ، ج۲، ص ۵۷۰.

مسئلہ ۳: بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ''اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب (عزوجل) سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گذرا کہ بیشک اُسی میں خیر ہے۔''[1] اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دُعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سورہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔[2] (ردالمحتار) استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

صلاۃ التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سُستی کرنے والا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں تمھارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش دے گا۔ اگلا پچھلا پُرانا نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر، اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا: کہ اگر تم سے ہوسکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔'' اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے، فرماتے ہیں: اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پندرہ بار پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع و تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔[3] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کون سورت پڑھی جائے؟ فرمایا: سورۂ

1...... "كنز العمال"، كتاب الصلاة، رقم: ٢١٥٣٥، ج٧، ص٣٣٦.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في ركعتي الاستخارة، ج٢، ص٥٧٠.

3......"غنية المتملي شرح منية المصلي"، صلاة التسبيح، ص٤٣١.

تکاثر والعصر اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: اگر سجدۂ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کی سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: تسبیح اُنگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ اُنگلیاں دبا کر۔[3]

مسئلہ ۴: ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ.[5] (ردالمحتار)

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ج۲، ص۵۷۱.

2...... المرجع السابق.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ج۲، ص۵۷۲.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ج۲، ص۵۷۱.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۳.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ج۲، ص۵۷۲.

اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیر خواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں۔ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روکے، تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں، تاکہ تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تاکہ تیری محبت کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لیے خالص کروں اور تاکہ تمام امور میں تجھ پر توکل کروں، تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے، پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔۱۲

نمازِ حاجت

ابو داود حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں: ''جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔'' [1] اس کے لیے دو رکعت یا چار پڑھے۔ حدیث میں ہے: ''پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔'' مشائخ فرماتے ہیں: کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

ایک حدیث میں ہے جس کو ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس کی کوئی حاجت اللہ (عزوجل) کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ [2]

ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح و ابن ماجہ و طبرانی وغیرہم عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی، اللہ (عزوجل) سے دعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے، ارشاد فرمایا: ''اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔'' انھوں نے عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) دعا کریں، انھیں حکم فرمایا: کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ [3] اِنِّیْ

1...... "سنن أبي داود"، كتاب التطوع، باب وقت قيام النبي صلى الله عليه و سلم من الليل، الحديث: ١٣١٩، ص ١٣٢١.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الحاجة، الحديث: ٤٧٩، ص ١٦٩٠.

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ (عزوجل)، مالک ہے عرشِ عظیم کا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کردے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کردے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲

3...... حدیث میں اس جگہ یا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہے۔ مگر مجددِ اعظم، اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے یا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کہنے کے بجائے، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کہنے کی تعلیم دی ہے۔

تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ۔ [1]

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔'' [2] نیز قضائے حاجت کے لیے ایک مجرب نماز جو علما ہمیشہ پڑھتے آئے یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کرے، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ [3] (خیرات الحسان)

(صلاۃ الأسرار)

نیز اس کے لیے ایک مجرب نماز صلاۃ الاسرار ہے جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی بہجۃ الاسرار میں اور مُلّا علی قاری وشیخ عبدالحق محدّث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد وثنا کرے پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار دُرُود وسلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے:

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ۔ [4]

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے:

یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ۔ [5]

1...... اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے اپنے رب (عزوجل) کی طرف اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں، تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ ''الٰہی! اون کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔'' ۱۲

2...... "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء في صلاة الحاجة، الحديث: ١٣٨٥، ص٢٥٥٩.

و "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، الحديث: ٣٥٧٨، ص٢٠٢٠.

و "المعجم الكبير"، الحديث: ٨٣١١، ج٩، ص٣٠. دون قوله (واتوسل).

3...... "الخيرات الحسان"، الفصل الخامس و الثلاثون... إلخ، ص٢٣٠.

و "تاريخ بغداد"، باب ما ذكر في مقابر بغداد المخصوصة بالعلماء و الزهاد، ج١، ص١٣٥.

4...... اے اللہ (عزوجل) کے رسول! اے اللہ (عزوجل) کے نبی! میری فریاد کو پہنچیے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲

5...... اے جن وانس کے فریادرس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچیے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲

پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دُعا کرے۔ (1)

نمازِ توبہ

ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔'' پھر یہ آیت پڑھی۔

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۟ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (2)

''جنھوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ (عزوجل) کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ (عزوجل) کے سوا اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کی حالانکہ وہ جانتے ہیں۔''

مسئلہ ۱: صلاۃ الرغائب کہ رجب کی پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرھویں شب اور شب قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں، فقہا اسے ناجائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں۔ (3) لیکن اجلۂ اکابر اولیا سے باسانید صحیحہ مروی ہے، تو اس کے منع میں غلو نہ چاہیے (4) اور اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔

---

1 ...... "بهجة الأسرار"، ذكر فضل أصحابه و بشراهم، ص١٩٧. بتصرف.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الصلاة عند التوبة، الحديث: ٤٠٦، ص١٦٨٢.

پ٤، الِ عمران: ١٣٥.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الرغائب، ج٢، ص٥٦٩. وغيره

4 ...... مجددِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوٰی رضویہ''، ج ۷، ص ۴۶۵ پر فرماتے ہیں: ''نفل غیر تراویح میں امام کے سوا تین آدمیوں تک تو اجازت ہی ہے۔ چار کی نسبت کتب حنفیہ میں کراہت لکھتے ہیں یعنی کراہت تنزیہ جس کا حاصل خلافِ اَولیٰ ہے نہ کہ گناہ وحرام كما بيناه في فتاونا (جیسا کہ ہم نے اس کی تفصیل اپنے فتاوٰی میں دی ہے۔ ت) مگر مسئلہ مختلف فیہ ہے اور بہت اکابر دین سے جماعت نوافل بالتداعی (تداعی کا لغوی معنی ہے ''ایک دوسرے کو بلانا''۔ اور تداعی کے ساتھ جماعت کا مطلب ہے کہ ''کم از کم چار آدمی ایک امام کی اقتدا کریں۔ فتاویٰ رضويه، ج٧، ص ٤٣٠. ملخصاً) ثابت ہے اور عوام فعلِ خیر سے منع نہ کیے جائیں گے۔ علمائے امت وحکمائے ملت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔''

("الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، باب الوتر و النوافل، ج٧، ص٤٦٥.)

تراویح کا بیان

مسئلہ۱: تراویح مرد وعورت سب کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔[1] (درمختار وغیرہ) اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ ''میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔''[2] اور خود حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، ارشاد فرماتے ہیں: ''جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لیے، اس کے اگلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے[3] یعنی صغائر۔'' پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں، فرمایا: میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کردوں تو بہتر ہو، سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یہ اچھی بدعت ہے۔[4] رواہ اصحاب السنن۔

مسئلہ۲: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں[5] اور یہی احادیث سے ثابت، بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ لوگ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔[6] اور عثمان وعلی رضی اللہ تعالٰی عنہما کے عہد میں بھی یوہیں تھا۔[7] اور موطا میں یزید بن رومان سے روایت ہے، کہ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان میں تیئس رکعتیں پڑھتے۔[8] بیہقی نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں۔[9] اور مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٩٦. وغيره

2...... "جامع الترمذي"، أبواب العلم، باب ماجاء في الأخذ بالسنة... إلخ، الحديث: ٢٦٧٦، ص١٩٢١.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، الحديث: ١٧٧٩، ص٧٩٧.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، الحديث: ٢٠١٠، ص١٥٦.

و "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الصلاة في رمضان، باب ماجاء في قيام رمضان، رقم ٢٥٥، ج١، ص١٢٠.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٩.

6...... "معرفة السنن و الآثار" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب قيام رمضان، رقم ١٣٦٥، ج٢، ص٣٠٥.

7...... "فتح باب العناية شرح النقاية"، كتاب الصلاة، فصل في صلاة التراويح، ج١، ص٣٤٢.

8...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الصلاة في رمضان، باب ماجاء في قيام رمضان، رقم ٢٥٧، ج١، ص١٢٠.

9...... "السنن الكبرى"، كتاب الصلاة، باب ما روى في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، الحديث: ٤٦١٨، ج٢، ص٦٩٩.

نے ایک شخص کو حکم فرمایا: کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔[1] نیز اس کے بیس رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض وواجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض وواجب کی ہر روز بیس رکعتیں ہیں، لہٰذا مناسب کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمل ومکمل برابر ہوں۔

مسئلہ ۳: اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہوسکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہوگیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرلے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کرکے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشا بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشاو تراویح پھر پڑھے وتر ہوگیا۔[2] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵: اگر فوت ہوجائیں تو ان کی قضا نہیں اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں، جیسے مغرب و عشا کی سنتیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہوجائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷: احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کرلی تو بھی جائز ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی

1...... "السنن الكبرى"، كتاب الصلاة، باب ما روى في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، الحديث: ٤٦٢١، ج٢، ص٦٩٩.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٧.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٥.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٥٩٨.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٨.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٩.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٥٩٧.

سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹: امام ومقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں اور بعد تشہد دُعا بھی، ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پر اکتفا کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں یا اس کے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: افضل یہ ہے کہ تمام شفعوں میں قراءت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں ہر شفع کی پہلی رکعت اور دوسری کی قراءت مساوی ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: قراءت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو[5] بہتر ہے۔ یوہیں تعوذ وتسمیہ و طمانینت و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۳: ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں، پانچویں ترویحہ اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ. سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۶۰۱.

و "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، ج۷، ص۴۵۸.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج۲، ص۶۰۲.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج۱، ص۱۱۸.

4...... المرجع السابق، ص۱۱۷.

5...... یعنی جس قدر حروف کو اچھی طرح ادا کرے۔

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج۱، ص۱۱۷.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۶۰۳.

7......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج۱، ص۱۱۵. وغيره

اَللّٰہَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ۔[1] (غنیہ، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵: ہر دو رکعت کے بعد دو رکعت پڑھنا مکروہ ہے۔ یوہیں دس رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: تراویح میں جماعت سنتِ کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلاعذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتدا نہ کرے اور اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قراءت پڑھتا ہو یا مسجد محلّہ میں ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: خوش خوان کو امام بنانا نہ چاہیے بلکہ درست خوان کو بنائیں۔[6] (عالمگیری) افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ **یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ** کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں اُنہیں دیکھیے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور

1...... "غنية المتملي"، تراويح، ص٤٠٤.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٦٠٠. وغيرهما

پاک ہے ملک و ملکوت والا، پاک ہے عزت و بزرگی اور بڑائی اور جبروت والا، پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے، جو نہ سوتا ہے نہ مرتا ہے، پاک مقدس ہے فرشتوں اور روح کا مالک، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ (عزوجل) سے ہم مغفرت چاہتے ہیں، تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔۱۲

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٥.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٦٠١.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٦.

4...... المرجع السابق.

5...... المرجع السابق.

6...... المرجع السابق.

ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں تفرقہ [1] نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی فقیر کو انھیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سال ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولا عزوجل مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ پڑھنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ ۲۰: آج کل اکثر رواج ہوگیا ہے کہ حافظ کو اُجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں، اُجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کرلیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے، بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے، اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ اَلْمَعْرُوْفُ کَالْمَشْرُوْطِ ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لُوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ اَلصَّرِیْحُ یَفُوْقُ الدِّلَالَۃَ[2]۔

مسئلہ ۲۱: ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو مسجدوں میں پوری پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جب کہ پہلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویحہ پر امام بدلیں، مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اُسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشاو تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔[7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وتر پڑھائے دوسرا تراویح۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ عشا و وتر کی

1...... فرق۔ 2...... صراحت کو دلالت پر فوقیت ہے۔

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج۱، ص۱۱۶.

4...... المرجع السابق.

5...... المرجع السابق.

6...... المرجع السابق، ص۱۱۷.

7...... المرجع السابق، ص۱۱۶، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سبيل التداعي... إلخ، ج۲، ص۶۰۶.

امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: اگر سب لوگوں نے عشا کی جماعت ترک کر دی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں، ہاں عشا جماعت سے ہوئی اور بعض کو جماعت نہ ملی۔ تو یہ جماعت تراویح میں شریک ہوں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: اگر عشا جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے اور اگر عشا تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عشا کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا اسی میں تراویح ملا کر شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے، بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ﴾

''منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔''[6] (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۳۲: امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پہلے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٦.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٦٠٣.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٦٠٣.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ص١١٧.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، ج٢، ص٦٠٣.

6...... "غنية المتملي شرح منية المصلي"، تراويح، فروع، ص٤١٠.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مبحث صلاة التراويح، ج٢، ص٦٠٣.

پ٥، النسآء: ١٤٢.

7...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج١، ١١٨.

پوری کرلے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا، اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: قعدہ میں مقتدی سو گیا امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب یہ بیدار ہوا تو اگر معلوم ہو گیا تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں اور آج یاد آیا کہ کل دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو ہو اُس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اُس کا قول اعتبار کرے۔ اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تاکہ ختم میں نقصان نہ رہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کے لیے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ **الم تر کیف** سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: ایک بار بسم اللہ شریف جہر[8] سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مستحب اور یہ جو آج کل بعض جہال نے نکالا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا، مذہب حنفی میں بے اصل ہے۔

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج ١، ١١٨.

2...... المرجع السابق.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج ١، ص ١١٩.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج ١، ص ١١٧.

5...... المرجع السابق.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ج ١، ص ١١٨.

7...... المرجع السابق.

8...... یعنی اُونچی آواز۔

مسئلہ ۴۱: متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللہ پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الٓمٓ سے مفلحون تک پڑھے۔

مسئلہ ۴۲: شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے، جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے، کچھ لوگ لیٹے ہیں، کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں، کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہوگئے یہ ناجائز ہے۔

فائدہ: ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان شریف میں اکسٹھ ختم کیا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں اور پینتالیس برس عشا کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

حدیث ۱، ۲: امام مالک و نسائی روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی محجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے اذان ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے، ارشاد فرمایا: ''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔'' عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی، ارشاد فرمایا: ''جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔'' (1) اسی کے مثل یزید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جو ابو داود میں مروی۔

حدیث ۳: امام مالک نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''جو مغرب یا صبح کی پڑھ چکا ہے پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔'' (2)

مسئلہ ۱: تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۲: فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اگرچہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہو، البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز

1...... ''الموطأ'' لإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة، باب إعادة الصلاة مع الإمام، الحديث: ٣٠٢، ج١، ص١٣٥.

و ''مشكاة المصابيح''، كتاب الصلاة، باب من صلى صلاة مرتين، الحديث: ١١٥٣، ج١، ص٢٣٨.

2...... ''الموطأ'' لإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة، باب إعادة الصلاة مع الإمام، الحديث: ٣٠٦، ج١، ص١٣٦.

3...... ''تنوير الأبصار'' و ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦٠٦ ـ ٦١٠.

پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہوسکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں اگر شامل ہوگیا تو برا کیا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کرلے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی چار رکعت قضا کرے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳: مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہوگیا۔ امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا اور کھڑا ہوگیا اس مقتدی نے اُس کا اتباع کیا، اس کی نماز فاسد ہوگئی، تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا تو واجب ہے کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے، توڑے گا تو گنہگار ہوگا بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا، مگر عصر میں شامل نہیں ہوسکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مُراد ہے، مؤذن کے تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ہنوز[4] سجدہ نہ کیا ہو۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہو، اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: نفل شروع کیے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کرلے اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کرلے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کرلے۔[8] (درمختار)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج١، ص١١٩. وغيره

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج١، ص١١٩.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: صلاة ركعة واحدة باطلة... إلخ، ج٢، ص٦١٠.

4...... ابھی تک۔

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦٠٨.

6...... المرجع السابق.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: صلاة ركعة واحدة... إلخ، ج٢، ص٦١١.

8...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦١١.

مسئلہ ۹: سنت یا قضا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو پوری کر کے شامل ہو ہاں جو قضا شروع کی اگر بعینہٖ اُسی قضا کے لیے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور مال کے تلف[2] کا اندیشہ ہو تو مباح اور کامل کرنے کے لیے ہو تو مستحب اور جان بچانے کے لیے ہو تو واجب۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی حاجت نہیں کھڑا کھڑا ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہوا سے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہِ تحریمی ہے۔ ابن ماجہ عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔''[5] امام بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی کہ ابو الشعثا کہتے ہیں: ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی، اُس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا: کہ ''اس نے **ابو القاسم** صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔''[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے، خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو، مثلاً امام یا مؤذن ہو کہ اُس کے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہو گئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦٠٦.

2...... ضائع ہونے۔

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: قطع الصلاة يكون حراما و مباحا... إلخ، ج٢، ص٦١٠.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج١، ص١١٩.

5...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب إذا أذن وأنت في المسجد فلا تخرج، الحديث: ٧٣٤، ص٢٥٢٠.

6...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الأذان... إلخ، باب إذا أذن وأنت في المسجد فلا تخرج، الحديث: ٧٣٣، ص٢٥٢٠.
"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب في كراهة الخروج من المسجد بعد الأذان، ج٢، ص٦١٢.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦١٣.

8...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب في كراهة الخروج من المسجد بعد الأذان، ج٢، ص٦١٣.

مسئلہ ۱۵: سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جاسکتا ہے یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے، جبکہ ظن غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آجائے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: جس نے ظہر یا عشا کی نماز تنہا پڑھ لی ہو، اسے مسجد سے چلے جانے کی ممانعت اُس وقت ہے کہ اقامت شروع ہوگئی اقامت سے پہلے جاسکتا ہے اور جب اقامت شروع ہوگئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہوجائے اور مغرب و فجر و عصر میں اُسے حکم ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جب کہ پڑھ لی ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: مقتدی نے دو سجدے کیے اور امام ابھی پہلے ہی میں تھا تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: چار رکعت والی نماز جسے ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اُس نے جماعت نہ پائی، ہاں جماعت کا ثواب ملے گا اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں شامل ہوا ہو بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں اس نے بھی جماعت نہ پائی جماعت کا ثواب ملے گا، مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اُسے اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا اوّل سے شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلہ کا محصل[4] یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دینا ہوگا تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی اور لاحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: امام رکوع میں تھا کسی نے اُس کی اقتدا کی اور کھڑا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھالیا تو وہ رکعت نہیں ملی، لہٰذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت کو پڑھ لے اور اگر امام کو قیام میں پایا اور اس کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کرلے پھر اور افعال امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہولیا پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا تو بھی ہوجائے گی مگر بوجہ ترکِ واجب گنہگار رہا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: اس کے رکوع کرنے سے پیشتر امام نے سر اٹھالیا کہ اسے رکعت نہ ملی تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں جیسا بعض جاہل کرتے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے اگرچہ یہ سجدے رکعت میں شمار نہ ہوں

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦١٤.

2...... المرجع السابق.

3...... المرجع السابق، ص٦٢٥.

4...... خلاصہ۔

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش، ج٢، ص٦٢١.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج٢، ص٦٢٣.

گے۔ یوہیں اگر سجدہ میں ملا جب بھی ساتھ دے پھر بھی اگر سجدے نہ کیے تو نماز فاسد نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھ لی نماز ہوگئی مگر ترک واجب کا گناہ ہوا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۱: امام سے پہلے رکوع کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہوگیا بشرطیکہ اس نے اُس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بقدر فرض قراءت کرچکا ہو ورنہ رکوع نہ ہوا اور اس صورت میں امام کے ساتھ یا بعد اگر دوبارہ رکوع کرلے گا ہو جائے گی ورنہ نماز جاتی رہی اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہر حال ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲: امام رکوع میں تھا اور یہ تکبیر کہہ کر جھکا تھا کہ امام کھڑا ہوگیا تو اگر حد رکوع میں مشارکت[3] ہوگئی اگرچہ قلیل تو رکعت مل گئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مقتدی نے تمام رکعتوں میں رکوع وسجود امام سے پہلے کیا تو سلام کے بعد ضروری ہے کہ ایک رکعت بغیر قراءت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی اور اگر امام کے بعد رکوع وسجود کیا تو نماز ہوگئی اور اگر رکوع پہلے کیا اور سجدہ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قراءت پڑھے اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو رکعت بعد میں پڑھے۔[5] (عالمگیری)

قضا نماز کا بیان

حدیث ۱: غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا: انہوں نے اذان و اقامت کہی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی، پھر اقامت کہی تو عشا کی پڑھی۔[6]

حدیث ۲: امام احمد نے ابی جمعہ حبیب بن سباع سے روایت کی، کہ غزوۂ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا: کسی کو معلوم ہے میں نے عصر کی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں پڑھی، مؤذن کو حکم فرمایا: اُس نے اقامت کہی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عصر کی پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔[7]

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، مطلب: هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش، ج٢، ص٦٢٤.

2...... المرجع السابق، ص٦٢٥. 3...... باہم شرکت۔

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج١، ص١٢٠.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ج١، ص١٢٠.

6...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب الأذان والإقامة للفائتة، الحديث: ١٨٩٢، ج١ص٥٩٢.

7...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي جمعه حبيب بن سباع، الحديث: ١٦٩٧٢، ج٦، ص٤٢.

حدیث ۳: طبرانی و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، فرمایا: ''جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اُس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کرلے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اُسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔'' (1)

حدیث ۴: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔'' (2)

حدیث ۵: صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) تو قصور نہیں، قصور تو بیداری میں ہے۔ (3)

مسئلہ ۱: بلا عذرِ شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے گناہِ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۲: توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے، یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا، تو توبہ کہاں ہوئی۔ (5) (ردالمحتار) حدیث میں فرمایا: ''گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب (عزوجل) سے ٹھٹھا (6) کرتا ہے۔'' (7)

مسئلہ ۳: دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لیے عذر ہے، مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے ہی کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو عذر نہ ہوا۔ یوہیں اگر قبلہ کو منھ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے تو جس رُخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائے گی ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا۔ (8) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جنائی (9) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لیے یہ عذر ہے۔ بچہ کا سر باہر

1...... "المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٥١٣٢، ج٤، ص٣٨.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب قضاء الصلاة الفائتة... إلخ، الحديث: ١٥٦٨، ص٧٨٥.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب قضاء الصلاة الفائتة... إلخ، الحديث: ١٥٦٢، ص٧٨٤.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٢٦.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٢٧.

6...... مذاق۔

7...... "شعب الإيمان"، باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، الحديث: ٧١٧٨، ج٥، ص٤٣٦.

8...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٢٧.

9...... دائی۔ بچہ جنانے والی۔

آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس حالت میں بھی اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی گنہگار ہوگی، کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر معاف ہے بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفعہ کرنے کے لیے کرنا اعادہ ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶: وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔[3] (درمختار) مگر نماز فجر و جمعہ وعیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۷: سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے، البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے، کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: ''جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔''[4] (عالمگیری وغیرہ) مگر دخول وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار ہوا جب کہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جب کہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظن ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

مسئلہ ۸: کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اُسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔[6] (ردالمحتار)

1...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۷.

2...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۷_۶۳۲.

3...... المرجع السابق، ص۶۲۸.

4...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر في قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۱. وغیرہ

5...... "ردالمحتار"،

6...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربھا، ج۲، ص۳۳.

امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ''نماز کے اَحکام'' ص۳۲۹ میں لکھتے ہیں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذِکر وفکر کی محفلوں نیز سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نمازِ فجر قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں قیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابلِ اعتماد اسلامی =

مسئلہ ۱۰: فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہوگیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بریُ الذّمہ ہو جائے گا مگر طلوع وغروب اور زوال کے وقت کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مجنون کی حالت جنون جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہوگیا پھر اسلام لایا تو زمانۂ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا واجب ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہا کی اس کو اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دِنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آگیا تو اب جو نماز قضا ہوگی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا عذر نہیں اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑھے گا ان کی قضا واجب ہے، دارالاسلام میں مُسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوئی اس کی قضا واجب ہے اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔[6] (عالمگیری)

= بھائی جگانے والا موجود ہو یا اِلارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کُھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسبِ ضرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی فرماتے ہیں، ''جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورتِ شرعیّہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔''

1...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج٢، ص٦٣٣.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت و ما يتصل بها، الفصل الثالث، ج١، ص٥٢.

طلوع وغروب وزوال سے کیا مراد ہے، اس کا بیان باب الاوقات میں گذرا۔۱۲ منہ

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢١.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان بالختمات و التهاليل، ج٢، ص٦٤٧.

5...... المرجع السابق.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢١.

مسئلہ ۱۶: جونماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضاویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا، مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: لڑکی نماز عشا پڑھ کر یا بے پڑھے سوئی آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشا فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو لڑکے کا ہے، پَو پھٹنے[2] سے پہلے آنکھ کھلی تو اُس وقت کی نماز فرض ہے اگرچہ پڑھ کر سوئی اور پَو پھٹنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اس کی عمر پورے پندرہ سال کی ہوگئی تو جس وقت پورے پندرہ سال کی ہوئی اس وقت کی نماز اس پر فرض ہے اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا، مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہوگیا تو اُسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا وتر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے، مثلاً نماز عشا و وتر قضا ہوگئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشا و فجر پڑھے۔[5] (شرح وقایہ)

مسئلہ ۲۰: ترتیب کے لیے مطلق وقت کا اعتبار ہے، مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہوگئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے تو ظہر پڑھے پھر عصر۔[6] (ردالمحتار)

1...... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب: إذا أسلم المرتد... إلخ، ج۲، ص۶۵۰.

2...... صبح صادق ہونے۔

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۱. وغيره

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۱. وغيره

5...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج۱، ص۲۱۷.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج۲، ص۶۳۴.

مسئلہ ۲۱: اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کرسکتا ہے کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہونا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت وقت تنگ ہو، اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی اور یہ یاد تھا کہ اس وقت سے پیشتر کی نماز قضا ہوگئی ہے اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہوگیا تو یہ نماز نہ ہوگی ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہوجائے گی اور اگر قضا نماز یاد نہ تھی اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہوگیا اب یاد آئی تو ہوگئی قطع نہ کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نمازِ عشا قضا ہوگئی اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی پڑھ لی پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نمازِ فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا پڑھ کر پھر فجر پڑھے، ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے تو دونوں پڑھے ورنہ صرف فجر پھر پڑھے اور اگر فجر کا اعادہ نہ کیا، عشا پڑھنے لگا اور بقدر تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہوگئی۔ یوہیں اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں ہے اور ظہر پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی، فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہوسکتا ہے تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جاتا رہے گا اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہوجائے گا تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ اثنائے نماز میں وقت ختم ہوگیا تو ترتیب عود نہ کرے گی یعنی وقتی نماز ہوگئی۔[5] (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ میں کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢٢.

2...... المرجع السابق.

3...... المرجع السابق.

4...... المرجع السابق.

5...... المرجع السابق، ص١٢٣.

مسئلہ۲۶: قضانماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہوگئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ۲۷: اپنے کو باوضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر پڑھی پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی ہوگئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۲۸: فجر کی نماز قضا ہوگئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی پڑھ لی پھر فجر کی پڑھی تو ظہر کی نہ ہوئی، عصر پڑھتے وقت ظہر کی یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کو جائز سمجھا تھا تو عصر کی ہوگئی غرض یہ ہے کہ فرضیت ترتیب سے جو ناواقف ہے اس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہوجائے گی۔[3] (درمختار)

مسئلہ۲۹: چھ نمازیں جس کی قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہوگیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہوجائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں مثلاً چھ دن فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا مگر ان کے پڑھتے وقت وہ قضائیں بھولا ہوا تھا خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہوگئی تو اس کے بعد کی نماز ہوجائے گی اگرچہ اس کا قضا ہونا یاد ہو۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳۰: جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہوجائے گی البتہ اگر سب قضائیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہوگیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگی تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳۱: یوہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو وہ بھی عود نہ کرے گی مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگرچہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔[6] (درمختار)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر في قضاء الفوائت، ج۱، ص۱۲۲.

2...... المرجع السابق.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۳۹.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج۲، ص۶۳۷.

4...... المرجع السابق، ص۶٤۰.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶٤۰.

مسئلہ ۳۲: باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہوگئیں اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں یعنی نفل ہوگئیں سب کو پھر سے پڑھے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۳: بعض نماز پڑھتے وقت قضا یاد تھی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد ہے ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہوگئیں اور جن کے ادا کرتے وقت قضا کی یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: عورت کی ایک نماز قضا ہوئی اس کے بعد حیض آگیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھے، اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہوگی جب کہ وقت میں گنجائش ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: منّت کی نماز میں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی تو اسی وقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائے گی اور اگر وقت یا دن معین نہیں تو گنجائش ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۸: کسی شخص کی ایک نماز قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کہ کونسی نماز تھی تو ایک دن کی نمازیں پڑھے۔ یوہیں اگر

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص ٦٤١.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ج٢، ص٦٤٢.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص ١٢٤.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٤٦.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات و التهاليل، ج٢، ص٦٤٦.

خلیل ملّت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ الرحمٰن "سنّی بہشتی زیور"، ص۲۴۰، میں لکھتے ہیں: "اور لَو لگائے رکھے کہ مولا عزوجل اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں کے ضمن میں ان نوافل کا ثواب بھی اپنے خزائنِ غیب سے عطا فرما دے، جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں۔ واللّٰہ ذوالفضل العظیم۔ ("سنّی بہشتی زیور"، نفل نمازوں کا بیان، ص۲۴۰)

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية... إلخ، ج٢، ص٦٤٦.

دونمازیں دو دن میں قضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں پڑھے۔ یوہیں تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: ایک دن عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی کون نماز ہے تو جدھر طبیعت جمے اسے پہلی قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جمتا تو جو چاہے پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلے پڑھی ہے پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا اعادہ اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر پھر عصر کا اعادہ کیا تو بھی حرج نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہ گیا مگر یہ یاد نہیں کہ اسی نماز کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جمے اس پر عمل کرے اور کسی طرف نہ جمے تو عصر پوری کر کے آخر میں ایک سجدہ کرلے پھر ظہر کا اعادہ کرے پھر عصر کا اور اعادہ نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: جس کی نمازیں قضا ہوگئیں اور انتقال ہوگیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو تصدق کریں اور مال نہ چھوڑا اور ورثا فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کردے[4] اور یہ قبضہ بھی کرلے پھر یہ مسکین کو دے، یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے۔ اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہ کی کہ اس میں سے تھوڑا لے کر لوٹ پھیر کر کے فدیہ پورا کرلیں اور باقی کو ورثا یا اور کوئی لے لے تو گنہگار رہوا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی تو یہ ناکافی ہے۔ یوہیں اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔[6] (درمختار)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢٤.

2...... المرجع السابق.

3...... المرجع السابق.

4...... یعنی تحفہ میں دیدے۔

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب في إسقاط الصلاة عن الميت، ج٢، ص٦٤٣ ـ ٦٤٤.

6...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج٢، ص٦٤٥.

مسئلہ ۴۳: بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔

مسئلہ ۴۴: شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اس کے بعد حنفی ہوگیا تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: قضائے عمری کہ شبِ قدر یا اخیر جمعۂ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں، یہ باطل محض ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان

حدیث ۱: حدیث میں ہے: ''ایک بار حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوگئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا۔''[3] اس حدیث کو ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ ۱: واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لیے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳: قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ج١، ص١٢٤.

2...... المرجع السابق.

3......

4...... "شرح الوقاية"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج١، ص٢٢٠.
و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥١، ٦٥٥.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٥.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٣.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٥. وغيره

مسئلہ ۴: کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلافِ ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجباتِ تلاوت سے ہے واجباتِ نماز سے نہیں لہٰذا سجدۂ سہو نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی۔[2] (ردالمحتار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

مسئلہ ۶: سجدۂ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدۂ سہو ساقط ہوگیا۔ یوہیں اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب زرد ہوگیا سجدہ ساقط ہوگیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جو چیز مانع بنا ہے، مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز، اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: سجدۂ سہو کا ساقط ہونا اگر اس کے فعل سے ہے تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں۔[5] (ردالمحتار)

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٥.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٥.

و "غنية المتملي"، فصل في سجود السهو، ص٤٥٥.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٥.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٤.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٥.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٤.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٤.

یہ علامہ شامی کی بحث ہے اور اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہم الاقدس نے حاشیۂ ردالمحتار میں یہ ثابت کیا کہ بہر حال اعادہ ہے۔ "وھذا نصہ و الذی یظھرلی لزوم الاعادۃ مطلقا لان الصلوۃ وقعت ناقصۃ وقد وجب علیہ اکمالھا و کانت الیہ سبیلان متصل بالسجود و متراخ بالاعادۃ فان عجز عن احدھما ولو بلا صنعہ فلم یعجز عن الاخری و سیأتر العلامۃ المحشی عن النھر ان المقتدی اذا سھاد ون امامہ فانہ لایسجد ومقتضی کلا مھم ان یعید لتمکن الکراھۃ مع تعذر الجابر اھ فان ھذا التعذر ایضاً بغیر صنعہ وقداقرہ المحشی وھو وان کان ثمہ سھوا من النھر والمحشی کما سیاتی ھنا لکن لاشک انہ مقتضی کلامھم ھنا." ۱۲

مسئلہ ۹: فرض ونفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سہو ہوا پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدۂ سہو کرے اور فرض میں سہو ہوا تھا اور اس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدۂ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدۂ سہو کرے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔[3] (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

مسئلہ ۱۲: سجدۂ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدۂ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر واجب الاعادہ۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لیے کافی ہیں۔[5] (ردالمحتار وغیرہ)

واجباتِ نماز کا مفصّل بیان پیشتر ہو چکا ہے، مگر تفصیل احکام کے لیے اعادہ بہتر، واجب کی تاخیر رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرر کرنا یا واجب میں تغیر یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔

مسئلہ ۱۴: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔[6] (درمختار، عالمگیری)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٦.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٤.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٥.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٣. وغيره

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٥. وغيره

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٦.

و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٦.

مسئلہ ۱۵: الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ یوہیں فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کردی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدۂ سہو نہیں اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہیے یوہیں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدۂ سہو نہیں اور رکوع و سجود و قعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدہ واجب ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدۂ تلاوت ادا کرے اور سجدۂ سہو کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہٰذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدۂ سہو کرے مثلاً قراءت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قراءت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی کہ فرض ترک ہو گیا اور اگر رکوع کے بعد قراءت تو کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہوگئی کہ قراءت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدر فرض قراءت کر کے رکوع کیا مگر واجب قراءت ادا نہ ہوا مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کر لے پھر التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کیے باطل نہ ہوں گے، ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱: تعدیل ارکان[7] بھول گیا سجدۂ سہو واجب ہے۔[8] (عالمگیری)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲٦.

2...... المرجع السابق. 3...... المرجع السابق.

4...... المرجع السابق.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص٦٥٥.

6...... "الدرالمختار"، و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۷.

7...... یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰه" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

8...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۷.

مسئلہ ۲۲: فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے اور سجدۂ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔[1] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۳: اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضرور ہے کہ لوٹ کہ آوے، تا کہ امام کی مخالفت نہ ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا، مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہو گا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدر تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا مگر سجدۂ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے، لہٰذا وتر کا قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدۂ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص ٦٦١.

2...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٦٦٣.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٦٤.

4...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص ٦٦١.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٦٧، ٦٦٩.

مسئلہ ۲۷: چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہوگیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا اور دوسری کے قعدہ میں سجدۂ سہو کر لیا تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: مسافر نے سجدۂ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدۂ سہو کا اعادہ کرے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے جیسے قعدہ ورکوع وسجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا؟'' عرض کی، اس لیے کہ اس نے بُھول کر پڑھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تحسین فرمائی۔[4] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳۱: کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا، سجدۂ سہو واجب ہے، نماز نفل ہو یا فرض۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدۂ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر قعدۂ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ واجب ہوگیا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ یوہیں اگر

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۶۹.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۰.

3...... المرجع السابق.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۵۷. وغيرهما

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۷.

6...... المرجع السابق.

7...... المرجع السابق.

تشہد کی جگہ الحمد پڑھی سجدہ واجب ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رُکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا یا کسی رُکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قراءت کے بعد قنوت کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا سجدۂ سہو کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: امام تکبیراتِ عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔[5] (عالمگیری) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رکوع بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بُھولا تو نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔[7] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ سے یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔[8] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۴۱: منفرد نے سرّی نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔[9] (ردالمحتار)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۷.

2...... المرجع السابق.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۸.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۸.

5...... المرجع السابق.

6...... المرجع السابق.

7...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۸.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۵.

8...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۸.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۵۷.

9...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۵۷.

مسئلہ ۴۲: ثناودُعاوتشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدۂ سہو واجب نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدہ ساقط ہوگیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: اگر مقتدی سے بحالتِ اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۴۶: مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور باقی پڑھنے کھڑا ہوگیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لیے بھی کافی ہیں۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لیے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نمازِ فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدّت گذر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔[6] (غنیہ)

مسئلہ ۴۸: مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدۂ سہو کرے۔[7] (درمختار وغیرہ)

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۵۸.

2...... المرجع السابق، ص۶۷۷.

3...... المرجع السابق، ص۶۵۸.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۵۸.
اوراعادہ بھی اس کے ذمہ نہیں كما حققناه في فتاونا ۱۲منہ

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۸.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۵۹.

6...... "غنية المتملي"، فصل في سجود السهو، ص۴۶۶.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۵۹. وغيره

مسئلہ ۴۹: مسبوق کوامام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا تو اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور پہلے جو قیام و قراءت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لَوٹے، لَوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدۂ سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا تو آخر میں اعادہ کرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قراءت پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: امام سے صلاۃ الخوف میں (جس کا بیان اور طریقہ ان شاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگا) سہو ہوا تو امام کے ساتھ

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٩. وغيره و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج٧، ص٢٣٨.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٥٩.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٨.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٦٠.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٦٠.

6...... المرجع السابق.

دوسرا گروہ سجدۂ سہو کرے اور پہلا گروہ اسوقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: امام کو حدث ہوا اور پیشتر سہو بھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدۂ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی حالتِ خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے اور خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہو تو سجدہ واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کر لے، لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد، یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کرلے اور اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا، لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدۂ سہو کر لیا تو اقتدا صحیح ہے اور سجدہ نہ کیا تو صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر گیا اور سجدۂ سہو نہیں کر سکتا، اعادہ کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: سجدۂ تلاوت باقی تھا یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدۂ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا، نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے ذمہ سجدۂ سہو و سجدۂ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدۂ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر دیا تو دونوں ساقط ہو گئے اگر سجدۂ نماز اور سجدۂ سہو دونوں باقی تھے یا صرف سجدۂ نماز رہ گیا تھا اور سجدۂ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدۂ نماز و سجدۂ تلاوت باقی تھے اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہو گئی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹: سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت باقی تھا یا سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کرلے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کرلے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۲۸.

2...... المرجع السابق، ص ۱۳۰.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۳.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۳.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۴.

سجدہ کرلیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع وسجود کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع و سجود کا اعادہ نہیں سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہوگئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کرلے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں، مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشا کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یوہیں اگر کوئی رکن فوت ہوگیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا، تو نماز گئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۲: جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کریا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کہ بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، وعلیٰ ھذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدۂ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدۂ سہو واجب ہوگیا۔[3] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۶۳: نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔[4] (فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصلّی کو شک ہو اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۵: اگر تعداد رکعات میں شک نہ ہو مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا

1...... "الدرالمختار"،

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷٤.

3...... "الهداية"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۱، ص۷٦. وغيره

4...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۱، ص٤٥٢.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج۲، ص۶۷۵.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج۱، ص۱۳۱. وغيره

کہ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا، پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رُک رہا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۸: شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں ایک رُکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رُکن ادا کر لیا تو نئے سرے سے نماز پڑھے اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوا۔[8] (عالمگیری)

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٧٦.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٢٨.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٣٠.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج٢، ص٦٧٨.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ج١، ص١٣١.

6...... المرجع السابق.

7...... المرجع السابق.

8...... المرجع السابق.

نماز مریض کا بیان

حدیث ۱: حدیث میں ہے، عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ بیمار تھے، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا، فرمایا: ''کھڑے ہو کر پڑھو، اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر، اللہ تعالٰی کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو۔'' [1] اس حدیث کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے روایت کیا۔

حدیث ۲: بزار مسند میں اور بیہقی معرفہ میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے، دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا، اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے، اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا: زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو، ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ [2]

مسئلہ ۱: جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکّر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد نا قابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ [3] (درمختار) اس کے متعلق بہت سے مسائل فرائض نماز میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ ۲: اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔ [4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ ہاں دو زانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دو زانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ [5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: نفل نماز میں تھک گیا تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں

1...... "نصب الراية" للزيلعي، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۱۷۷ـ ۱۷۸.

2...... "معرفة السنن والآثار" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، الحديث: ۱۰۸۳، ج۲، ص۱٤۰.

3...... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۱.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۶.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج۲، ص۶۸۲.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج۱، ص۱۳۶. وغيره

کچھ حرج نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ۵: چار رکعت والی نماز بیٹھ کر پڑھی، قعدۂ اخیرہ کے موقع پر تشہد پڑھنے سے پہلے قراءت شروع کردی اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جاتا، لہٰذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے اور پانچویں کا سجدہ کرلیا تو نماز جاتی رہی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۶: بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی مگر قراءت سے پہلے یاد آگیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہوگئی اور سجدۂ سہو بھی نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۷: مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کر کے کہ تیسری ہے قراءت کی اور اشارہ سے رکوع وسجود کیا نماز جاتی رہی اور دوسری کے سجدہ کے بعد یہ گمان کر کے کہ دوسری ہے قراءت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے بلکہ پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ۸: کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع وسجود نہیں کرسکتا یا صرف سجدہ نہیں کرسکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کرسکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔[5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۹: اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کردے سجدہ کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۱۰: اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا، جب بھی سجدہ ہوگیا مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔[7] (درمختار، عالمگیری)

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٩٠.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٧.

3...... المرجع السابق.

4...... المرجع السابق.

5...... المرجع السابق، ص١٣٦، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٨٤.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٨٥. وغيره

7...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٦.

مسئلہ ۱۱: اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقۃً رکوع وسجود پائے گئے، اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کرسکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع وسجود کرسکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوگیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کرسکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقۃً سجود نہ پایا گیا بلکہ سجدہ کے لیے اشارہ ہوا لہٰذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کرسکتا اور اگر یہ شخص اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے پڑھے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: پیشانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لیے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ دہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو مونھ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کرلے کہ مونھ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کرسکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ مونھ کرسکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس کے کہنے سے قبلہ رُو کر دے گا مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی، اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں۔ یوہیں اگر زبان بند ہوگئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی

1...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج۲، ص۶۸۵، ۶۸۶.

2...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر في صلاۃ المریض، ج۱، ص۱۳۶.

3...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج۲، ص۶۸۶. وغیرہ

4...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ج۲، ص۶۸۷. وغیرہ

پھر زبان کُھل گئی توان نمازوں کا اعادہ نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع وسجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہوگیا کہ ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کرلے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بیٹھ کر رکوع وسجود سے نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوگیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع وسجود پر قادر ہوگیا تو سرے سے پڑھے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۹: رکوع وسجود پر قادر نہ تھا کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی رکوع وسجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اچھا ہوگیا تو اسی نماز کو پورا کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر ہوگیا تو سرے سے پڑھے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے اور زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں پڑھے ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر اور بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکّر کا غالب گمان ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رُو ہونا لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو مونھ کرلے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو مونھ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔[6] (غنیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔[7] (درمختار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٨٨.

2...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٨٨.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٧.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٨٩.

4...... المرجع السابق.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٨٩.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ج٢، ص٦٩٠.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٩٢.

مسئلہ ۲۲: اگر کسی کسی وقت ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بے ہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔ [1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: شراب یا بھنگ پی اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔ [2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۴: سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگرچہ نیند پورے چھ وقت کو گھیر لے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ رکھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا تو نماز نہ ہوئی اور بغیر قراءت بھی نہ ہوگی مگر جبکہ قراءت سے عاجز ہو تو ہو جائے گی۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: عورت بیمار ہو تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کرا دے اور غلام بیمار ہو تو وضو کرا دینا مولیٰ کے ذمہ ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور باہر نکلتا ہے تو مینھ [7] اور کیچڑ ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ یوہیں کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انھیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٩٢.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٧.

2...... المرجع السابق.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ج٢، ص٦٩٢.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٨.

5...... المرجع السابق.

6...... المرجع السابق.

7...... بارش۔

8...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٨.

قضا ہوئیں بیماری میں انھیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی، صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عملِ کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے، ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے۔ یوہیں اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

تنبیہ ضروری: مسلمان اس باب کے مسائل دیکھیں تو انھیں بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ شرع مطہرہ نے کسی حالت میں بھی سوا بعض نادر صورتوں کے نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے۔ آج کل جو بڑے نمازی کہلاتے ہیں ان کی یہ حالت دیکھی جا رہی ہے کہ بخار آیا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ دی شدت کا درد ہوا نماز چھوڑ دی کوئی پھڑیا نکل آئی نماز چھوڑ دی، یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ دردِ سر و زکام میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو انھیں وعیدوں کا مستحق ہے جو شروع کتاب میں تارک الصلوٰۃ کے لیے احادیث سے بیان ہوئیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا وَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَ شَرِیْعَةِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ اٰمِیْن.[5]

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٨.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ج٢، ص٦٩٣.

3...... المرجع السابق.

4...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ج١، ص١٣٧.

5...... اے اللہ (عزوجل)! تو ہم کو نماز قائم کرنے والوں میں اور زندگی اور مرنے کے بعد اچھے نماز والوں میں کر اور اپنے حبیب کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شریعت کی پیروی اور روزی کر، ان پر بہتر درود و سلام، امین۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے بربادی میری! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا، اس نے سجدہ کیا، اس کے لیے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا، میرے لیے دوزخ ہے۔'' [1]

مسئلہ ۱: سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سورۂ اعراف کی آخر آیت

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَ یُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ ۩ ﴾ [2]

(۲) سورۂ رعد میں یہ آیت

﴿ وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۩ ﴾ [3]

(۳) سورۂ نحل میں یہ آیت

﴿ وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّالْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ ﴾ [4]

(۴) سورۂ بنی اسرائیل میں یہ آیت

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَ یَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا ۩ ﴾ [5]

(۵) سورۂ مریم میں یہ آیت

﴿ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا ۩ ﴾ [6]

(۶) سورۂ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے یعنی یہ آیت

1...... "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، الحدیث: ٢٤٤، ص ٦٩٢.

2...... پ٩، الاعراف: ٢٠٦.

3...... پ١٣، الرعد: ١٥.

4...... پ١٤، النحل: ٤٩.

5...... پ١٥، بنیٓ اسرآءیل: ١٠٧ ـ ١٠٩.

6...... پ١٦، مریم: ٥٨.

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ السجدۃ ﴾ (1)

(۷) سورۂ فرقان میں یہ آیت

﴿ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۩ السجدۃ ﴾ (2)

(۸) سورۂ نمل میں یہ آیت

﴿ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ السجدۃ ﴾ (3)

(۹) سورۂ الم تنزیل میں یہ آیت

﴿ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ السجدۃ ﴾ (4)

(۱۰) سورۂ ص میں یہ آیت

﴿ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ السجدۃ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ ﴾ (5)

(۱۱) سورۂ حم السجدۃ میں آیت

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۩ السجدۃ ﴾ (6)

(۱۲) سورۂ نجم میں

﴿ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۩ السجدۃ ﴾ (7)

1...... پ۱۷، الحج: ۱۸.

2...... پ۱۹، الفرقان: ۶۰.

3...... پ۱۹، النمل: ۲۵ ـ ۲۶.

4...... پ۲۱، السجدۃ: ۱۵.

5...... پ۲۳، صٓ: ۲۴ ـ ۲۵.

6...... پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۷ ـ ۳۸.

7...... پ۲۷، النجم: ۶۲.

(۱۳) سورۂ انشقاق میں آیت

﴿ فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ ٱلۡقُرۡءَانُ لَا يَسۡجُدُونَ ۝ ﴾ (1)

(۱۴) سورۂ اقراء میں آیت

﴿ وَٱسۡجُدۡ وَٱقۡتَرِب ۝ ﴾ (2)(عالمگیری)

مسئلہ۲: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (3) (ہدایہ، عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ۳: سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (4)(ردالمحتار)

مسئلہ۴: اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور وغل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (5)(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۵: قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سُنی تو اگرچہ اسی مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا، البتہ نماز میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا، اگرچہ نہ سنی ہو بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا، بعد پڑھنے کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا اور اگر امام سے آیت سنی مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو امام کا سجدہ اس کے لیے بھی ہے اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یوہیں اگر شامل ہی نہ ہوا جب بھی سجدہ کرے۔ (6) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

1...... پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰ ـ ۲۱.

2...... پ ۳۰، العلق: ۱۹.

"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۲.

3...... المرجع السابق، و "الهداية"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۱، ص۷۸.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۶۹٤.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۶۹٤.

5...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۲.

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۳.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۶۹۶.

مسئلہ ۶: سورۂ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے، البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا، اگرچہ آیت سُنی ہو۔[2] (غنیہ)

مسئلہ ۸: مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں، البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا آیت سُنی خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا امام ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اس پر واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔[3] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سُنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کرلیا تو کافی نہ ہوگا، بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔[4] (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جو شخص نماز میں نہ تھا آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہوگیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا اور اسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہوگیا اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہوگیا لہٰذا سجدہ کرے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو، لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۶۹۵_۶۹۷.

2...... "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص۵۰۰.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۳.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۶۹۷.

4...... "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص۵۰۰.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۳.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۶۹۸.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۶۹۸.

اہل نماز نے ان سے سُنی تو اس پر واجب ہوگیا اور جنون اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنون پر پڑھنے یا سننے سے واجب ہے، بے وضو یا جنب نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے، نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ یوہیں سوتے میں آیت پڑھی بعد بیداری اسے کسی نے خبر دی تو سجدہ کرے، نشہ والے یا سونے والے نے آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۳: عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آگیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: نفل پڑھنے والے نے آیت پڑھی اور سجدہ بھی کرلیا پھر نماز فاسد ہوگئی تو اس کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بیرونِ نماز کرے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۵: فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نامعلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہوگیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوہیں پرند سے آیت سجدہ سُنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنسہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا تو وہ سجدہ واجب نہ رہا۔[6] (عالمگیری)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۲.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص ۷۰۰ ـ ۷۰۲.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۲.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۷۰۶.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۲.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۳.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۲، ۱۳۳.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج۲، ص۷۰۲.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳۳.

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔[1] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۹: سجدۂ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت اس معنی پر کہ آگے آتا ہے ستر عورت، لہٰذا اگر پانی پر قادر ہے تیمم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدۂ تلاوت کی نیت کافی ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً حدث عمد وکلام وقہقہہ۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔[5] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۳: مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین اس سے پہلے سر نہ اوٹھائیں اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی جگہ پر سجدہ کیا اگرچہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھالیا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کرلیا تو حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو ان کے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقۃً اقتدا نہیں، لہٰذا عورت نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہو سکتی ہے اور عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا۔[6] (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: اگر سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہوا یا اَللّٰہُ اَکْبَرْ نہ کہا یا سُبْحٰنَ نہ پڑھا تو ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٣.
و "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٠.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٩. وغيره

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٩.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٦٩٩.

5...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٥.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٤.
و "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠١.

نہ چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے کہ خود سُن لے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: یہ جو کہا گیا ہے کہ سجدۂ تلاوت میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے یہ فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں سجدہ کیا تو چاہے یہ پڑھے یا اور دُعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے۔ مثلاً

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.[3] یا

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَّ ضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ .[4] یا یہ کہے۔

سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ؕ[5]

اور اگر بیرون نماز ہو تو چاہے یہ پڑھے یا صحابہ وتابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے، مثلاً ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِیْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عِلْمًا یَّنْفَعُنِیْ وَعَمَلًا یَّرْفَعُنِیْ .[6] (غنیہ، ردالمحتار)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٠.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٠.

3...... میرے چہرے نے سجدہ کیا اوس کے لیے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اپنی طاقت وقوت سے کان اور آنکھ کی جگہ پھاڑی برکت والا ہے اللہ (عزوجل)! جو اچھا پیدا کرنے والا ہے۔۱۲

4...... اے اللہ (عزوجل)! اس سجدہ کی وجہ سے تو میرے لیے اپنے نزدیک ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے مجھ سے گناہ کو دور کر اور اسے تو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور اس کو تو مجھ سے قبول کر جیسا تو نے اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول کیا۔۱۲

5...... پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ ہو کر رہے گا۔۱۲

6...... "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٢، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٠.
اے اللہ (عزوجل)! میرے جسم نے تجھے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا۔ اے اللہ (عزوجل)! تو مجھ کو علم نافع اور عمل رافع روزی کر۔۱۲

مسئلہ ۲۷: سجدۂ تلاوت کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔[1] (تنویرالابصار)

مسئلہ ۲۸: آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرلے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۹: اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ.[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت نماز[4] میں ہے کرلے، اگرچہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدۂ سہو کرے۔[5] (درمختار، ردالمحتار) تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے، مثلاً اِنْشَقَّتْ تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرون نماز نہیں ہو سکتا۔ اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا تو بہ لازم ہے بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع و سجود نہ کیا ہو، نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصداً فاسد کی تو بیرونِ نماز سجدہ کرلے اور سجدہ کر لیا تھا تو حاجت نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۲: اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔[8] (عالمگیری، درمختار)

1...... "تنوير الأبصار"، باب سجود التلاوة، ج٢، ص ٧٠٠.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٣.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٣.
ہم نے سنا اور حکم مانا، تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں، اے پروردگار! تیری ہی طرف پھرنا ہے۔١٢

4...... یعنی کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے۔١٢

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٤.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٦ـ٧٠٧.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٥.

8...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٨.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٣، ١٣٤.

مسئلہ ۳۳: نماز کا سجدۂ تلاوت سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی، مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوع نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اگر رکوع نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کرلے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لیے یہ رکوع کیا تو اس رکوع کے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو تین آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوع نماز کرے فوراً نہ کرے۔ اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کے لیے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع نماز کرے۔[1] (غنیہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۴: آیت سجدہ بیچ سورت میں ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر کچھ اور آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور اگر سجدہ نہ کیا اور رکوع کرلیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کرلی تو کافی ہے اور اگر نہ سجدہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کرکے رکوع کیا تو اگرچہ نیت کرے، ناکافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: سجدہ پر سورت ختم ہے اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کردیا تو بھی جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کردے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کرلے پھر باقی آیتیں پڑھ کر رکوع میں جائے تو سورت ختم کرکے سجدہ میں جائے سب طرح اختیار ہے مگر اس سورت اخیرہ میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری سورت کی پڑھ کر رکوع کرے۔[4] (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: رکوع جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کرلی مگر مقتدیوں نے نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوا لہٰذا امام جب سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ کرکے قعدہ کریں اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہوگئی کہ قعدہ جاتا رہا یہ حکم جہری نماز کا ہے، سری میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہٰذا معذور ہے اور اگر امام نے رکوع سے سجدۂ تلاوت کی نیت نہ کی تو اسی سجدۂ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدۂ تلاوت ادا ہوگیا اگرچہ نیت نہ ہو، لہٰذا امام کو چاہیے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۰۶.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر في سجود التلاوۃ، ج۱، ص۱۳۳.

2...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر في سجود التلاوۃ، ج۱، ص۱۳۳.

3...... المرجع السابق.

4...... المرجع السابق. 5...... المرجع السابق.

نہ کرے کہ مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کرے گا تو اس سے سجدۂ تلاوت بہر حال ادا ہو جائے گا نیت کرے یا نہ کرے پھر نیت کی کیا حاجت۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ ہے اور سری میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: امام نے سجدۂ تلاوت کیا مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں گئے تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا جب بھی ہو گیا اور رکوع کر کے دو سجدے کر لیے تو اس کی نماز گئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۱: مصلّی سجدۂ تلاوت بھول گیا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا تو اسی وقت سجدہ کرلے پھر جس رکن میں تھا اس کی طرف عود کرے یعنی رکوع میں تھا تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو وعلی ہذا القیاس اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہوگئی۔[4] (عالمگیری) مگر قعدۂ اخیرہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۴۲: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند شخصوں سے سنا۔ یوہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر ایک اور اگر اس کا عکس ہے یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سُنا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: مجلس میں آیت پڑھی یا سُنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سُنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔[7] (درمختار)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٣.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٧.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٨.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧٠٩.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٤.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٢.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٤.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٢.

مسئلہ ۴۵: ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سُنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے بلکہ ایک ہی بار کرے، بخلاف دُرود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار دُرود شریف واجب اور ہر بار مستحب۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: دو ایک لقمہ کھانے، دو ایک گھونٹ پینے، کھڑے ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی، ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی، مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے، جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی، تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔[2] (عالمگیری، غنیہ، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۴۷: سواری پر نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے یا وہ بھی سوار ہے مگر نماز میں نہیں، ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے اور ساتھ والے پر اتنے جتنی بار سُنا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: تانا تننا، نہر یا حوض میں تیرنا، درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا، ہل جوتنا، دائیں چلانا، چکی کے بیل کے پیچھے پھرنا، عورت کا بچہ کو دُودھ پلانا، ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی بار پڑھے گا یا سُنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔[4] (غنیہ، درمختار وغیرہما) یہی حکم کولو کے بیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۹: ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تانا تن رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے اگرچہ فتح القدیر میں اس کے خلاف لکھا، اس لیے کہ یہ عملِ کثیر ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا قراءت، تسبیح تہلیل، درس وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا اور اگر

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٢، ٧١٧.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٤.

و "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٣.

و "الدرالمختار" كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٢ ـ ٧١٦.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٦.

4...... المرجع السابق، ص٧١٤.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٦.

دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: آیت سجدہ بیرونِ نماز تلاوت کی اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کے لیے دوبارہ سجدہ کرے اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہوگیا بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز کے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہوا اور اگر نہ پہلے سجدہ کیا نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہوگئے اور گنہگار ہوا توبہ کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے، خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا پھر دوبارہ سہ بارہ آیت پڑھی۔ یوہیں اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لیے ایک سجدہ کافی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام بھی ہے اور کلام کر لیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرے، نماز والا ساقط ہوگیا۔[4] (خانیہ، غنیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کر کے بنا کی پھر وہی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سُنی تو دوسرا واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔[6] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۵۶: پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے۔[7] (درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۵۷: سامعین نے سجدہ کا تہیہ کیا ہو اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ورنہ آہستہ اور

1...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۱٦.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۱۱.

3...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر في سجود التلاوۃ، ج۱، ص۱۳۵.

4...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۱۲.

5...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر في سجود التلاوۃ، ج۱، ص۱۳۵.

6...... "شرح الوقایۃ"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۱، ص۲۳۲.

7...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج۲، ص۷۱۷. وغیرہ

سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو اصح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں، مگر بہت سے علما کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سُنی سجدہ واجب ہوگیا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

فائدۂ اہم: جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرلے۔[3] (غنیہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۵۹: زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سجدہ سواری پر نہیں کرسکتا مگر خوف کی حالت ہو تو ہوسکتا ہے اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر سجدہ کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہوجائے گا۔ یوہیں سفر میں سواری پر اشارہ سے ہوجائے گا۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۱: جمعہ وعیدین اور سرّی نمازوں میں اور جس نماز میں جماعتِ عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر آیت کے بعد فوراً رکوع وسجود کردے اور رکوع میں نیت نہ کرے تو کراہت نہیں۔[6] (غنیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: منبر پر آیت سجدہ پڑھی تو خود اُس پر اور سننے والوں پر سجدہ واجب ہے اور جنھوں نے نہ سُنی ان پر نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مُسافر واپس آیا غرض کسی

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٨.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٨.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ج٢، ص٧١٩.

و "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٧. وغيرهما

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج١، ص١٣٥.

5...... المرجع السابق.

6...... "غنية المتملي"، سجدة التلاوة، ص٥٠٧.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر، ج٢، ص٧٢٠.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر، ج٢، ص٧٢٠.

نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے۔ [1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: سجدۂ بے سبب جیسا کہ اکثر عوام کرتے ہیں نہ ثواب ہے نہ مکروہ۔ [2] (عالمگیری)

نماز مسافر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ﳓ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ ﴾ [3]

''جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر خوف ہو کہ کافر تمھیں فتنہ میں ڈالیں گے۔''

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ہے، یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے میں نے عرض کی، کہ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا:

﴿ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ﳓ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ ﴾ [4]

اور اب تو لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں قصر نہ ہونا چاہیے) فرمایا: اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال کیا ارشاد فرمایا: یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے تم پر تصدق فرمایا اس کا صدقہ قبول کرو۔ [5]

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مروی، کہ حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منٰی میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی نہ اس قدر امن۔'' [6]

حدیث ۳: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ [7] میں عصر کی دو رکعتیں۔'' [8]

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳٦.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر، ج۲، ص۷۲۰.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ج۱، ص۱۳٦.

3...... پ۵، النسآء: ۱۰۱. 4...... پ۵، النسآء: ۱۰۱.

5...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها، الحديث: ۱۵۷۳، ص۷۸۵.

6...... "صحيح البخاري"، كتاب الحج، باب الصلاة بِمنى، الحديث: ۱٦۵٦، ص۱۳۰.

7...... مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے، یہی اصح ہے۔ (مرقاۃ) ۱۲ منہ

8...... "صحيح البخاري"، كتاب الحج، باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح، الحديث: ۱۵۴۷، ص۱۲۲.

حدیث ۴: ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں، حضر میں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو۔ اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر و سفر میں برابر تین رکعتیں، سفر و حضر کسی کی نمازِ مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت۔ (1)

حدیث ۵: صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ''نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کردی گئی اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔'' (2)

حدیث ۶: صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں: کہ ''اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک (3) یعنی امام کے ساتھ۔'' (4)

حدیث ۷: ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نمازِ سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہوگئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کی برابر ہیں۔ (5)

مسائل فقہیّہ

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (6) (متون)

مسئلہ ۱: دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے، نماز اور دیگر ضروریات کے لیے ٹھہرنا تو ضرور ہی ہے، بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہیے اس قدر اس درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز ہو نہ سُست، خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے

1...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ماجاء في التطوع في السفر، الحديث: ٥٥٢، ص١٦٩٩.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب مناقب الأنصار، باب التاريخ... إلخ، الحديث: ٣٩٣٥، ص٣٢١.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها، الحديث: ١٥٧٥، ص٧٨٥.

4...... یعنی امام کے ساتھ صرف ایک رکعت پڑھے گا اور ایک رکعت اکیلے۔

5...... "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات و السنة فيها، باب ماجاء في الوتر في السفر، الحديث: ١١٩٤، ص٢٥٤٦.

6...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج٨، ص٢٤٣.

مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوا نہ بالکل رُکی ہو نہ تیز۔ [1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۲: سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں لہٰذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے، لہٰذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷ $\frac{۳}{۸}$ میل ہے۔ [3] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے، اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج ١، ص ١٣٨.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ٢، ص ٧٢٤.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ٢، ص ٧٢٥.

3...... بہارِ شریعت کے مطبوعہ نسخوں میں فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے ۵۷ $\frac{۳}{۸}$ میل مرقوم ہے، یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ "فتاویٰ رضویہ" (جدید)، ج ۸، ص ۲۷۰، اور "فتاویٰ رضویہ" (قدیم)، ج ۳، ص ۶۶۹، میں مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ساڑھے ستاون (۵۷ $\frac{۱}{۲}$) میل لکھا ہے۔

فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی "نزہۃ القاری"، ج ۲، ص ۶۵۵، میں فرماتے ہیں: "مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ظاہر مذہب کو اختیار فرما کر تین منزل کی یہ مسافت (ساڑھے ستاون میل) بیان فرمائی ہے۔

"جدالممتار" میں لکھتے ہیں:

والمعتاد المعهود فی بلادنا أن كل مرحلة ١٢ كوس، وقد جربت مرارا كثيرة بمواضع شهيرة أن الميل الرائج فی بلادنا خمسة أثمان كوس المعتبر ههنا، فاذا ضربت الاكواس فی ٨، وقسم الحاصل على ٥ كانت أميال رحلة واحدة ١٩_٥/١، وأميال مسيرة ثلاثة أيام ٥٧_٥/٣ أعنى ٥٧_٦.

("جدالممتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ١، ص ٣٥٩)

ہمارے بلاد میں معتاد و معہود یہ ہے کہ ہر منزل بارہ کوس کی ہوتی ہے میں نے بار بار بکثرت مشہور جگہوں میں آزمایا ہے کہ اس وقت ہمارے بلاد میں جو میل رائج ہے۔ وہ $\frac{۵}{۸}$ کوس جب کوسوں کو ۸ میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو ۵ پر تقسیم کریں تو حاصل قسمت میل ہوگا، اب ایک منزل ۱۹ $\frac{۱}{۵}$ میل کی ہوئی اور تین دن کی مسافت ۵۷ $\frac{۳}{۵}$ میل یعنی ۵۷-۶ میل۔"

("نزهة القارى شرح صحيح البخارى"، ابواب تفصير الصلوة، ج ٢، ص ٦٦٥.)

اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں، ایک دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے دوسرا تین دن کا، تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں مگر امام ابن ہمام نے اس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: محض نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لیے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں۔ یوہیں شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ ان کے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لیے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر وفنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔[7] (ردالمحتار)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۸.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۶.

2...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۸.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۹.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۶.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۶.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۲.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۲.

7...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جارہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: کوئی محلّہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا مگر اب جدا ہو گیا تو اس سے باہر ہونا بھی ضروری ہے اور جو محلّہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں۔[2] (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ ۱۴: سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے، یوہیں ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہیں۔[3] (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۱۵: یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔[4] (فتاوی رضویہ)

مسئلہ ۱۶: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے، یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔[5] (ہدایہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا)

1...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة المسافر، ص٥٣٦.

2...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٣.

3...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة المسافر، ص٥٣٧.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٣، ٧٢٤.

4...... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج٨، ص٢٧٠.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٩.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٣.

و "الهداية"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج١، ص٨٠.

مسئلہ ۱۷: یہ رخصت کہ مسافر کے لیے مطلق ہے اس کا سفر جائز کام کے لیے ہو یا ناجائز کے لیے، بہر حال مسافر کے احکام اس کے لیے ثابت ہوں گے۔[1] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۸: کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہوگیا تو اس کے لیے قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے قصد سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہوگیا، اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: بادشاہ نے رعایا کی تفتیش حال کے لیے مُلک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے جبکہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا نہ ہوا اور اگر کسی اور غرض کے لیے ہو اور مسافتِ سفر ہو تو قصر کرے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: سُنّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی[4] کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے، یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۲: نیتِ اقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں:

(۱) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔

(۲) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جنگل یا دریا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہوا۔

(۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

(۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا۔

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۹.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷٤٦.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج۲، ص۷٤٥.

4...... خوف وگھبراہٹ۔

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۹.

6...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۸.

(۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔

(۶) اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مسافر جارہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کرلی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہوگیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال دے اور ڈیرہ خیمہ نصب کر کے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو مقیم نہ ہوا اور جو لوگ جنگل میں خیموں میں رہتے ہیں وہ اگر جنگل میں خیمہ ڈال کر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں مقیم ہو جائیں گے، بشرطیکہ وہاں پانی اور گھاس وغیرہ دستیاب ہوں کہ ان کے لیے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے لیے شہر اور گاؤں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ ومنیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہوگیا۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ روز ٹھہرے گا ایک جگہ دن میں رہے گا اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہوگیا، پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا جب بھی مقیم ہے۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: مسافر اگر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا، مثلاً عورت جس کا مہر معجّل شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے اور قیدی کہ یہ قید کرنے

1...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۹.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۳.

2...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۸.

3...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۳۹.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۲.

4...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۰.
و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۲۹.

5...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۰.
و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۰.

والے کا تابع ہے اور جس مالدار پر تاوان لازم آیا اور شاگرد جس کو استاد کے یہاں سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بے کار ہے بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے ان کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت کی نہیں تو یہ بھی مسافر ہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: عورت کا مہر معجّل باقی ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے لہٰذا اس وقت تابع نہیں۔ یوہیں مکاتب غلام کو بغیر مالک کی اجازت کے سفر کا اختیار ہے لہٰذا تابع نہیں اور جو سپاہی بادشاہ یا بیت المال سے خوراک نہیں لیتا وہ تابع نہیں اور اجیر جو ماہانہ یا برسی پر نوکر نہیں بلکہ روزانہ اس کا مقرر ہے وہ دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فسخ کرسکتا ہے لہٰذا تابع نہیں اور جس مسلمان کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ کو لے جائے گا تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اس سے دریافت کرے، جو بتائے اس کے موافق عمل کرے اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے کہ وہ دشمن مقیم ہے تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے اور یہ بھی معلوم نہ ہوسکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کرلے، پوری پڑھے اور جس پر تاوان لازم آیا وہ سفر میں تھا اور پکڑا گیا اگر نادار ہے تو قصر کرے اور مالدار ہے اور پندرہ دن کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرے اور یہ ارادہ ہے کہ نہیں دے گا تو پوری پڑھے۔[2] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: تابع کو چاہیے کہ متبوع[3] سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے بموجب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی نہ معلوم، تو تین دن کی راہ طے کرنے کے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے۔ اور اگر سوال نہ کرے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: اندھے کے ساتھ کوئی پکڑ کر لے جانے والا ہے اگر یہ اس کا نوکر ہے تو نابینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے اور اگر محض احسان کے طور پر اس کے ساتھ ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: جو سپاہی سردار کا تابع تھا اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب متفرق ہوگئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت وسفر

1...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱٤۱.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج۲، ص۷٤۱۔۷٤٤.

2...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج۲، ص۷٤۲. وغیرہ

3...... یعنی جس کے تابع ہے۔

4...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج۲، ص۷٤۳.

5...... المرجع السابق.

میں خود اس کی اپنی نیت کا لحاظ ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا۔ مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے بیچ ڈالا اگر نماز میں اسے اس کا علم تھا اور دو پڑھیں تو پھر پڑھے۔ یوہیں اگر غلام نماز میں تھا اور مالک نے اقامت کی نیت کرلی، اگر جان کر دو پڑھیں تو پھر پڑھے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: غلام دو شخصوں میں مشترک ہے اور وہ دونوں سفر میں ہیں ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے اور مسافر کی باری کے دن دو۔ اور باری مقرر نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے اور دو رکعت پر قعدہ فرض ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں، مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکۂ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکۂ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں مگر قافلہ کیساتھ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ دن کے بعد جائے گا تو وہ مقیم ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: مسافر کسی کام کے لیے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آجکل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں جب مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۷: مسلمانوں کا لشکر دارالحرب کو گیا یا دارالحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کی

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج٢، ص٧٤٤.

2...... المرجع السابق.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤١.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤٠.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٩.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٢٩.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٣٩. وغيره

نیت کرلی ہو اگرچہ ظاہر غلبہ ہو۔ یوہیں اگر دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں اور جو شخص دارالحرب میں امان لے کر گیا اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ [1] (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۳۸: دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہوگیا اور کفار اس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کرکے بھاگا تو نماز قصر کرے اور اگر کہیں دو ایک ماہ کے ارادہ سے چھپ گیا جب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی شہر میں چھپا تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا وہاں سے بھاگ کر کسی غار میں چھپا تو قصر پڑھے اگرچہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حربیوں نے ان سے لڑنا چاہا تو وہ سب مقیم ہی ہیں۔ یوہیں اگر کفار ان کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے جب بھی مقیم ہیں اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے اور کفار نے ان کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہو گئے اور اگر مشرکوں کا شہر پر تسلط ہوگیا اور وہاں رہے بھی مگر مسلمانوں کے واپس آنے پر چھوڑ دیا تو اگر یہ لوگ وہاں رہنا چاہیں تو دارالاسلام ہوگیا، نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں بلکہ صرف ایک آدھ مہینا رہ کر دارالاسلام کو چلے جائیں گے تو قصر کریں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا اور غالب آیا اور اس شہر کو دارالاسلام بنایا تو قصر نہ کریں اور اگر محض دو ایک ماہ رہنے کا ارادہ ہے تو قصر کریں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہوگیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے اس کے بعد کی چار پڑھے۔ یوہیں اگر مسافر لاحق تھا اور امام بھی مسافر تھا امام کے سلام کے بعد نیتِ اقامت کی تو دو ہی پڑھے اور امام کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کرسکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔ [5] (درمختار وغیرہ)

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ٢، ص ٧٣١.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج ١، ص ١٤٠.

3...... المرجع السابق.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ٢، ص ٧٢٨.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج ٢، ص ٧٣٥. وغيره

مسئلہ ۴۲: امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم، امام کے سلام سے پہلے مقتدی کھڑا ہوگیا اور سلام سے پہلے امام نے اقامت کی نیت کرلی تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہولے، ورنہ نماز جاتی رہی اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت کی تو متابعت نہ کرے، متابعت کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہوا ہو یا بعد میں، لہٰذا امام کو چاہیے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کردے اور شروع میں نہ کہا تو بعد نماز کہہ دے کہ اپنی نمازیں پوری کرلو میں مسافر ہوں۔[2] (درمختار) اور شروع میں کہہ دیا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے انھیں بھی معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۴۴: وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کرسکتا وقت میں کرسکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہوگئے یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کرسکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہوگیا جب بھی اقتدا صحیح ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے اور مقتدی کے مذہب پر ادا، مثلاً امام شافعی المذہب ہے مقتدی حنفی اور ایک مثل کے بعد ظہر کی نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے فاسد کردی تو اب دو ہی پڑھے گا یعنی جبکہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کرے اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ واجب ہوگیا فرض نہ رہا تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ فرض ہوگیا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جبکہ پڑھ نہ چکا ہو، فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٥.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٥ ـ ٧٣٦.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٦.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٦.

5...... المرجع السابق.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج٢، ص٧٣٦.

وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے اب مسافر ہوگیا تو قصر کرے اور مسافر تھا اسوقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۹: ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا اور عصر کی دو پڑھیں پھر کسی ضرورت سے مکان پر واپس آیا اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے، اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو ہوئیں تو ظہر کی دو پڑھے اور عصر کی چار اور اگر ظہر وعصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو پڑھی تھیں تو ظہر کی چار پڑھے اور عصر کی دو۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیتِ اقامت کی اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدۂ سہو ساقط ہوگیا اور سجدہ کرنے کے بعد نیت کی تو صحیح ہے اور چار رکعت پڑھنا فرض، اگرچہ ایک ہی سجدہ کے بعد نیت کی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: مسافر نے مسافروں کی امامت کی، اثنائے نماز[4] میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خلیفہ کیا، خلیفہ نے اقامت کی نیت کی تو اس کے پیچھے جو مسافر ہیں ان کی نمازیں دو ہی رکعت رہیں گی۔ یوہیں اگر مقیم کو خلیفہ کیا جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں اور اگر امام نے حدث کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو چار پڑھیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: وطن دو قسم ہے۔

(۱) وطن اصلی۔

(۲) وطن اقامت۔

وطن اصلی: وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۸.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۱۔۱۴۲.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ج۲، ص۷۳۸.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۱۔۱۴۲.

4...... نماز کے دوران۔

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج۱، ص۱۴۲.

وطن اقامت: وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: مسافر نے کہیں شادی کرلی اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، مقیم ہوگیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہوجائے گا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: ایک جگہ آدمی کا وطنِ اصلی ہے، اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۵: وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کردیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یوہیں وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہوجاتا ہے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۶: اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا اور پہلی جگہ مکان و اسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: وطنِ اقامت کے لیے یہ ضرور نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو بلکہ اگر مدتِ سفر طے کرنے سے پیشتر اقامت کرلی وطنِ اقامت ہوگیا۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵۸: بالغ کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں اور وہ شہر اس کی جائے ولادت نہیں نہ اس کے اہل وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لیے وطن نہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹: مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا، سفر ختم ہوگیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگے تو میکا اس کے لیے وطنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سُسرال

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤٢.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج٢، ص٧٣٩.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الاقامة، ج٢، ص٧٣٩.

4...... المرجع السابق.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤٢.

6...... المرجع السابق.

7...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي... إلخ، ج٢، ص٧٣٩.

8...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج١، ص١٤٢.

تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ ۶۱: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معتوہ [1] کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ [2] (عالمگیری وغیرہ) محرم کے لیے ضرور ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

جمعہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [3]

''اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے، تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

فضائلِ روزِ جمعہ

حدیث ۱، ۲: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوا اس کے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالٰی نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں، یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصارٰی نے تیسرے دن کو [4] یعنی اتوار کو۔'' اور مسلم کی دوسری روایت انھیں سے اور حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یہ ہے، فرماتے ہیں: ''ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ

1...... یعنی نیم پاگل۔

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ج ۱، ص ۱۴۲.

و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج ۱۰، ص ۶۵۷.

3...... پ ۲۸، الجمعة: ۹.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب فرض الجمعة... إلخ، الحديث: ۸۷۶، ص ۶۹.

تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے فیصلہ ہوجائے گا۔'' (1)

حدیث ۳: مسلم وابوداود وترمذی ونسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا، جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ الصلوۃ والسلام پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انھیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔'' (2)

حدیث ۴، ۵: ابوداود ونسائی وابن ماجہ وبیہقی اَوس بن اَوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''تمھارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا)، اس دن میں مجھ پر دُرود کی کثرت کرو کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! اس وقت حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر ہمارا دُرود کیونکر پیش کیا جائے گا، جب حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) انتقال فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا: کہ اللہ تعالٰی نے زمین پر انبیا کے جسم کھانا حرام کردیا ہے۔'' (3) اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، کہ فرماتے ہیں: ''جمعہ کے دن مجھ پر دُرود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو دُرود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابوداود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی اور موت کے بعد؟ فرمایا: بے شک! اللہ (عزوجل) نے زمین پر انبیا کے جسم کھانا حرام کردیا ہے، اللہ کا نبی زندہ ہے، روزی دیا جاتا ہے۔'' (4)

حدیث ۶، ۷: ابن ماجہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عیداضحٰی وعید الفطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالٰی نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

(۲) اور اسی میں زمین پر انھیں اتارا

(۳) اور اسی میں انھیں وفات دی

1...... "صحيح مسلم"، كتاب الجمعة، باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة، الحديث: ١٩٨٢، ص ٨١١.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، الحديث: ١٩٧٧، ص ٨١١.

3...... "سنن النسائي"، كتاب الجمعة، باب اكثار الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة، الحديث: ١٣٧٥، ص ٢١٧٨.

4...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ذكر وفاته و دفنه صلى الله عليه وسلم الحديث: ١٦٣٧، ص ٢٥٧٥.

(۴) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے

(۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی فرشتۂ مقرب وآسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔'' (1)

(جمعه کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اُس میں دعا قبول ہوتی ہے)

حدیث ۸ تا ۱۰: بخاری ومسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا۔'' اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ''وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔'' (2) رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ (3) اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور دوسری یہ کہ ''وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔'' امام مالک وابو داود و ترمذی ونسائی واحمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، وہ کہتے ہیں: میں کوہِ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا ان کے پاس بیٹھا، انہوں نے مجھے توراۃ کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں، ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انھیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے؟ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے، کعب نے توراۃ پڑھ کر کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس

1...... "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب في فضل الجمعة، الحديث: ١٠٨٤، ص ٢٥٤٠.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ١٩٧٣، ص ٨١١.

و "مرقاة المفاتيح"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، تحت الحديث: ١٣٥٧، ج٣، ص ٤٤٥.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ١٩٧٥، ص ٨١١.

اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا، یہ ہر سال میں ایک دن ہے، عبداللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا، میں نے کہا پھر کعب نے تورات پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے، کہا کعب نے سچ کہا، پھر عبداللہ بن سلام نے کہا تمھیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بُخل نہ کرو، کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے، میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہوسکتی ہے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھتے میں اسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں، عبداللہ بن سلام نے کہا، کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں، فرمایا تو ہے کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (1)

حدیث ۱۱: ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے، اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔'' (2)

حدیث ۱۲: طبرانی اوسط میں بسندِ حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔'' (3)

حدیث ۱۳: ابو یعلیٰ انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں، کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہوگیا تھا۔'' (4)

(جمعہ کے دن یا رات میں مرنے کے فضائل)

حدیث ۱۴: احمد و ترمذی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے بچالے گا۔'' (5)

حدیث ۱۵: ابو نعیم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مُہر ہوگی۔'' (6)

1...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الجمعة، باب ماجاء في الساعة التي في يوم الجمعة، الحديث: ٢٤٦، ج١، ص١١٥.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في الساعة... إلخ، الحديث: ٤٨٩، ص١٦٩٢.

3...... "المعجم الأوسط"، باب العين، الحديث: ٤٨١٧، ج٣، ص٣٥١.

4...... "مسند أبي يعلى"، مسند انس بن مالك، الحديث: ٣٤٢١، ٣٤٧١، ج٣، ص٢١٩، ٢٣٥.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب الجنائز، باب ماجاء فيمن يموت يوم الجمعة، الحديث: ١٠٧٤، ص١٧٥٥.

6...... "حلية الأولياء"، رقم: ٣٦٢٩، ج٣، ص١٨١.

حدیث۱۶: حمید نے ترغیب میں ایاس بن بکیر سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے دن مرے گا، اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائے گا۔'' (1)

حدیث۱۷: عطا سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے، عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائے گا اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لیے گواہی دیں گے یا مُہر ہوگی۔'' (2)

حدیث۱۸: بیہقی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن۔'' (3)

حدیث۱۹: ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ ﴾ (4)

''آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند فرمایا۔''

ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا، اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ وعرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کے عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔ (5)

فضائل نماز جمعه

حدیث۲۰: مسلم وابوداود وترمذی وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی

1...... "شرح الصدور"، للسيوطي، باب من لا يسئل في القبر، ص١٥١.

2...... "شرح الصدور"، للسيوطي، باب من لا يسئل في القبر، ص١٥١.

3...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الحديث: ١٣٦٩، ج١، ص٣٩٣.

4...... پ٦، المآئدة: ٣.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة المائدة، الحديث: ٣٠٤٤، ص١٩٥٨.

لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اسے ہٹا دے۔'' (1)

حدیث ۲۱: طبرانی کی روایت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لیے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''جو ایک نیکی کرے، اس کے لیے دس مثل ہے۔'' (2)

حدیث ۲۲: ابن حبان اپنی صحیح میں ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ تعالٰی اس کو جنتی لکھ دے گا۔

(۱) جو مریض کو پوچھنے جائے اور

(۲) جنازے میں حاضر ہو اور

(۳) روزہ رکھے اور

(۴) جمعہ کو جائے اور

(۵) غلام آزاد کرے۔'' (3)

حدیث ۲۳: ترمذی بافادۂ تصحیح و تحسین راوی، کہ یزید بن ابی مریم کہتے ہیں: میں جمعہ کو جاتا تھا، عبایہ بن رفاعہ بن رافع ملے، انہوں نے کہا: تمھیں بشارت ہو کہ تمھارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں، میں نے ابو عبس کو کہتے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے قدم اللہ (عزوجل) کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔'' (4) اور بخاری کی روایت میں یوں ہے، کہ عبایہ کہتے ہیں: میں جمعہ کو جا رہا تھا، ابو عبس رضی اللہ تعالٰی عنہ ملے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا ارشاد سنایا۔ (5)

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

حدیث ۲۴ تا ۲۶: مسلم ابو ہریرہ و ابن عمر سے اور نسائی و ابن ماجہ ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالٰی انکے دلوں پر مہر کردے گا پھر

1...... "صحيح مسلم"، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع و أنصت في الخطبة، الحديث: ١٩٨٨، ص ٨١٢.

2...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٣٤٥٩، ج٣، ص ٢٩٨.

3...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، الحديث: ٢٧٦٠، ج٤، ص ١٩١.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل من اغبرت قدماه... إلخ، الحديث: ١٦٣٢، ص ١٨١٩.

5...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب المشي إلى الجمعة، الحديث: ٩٠٧، ص ٧١.

غافلین میں ہو جائیں گے۔'' (1)

حدیث ۲۷ تا ۳۱: فرماتے ہیں: ''جو تین جمعے سُستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مُہر کر دے گا۔'' (2) اس کو ابوداود و ترمذی ونسائی وابن ماجہ ودارمی وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم ابوالجعد ضمری سے اور امام مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا صحیح برشرط مسلم ہے اور ابن خزیمہ وحبان کی ایک روایت میں ہے، ''جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے، وہ منافق ہے۔'' (3) اور رزین کی روایت میں ہے، ''وہ اللہ (عزوجل) سے بے علاقہ ہے۔'' (4) اور طبرانی کی روایت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ''وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔'' (5) اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے، (6) اور ایک روایت میں ہے، ''جو تین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔'' (7) اس کو ابویعلی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح روایت کیا۔

حدیث ۳۲: احمد وابوداود وابن ماجہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے، ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار اور یہ دینار تصدق کرنا شاید اس لیے ہو کہ قبول توبہ کے لیے معین ہو ورنہ حقیقۃً تو توبہ کرنا فرض ہے۔'' (8)

حدیث ۳۳: صحیح مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے، ان کے گھروں کو جلا دوں۔'' (9)

حدیث ۳۴: ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور فرمایا: ''اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ (عزوجل) کی طرف توجہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو

1...... "صحیح مسلم"، کتاب الجمعة، باب التغليظ في ترك الجمعة، الحديث: ۲۰۰۲، ص۸۱۳.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في ترك الجمعة... إلخ، الحديث: ۵۰۰، ص۱۶۹۳.

3...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الإيمان، باب ماجاء في الشرك والنفاق، الحديث: ۲۵۸، ج۱، ص۲۳۷.

4...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الجمعة، الترهيب من ترك الجمعة بغير عذر، الحديث: ۳، ج۱، ص۲۹۵.

5...... "المعجم الكبير"، باب الألف، الحديث: ۴۲۲، ج۱، ص۱۷۰.

6...... "المسند" لإمام الشافعي، ومن كتاب إيجاب الجمعة، ص۷۰.

7...... "مسند أبي يعلى"، مسند ابن عباس، الحديث: ۲۷۰۴، ج۲، ص۵۵۳.

8...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب كفارة من تركها، الحديث: ۱۰۵۳، ص۱۳۰۱.

9...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة الجمعة... إلخ، الحديث: ۱۴۸۵، ص۷۷۹.

اور یادِ خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمھارے اور تمھارے رب (عزوجل) کے درمیان ہیں ملاؤ۔ ایسا کرو گے تو تمھیں روزی دی جائے گی اور تمھاری مدد کی جائے گی اور تمھاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لیے اللہ (عزوجل) نے تم پر جمعہ فرض کیا، جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطورِ انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لیے کوئی امام یعنی حاکم اسلام ہو عادل یا ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا، نہ اس کے کام میں برکت دے گا، آگاہ اس کے لیے نہ نماز ہے، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزہ، نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ (عزوجل) اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔'' (1)

حدیث ۳۵: دار قطنی انھیں سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ (عزوجل) اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ (عزوجل) غنی حمید ہے۔'' (2)

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

حدیث ۳۶ تا ۳۸: صحیح بخاری میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لیے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے، اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔'' (3) اور اسی کے قریب قریب ابو سعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی متعدد طرق سے روایتیں آئیں۔

حدیث ۳۹، ۴۰: احمد و ابوداود و ترمذی بافادۂ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم بافادۂ تصحیح اَوس بن اَوس اور طبرانی اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو نہلائے اور نہائے اور اوّل وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سُنے اور لغو کام نہ کرے، اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے، ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس

1...... "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات و السنة فيها، باب في فرض الجمعة، الحديث: ١٠٨١، ص ٢٥٤٠.

2...... "سنن الدار قطني"، كتاب الجمعة، باب من تجب عليه الجمعة، الحديث: ١٥٦٠، ج٢، ص٣.

3...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، الحديث: ٨٨٣، ص٦٩.

کے لیے اجر ہے۔" (1) اور اسی کے مثل دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی روایتیں ہیں۔

حدیث ۴۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: "ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے اور بدن۔" (2)

حدیث ۴۲: احمد و ابو داود و ترمذی و نسائی و دارمی سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: "جس نے جمعہ کے دن وضو کیا، فبہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔" (3)

حدیث ۴۳: ابو داود عکرمہ سے راوی، کہ عراق سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں؟ فرمایا نہ، ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور جو نہائے اس کے لیے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔" (4)

حدیث ۴۴: ابن ماجہ بسند حسن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "اس دن کو اللہ (عزوجل) نے مسلمانوں کے لیے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔" (5)

حدیث ۴۵: احمد و ترمذی بسند حسن براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی (6) یعنی نہانا بجائے خوشبو ہے۔"

حدیث ۴۶، ۴۷: طبرانی کبیر و اوسط میں صدیق اکبر و عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما راوی، کہ فرماتے ہیں: "جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔" (7) اور دوسری روایت میں ہے، "ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔" (8)

1...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أوس بن أبي أوس الثقفي، الحديث: ١٦١٧٣، ج٥، ص٤٦٥.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل... إلخ، الحديث: ٨٩٧، ص٧٠.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في الوضوء يوم الجمعة، الحديث: ٤٩٧ ص١٦٩٣.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، الحديث: ٣٥٣، ص١٢٤٩.

5...... "سنن ابن ماجه"، أبواب اقامة الصلوات... إلخ، باب ماجاء في الزينة يوم الجمعة، الحديث: ١٠٩٨، ص٢٥٤١.

6...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في السواك... إلخ، الحديث: ٥٢٨، ص١٦٩٧.

7...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٢٩٢، ج١٨، ص١٣٩.

8...... "المعجم الأوسط"، باب الجيم، الحديث: ٣٣٩٧، ج٢، ص٣١٤.

حدیث ۴۸: طبرانی کبیر میں بروایت ثقات ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔'' (1)

جمعہ کے لیے اوّل جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

حدیث ۴۹: بخاری ومسلم وابوداود وترمذی ومالک ونسائی وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا، پھر جب امام خطبہ کو نکلا ملئکہ ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔'' (2)

حدیث ۵۰ تا ۵۲: بخاری ومسلم وابن ماجہ کی دوسری روایت انھیں سے ہے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا، (اس کے بعد وہی ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوئے ذکر کیے) پھر امام جب خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں۔'' (3) اسی کے مثل سمرہ بن جندب وابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی روایت ہے۔

حدیث ۵۳: امام احمد وطبرانی کی روایت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، ''جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر طے کر لیتے ہیں، کسی نے ان سے کہا، تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا؟ کہا، ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔'' (4)

حدیث ۵۴: ''جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پُل بنایا۔'' (5) اس حدیث

1...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٧٩٩٦، ج٨، ص٢٥٦.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة، الحديث: ٨٨١، ص٦٩.

و "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الجمعة، باب العمل في غسل يوم الجمعة، الحديث: ٢٣٠، ج١، ص١٠٩.

3...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب الاستماع إلى الخطبة يوم الجمعة، الحديث: ٩٢٩، ص٧٣.

4...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث: ٢٢٣٣١، ج٨، ص٢٩٧.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب الجمعة، باب ماجاء في كراهية التخطي يوم الجمعة، الحديث: ٥١٣، ص١٦٩٥.

حدیث میں لفظ اتَّخَذَ جِسْرًا واقع ہوا ہے اس کو معروف ومجہول دونوں طرح پڑھتے ہیں اور یہ ترجمہ معروف کا ہے اور مجہول پڑھیں تو=

کو ترمذی و ابن ماجہ معاذ بن انس جہنی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور تمام اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

حدیث ۵۵: احمد و ابوداود و نسائی عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: ''بیٹھ جا! تو نے ایذا پہنچائی۔'' (1)

حدیث ۵۶: ابوداود عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصّہ جمعہ سے وہی لغو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے دُعا کی تُو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت و انصات کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ اس کے لیے کفارہ ہے، آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک۔'' (2)

مسائلِ فقہیّہ

جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (3) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہوگا ہی نہیں۔

(۱) مصر یا فنائے مصر

مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ (4) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سَطْوَت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے، اگرچہ ناانصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لیے ہو اسے ''فنائے مصر'' کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں

= مطلب یہ ہوگا کہ خود پل بنا دیا جائے گا یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگی ہیں، اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا پل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے۔۱۲

1...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة، الحديث: ۱۱۱۸، ص ۱۳۰۵.

2...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الكلام والإمام يخطب، الحديث: ۱۱۱۳، ص ۱۳۰۵.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۳، ص ۵.

4...... یعنی ضلع کا حصہ۔

ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز۔[1] (غنیہ وغیرہ) لہٰذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔[2] (غنیہ)

مسئلہ۲: جس شہر پر کفار کا تسلط ہوگیا وہاں بھی جمعہ جائز ہے، جب تک دارالاسلام رہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ۳: مصر کے لیے حاکم کا وہاں رہنا ضرور ہے، اگر بطور دورہ وہاں آگیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی، نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۴: جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لیے نہ ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔[5] (عالمگیری) مگر اکثر آئمہ کہتے ہیں کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس باہر جاسکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔[6] (درمختار) لہٰذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انھیں چاہیے کہ شہر میں آکر جمعہ پڑھ جائیں۔

مسئلہ۵: گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو، زوال سے پہلے یا بعد تو فرض نہیں، مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے۔ یوہیں مسافر شہر میں آیا اور نیت اقامت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں، گاؤں والا جمعہ کے لیے شہر کو آیا اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے تو اس سعی (یعنی جمعہ کے لیے آنے) کا بھی ثواب پائے گا اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی۔[7] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۶: حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا جبکہ خلیفہ یا امیر حجاز یعنی شریف مکہ وہاں موجود ہو اور امیر موسم یعنی وہ کہ حاجیوں کے لیے حاکم بنایا گیا ہے جمعہ نہیں قائم کرسکتا۔ حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہوسکتا اور عرفات

1...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة الجمعة، ص٥٤٩ ـ ٥٥١.

2...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة الجمعة، ص٥٤٩.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطيب، ج٣، ص١٦.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٧.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٣٠.

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في حكم المرقي بين يدي الخطيب، ج٣، ص٤٤.

میں مطلقاً نہیں ہوسکتا، نہ حج کے زمانہ میں، نہ اور دنوں میں۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہوسکتا ہے، خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ۔ [2] (درمختار وغیرہ) مگر بلاضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائرِ اسلام سے ہے اور جامع جماعات ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی، نیز دفع حرج کے لیے تعدد جائز رکھا گیا ہے تو خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور محلہ محلہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں، یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے، اس لیے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے، اس کا بیان آگے آتا ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سُنی صحیح العقیدہ ہو، احکام شرعیہ جاری کرنے میں سُلطان اسلام کے قائم مقام ہے، لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں، عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۸: ظہر احتیاطی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کے لیے ہے جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک نہ ہو اور عوام کہ اگر ظہر احتیاطی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں انھیں شک ہوگا وہ نہ پڑھیں اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں۔ [3] (عالمگیری، صغیری، ردالمحتار وغیرہا)

(۲) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا [4]

مسئلہ ۹: سُلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص١٨، و "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، ج٨، ص٣١٢.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.
و "صغيری"، فصل في صلاة الجمعة، ص٢٧٨، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في نية آخر ظهر بعد صلاة الجمعة، ج٣، ص٢١، و "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، ج٨، ص٢٩٣.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٥.

ہو، مثلاً قرشی نہ ہو یا اور کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ قائم ہوگا، یہ خود نہیں قائم کرسکتی۔ [1] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۰: بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کردیا وہ دوسرے سے بھی پڑھوا سکتا ہے اگرچہ اسے اس کا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھوا دے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہوگیا تو ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: حاکم شہر کا انتقال ہوگیا یا فتنہ کے سبب کہیں چلا گیا اور اس کے خلیفہ (ولی عہد) یا قاضی ماذون نے جمعہ قائم کیا جائز ہے۔ [4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بناویں۔ یوہیں اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کرسکتے ہیں۔ [5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴: حاکمِ شہر نابالغ یا کافر ہے اور اب وہ نابالغ بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اب بھی جمعہ قائم کرنے کا ان کو حق نہیں، البتہ اگر جدید حکم ان کے لیے آیا یا بادشاہ نے کہہ دیا تھا کہ بالغ ہونے یا اسلام لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کرسکتا ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: خطبہ کی اجازت جمعہ کی اجازت ہے اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت ہے اگرچہ کہہ دیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ نہ قائم کرنا۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کردے تو لوگ خود قائم کرلیں اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کردی تو لوگوں کو اب جمعہ پڑھنے کا اختیار نہیں۔ [8] (ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ بادشاہِ اسلام نے شہریت باطل کی ہو اور

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في صحة الجمعة... إلخ، ج۳، ص۹. وغيرهما

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۱۰.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطيب، ج۳، ص۱٤.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۱٤.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱٤٦.

6...... المرجع السابق. 7...... المرجع السابق.

8...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطيب، ج۳، ص۱٦.

کافر نے باطل کی تو پڑھیں۔

مسئلہ ۱۷: امام جمعہ کو بادشاہ نے معزول کر دیا تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آئے یا خود بادشاہ نہ آئے معزول نہ ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بادشاہ سفر کرکے اپنے ملک کے کسی شہر میں پہنچا تو وہاں جمعہ خود قائم کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

(۳) وقت ظہر

یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہوگیا ظہر کی قضا پڑھیں۔[3] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۹: مقتدی نماز میں سو گیا تھا آنکھ اس وقت کھلی کہ امام سلام پھیر چکا ہے تو اگر وقت باقی ہے جمعہ پورا کرلے ورنہ ظہر کی قضا پڑھے یعنی نئے تحریمہ سے۔[4] (عالمگیری وغیرہ) یوہیں اگر اتنی بھیڑ تھی کہ رکوع وسجود نہ کرسکا یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس میں بھی وہی صورتیں ہیں۔[5] (درمختار)

(۴) خطبہ

مسئلہ ۲۰: خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے، کہ:

(۱) وقت میں ہو اور

(۲) نماز سے پہلے اور

(۳) ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور

(۴) اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٦.

2...... المرجع السابق. 3...... المرجع السابق.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٦.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢١.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في نية آخر ظهر بعد صلاة الجمعة، ج٣، ص٢١.

مسئلہ ۲۱: خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: چھینک آئی اور اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا یا تعجب کے طور پر سُبْحٰنَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو فرض ادا نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوالِ مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں[4] میں۔[5] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۵: خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں:

(۱) خطیب کا پاک ہونا

(۲) کھڑا ہونا

(۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا

(۴) خطیب کا منبر پر ہونا اور

(۵) سامعین کی طرف مونھ اور

(۶) قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو

(۷) حاضرین کا متوجہ بامام ہونا

(۸) خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ آہستہ پڑھنا

(۹) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سُنیں

(۱۰) الحمد سے شروع کرنا

(۱۱) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٢. وغيره

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٦.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٧.

4...... سردیوں۔

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٣.

(۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا

(۱۳) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا

(۱۴) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا

(۱۵) پہلے خطبہ میں وعظ ونصیحت ہونا

(۱۶) دوسرے میں حمد وثنا وشہادت ودرود کا اعادہ کرنا

(۱۷) دوسرے میں مسلمانوں کے لیے دُعا کرنا

(۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا

(۱۹) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین وعمین مکرمین حضرت حمزہ وحضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ .[1]

(۲۰) مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف موںھ کرے اور دہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور

(۲۱) امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے، البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے

(۲۲) خطبہ سننے کی حالت میں دو زانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۶: بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے، مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ محض جھوٹ اور

1...... حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے، ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی سے اور اپنے اعمال کی بدی سے جسکو اللہ (عزوجل) ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔۱۲

2...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱۴۶، ۱۴۷.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۲۳ ۔ ۲۶.

حرام ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بُری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے۔ یوہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی ہی کے ہوں، ہاں دو ایک شعر پند ونصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(۵) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد

مسئلہ ۲۹: اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا اَن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے اور دوسرے تین شخص آگئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لیے انھیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دو رہ گئے تو جمعہ باطل ہو گیا سرے سے ظہر کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے مگر تین مرد باقی ہیں یا سجدہ کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے مگر پہلے رکوع میں آکر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ جائز ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: امام نے جب اَللّٰهُ اَكْبَر کہا اس وقت مقتدی باوضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے اور دوسرے لوگ آگئے یہ چلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے پھر اور لوگ آگئے تو امام

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٤.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٦.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٨.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٧.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٢٧.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب... إلخ، ج٣، ص٢٧.

سرے سے تحریمہ باندھے۔[1] (خانیہ)

(۶) اذن عام

یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہوگئے دروازہ بند کرکے جمعہ پڑھا نہ ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا لوگوں کو آنے کی عام اجازت ہے تو ہوگیا لوگ آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کرکے پڑھا یا دربانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہوگا کہ ان کے آنے میں خوفِ فتنہ ہے۔[4] (ردالمحتار)

جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہوجائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل، ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتدا کرسکے تو اس کے لیے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

(۱) شہر میں مقیم ہونا

(۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔[6] (غنیہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: جو شخص مریض کا تیماردار ہو، جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دِقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں۔[8] (درمختار وغیرہ)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱٤٨.

2...... المرجع السابق. 3...... المرجع السابق.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب... إلخ، ج۳، ص۲۹.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۰.

6...... "غنية المتملي"، فصل في صلاة الجمعة، ص٥٤٨.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۱.

8...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۱. وغيره

(۳) آزاد ہونا۔ غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کرسکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو باقی کے لیے سعایت کرتا ہو یعنی بقیہ آزاد ہونے کے لیے کما کر اپنے آقا کو دیتا ہو اس پر بھی جمعہ فرض ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۷: جس غلام کو اس کے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کما کر لانا مقرر کیا ہو اس پر جمعہ واجب ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر مسجد جامع کو گیا اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل نہ آئے پڑھ لے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہوا اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا اگر جانتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا، البتہ اگر مسجد جامع دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی مزدوری میں کم کرسکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کرسکتا۔[6] (عالمگیری)

(۴) مرد ہونا

(۵) بالغ ہونا

(۶) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے۔

(۷) انکھیارا ہونا۔[7]

مسئلہ ۴۱: یک چشم اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٤.

2...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٤.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٣١.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٤.

4...... المرجع السابق.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج٣، ص٣٢.

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج١، ص١٤٤.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج٣، ص٣٢.

اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اُجرتِ مثل پر لے جائے یا بلا اُجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: بعض نابینا بلا تکلف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پُوچھے جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔[2] (ردالمحتار)

(۸) چلنے پر قادر ہونا۔

مسئلہ ۴۳: اپاہج پر جمعہ فرض نہیں، اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ آئے گا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا ہو، اگر مسجد تک جاسکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

(۹) قید میں نہ ہونا، مگر جب کہ کسی دَین[5] کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے۔[6] (ردالمحتار)

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، مفلس قرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر فرض نہیں۔[7] (ردالمحتار)

(۱۱) مینھ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اسقدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔[8]

مسئلہ ۴۵: جمعہ کی امامت ہر مرد کرسکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہوسکتا ہو اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض مسافر غلام۔[9] (درمختار) یعنی جبکہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جس کو اس نے اجازت دی بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بالضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کرسکتا ہو، یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھاوے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۲.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۲.

3...... المرجع السابق.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۲. وغيره

5...... یعنی قرض۔

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۳.

7...... المرجع السابق.

8...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۳.

9...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۳.

مسئلہ ۴۶: جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لیے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں، بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے، اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا نادم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی، جمعہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگرچہ مسجد دور ہونے کے سبب جمعہ نہ ملا ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۸: مسجد جامع میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا تو باطل ہوگئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹: یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا یا امام کے فارغ ہونے کے وقت یا فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھا ہی نہ گیا یا لوگوں نے جمعہ پڑھنا تو شروع کیا تھا مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا اس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے کہ یہ نماز اب نفل ہوگئی۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۱: جس پر جمعہ فرض تھا اس نے ظہر کی نماز میں امامت کی پھر جمعہ کو نکلا تو اس کی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نکلا اس کے فرض باطل نہ ہوئے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کے لیے نکلا تو اس کی نماز بھی جاتی رہی، ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں۔[7] (درمختار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، مطلب في شروط وجوب الجمعۃ، ج۳، ص۳۳.

2...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۳٤.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، مطلب في شروط وجوب الجمعۃ، ج۳، ص۳٤.

4...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر في صلاۃ الجمعۃ، ج۱، ص۱٤۹.

5...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج۳، ص۳۵.

6...... المرجع السابق. 7...... المرجع السابق.

مسئلہ ۵۳: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنھیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۴: علما فرماتے ہیں جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا، انھیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۵: گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: معذور اگر جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے اور تاخیر نہ کی تو مکروہ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جس نے جمعہ کا قعدہ پالیا یا سجدۂ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا۔ لہٰذا اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵۸: نماز جمعہ کے لیے پیشتر سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت۔[6] (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۹: جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے، البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔ یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جلد جلد پوری کرلے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶۰: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف، ہاں خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انھیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بری بات کرتے

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۶.

2...... المرجع السابق.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱۴۹.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۶.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱۴۹.

6...... المرجع السابق. و "غنية المتملي"، فصل في صلاة الجمعة، ص۵۵۹.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۸.

و "جدالممتار" على "ردالمحتار" كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۱، ص۳۷۸

دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۱: خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹا چاہتا ہے، تو زبان سے کہہ سکتے ہیں، اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکیں ہیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: خطیب نے مسلمانوں کے لیے دُعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے، کریں گے گنہگار ہوں گے۔ خطبہ میں دُرُود شریف پڑھتے وقت خطیب کا داہنے بائیں موڈھ کرنا بدعت ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں دُرُود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اسوقت اجازت نہیں۔[4] یوہیں صحابۂ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۴: خطبۂ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے، مثلاً خطبۂ عیدین و نکاح وغیرہما۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے، جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶۶: خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے۔[7] (متون) یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر سے متصل ہو کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص۳۹.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۹.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ج۳، ص۳۸، و مطلب في قول الخطيب... إلخ، ص۲٤.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص٤٠.

5...... المرجع السابق.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ج۱، ص۱٤۹.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص٤۲.

7...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج۳، ص٤۲.

مسئلہ ۶۷: اکثر جگہ دیکھا گیا کہ اذان ثانی پست آواز سے کہتے ہیں، یہ نہ چاہیے بلکہ اسے بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سُنی اسے سُن کر حاضر ہو۔[1] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۶۸: خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے، خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶۹: جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جبکہ وہ ماذون[3] ہو۔ یوہیں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۰: نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰىكَ پڑھے، مگر ہمیشہ انھیں کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱: جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۲: حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۷۳: سوال کرنے والا اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلاضرورت مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز۔[8] (ردالمحتار) بلکہ مسجد میں اپنے لیے مطلقاً سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۷۴: جمعہ کے دن یا رات میں سورۂ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے نسائی بیہقی بسند صحیح ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے، اس کے لیے دونوں

1...... "البحر الرائق"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٢، ص٢٧٣. وغيره

2...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٣.

3...... یعنی جس کو اجازت دی گئی۔

4...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في حكم المرقي... إلخ، ج٣، ص٤٣.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: أمر الخليفة... إلخ، ج٣، ص٦٤.

و "البحر الرائق"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ج٢، ص٢٧٥.

6...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٤.

7...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٦.

8...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في الصدقة على سؤال المسجد، ج٣، ص٤٧.

جُمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔'' (1)

اور دارمی کی روایت میں ہے، ''جوشب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔'' (2)

اور ابو بکر ابن مردویہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جُمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیے جائیں گے۔'' (3) اس حدیث کی اسناد میں کوئی حرج نہیں۔ حم الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔

طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جوشخص جمعہ کے دن یارات میں حم الدخان پڑھے، اس کے لیے اللہ تعالٰی جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' (4) اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ ''اس کی مغفرت ہوجائے گی۔'' (5) اور ایک روایت میں ہے، ''جوکسی رات میں حم الدخان پڑھے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔'' (6) جمعہ کے دن یارات میں جوسورۂ یٰس پڑھے، اس کی مغفرت ہوجائے۔'' (7)

فائدہ: جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں، لہٰذا اس میں زیارتِ قبور کرنی چاہیے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (8) (درمختار)

عیدین کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ﴾ (9)

''روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمھیں ہدایت فرمائی۔''

1...... "السنن الصغرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب فضل الجمعة، الحديث: ٦٠٨، ج١، ص ٢١٠.

2...... "سنن الدارمي"، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة الكهف، الحديث: ٣٤٠٧، ج٢، ص٥٤٦.

3...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الجمعة، الترغيب في قرأة سورة الكهف... إلخ، الحديث: ٢، ج١، ص٢٩٨.

4...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٨٠٢٦، ج٨، ص٢٦٤.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل حمٓ الدخان، الحديث: ٢٨٨٩، ص١٩٤١.

6...... "جامع الترمذي"، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل حمٓ الدخان، الحديث: ٢٨٨٨، ص١٩٤١.

7...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الجمعة، الترغيب في قرأة سورة الكهف... إلخ، الحديث: ٤، ج١، ص٢٩٨.

8...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٣، ص٤٩.

9...... پ٢، البقرة: ١٨٥.

اور فرماتا ہے:

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ ﴾ [1]

''اپنے رب (عزوجل) کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔''

حدیث ۱: ابن ماجہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے، اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔'' [2]

حدیث ۲: اصبہانی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لیے جنت واجب ہے، ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات [3] یعنی شب براءت۔''

حدیث ۳: ابوداود انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے، اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان و نیروز)، فرمایا: یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمھیں دیے، عیدِ اضحیٰ و عید الفطر کے دن۔'' [4]

حدیث ۴، ۵: ترمذی و ابن ماجہ و دارمی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور عیدِ اضحیٰ کو نہ کھاتے، جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔'' [5] اور بخاری کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ ''عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے، جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور طاق ہوتیں۔'' [6]

حدیث ۶: ترمذی و دارمی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ''عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے۔'' [7]

1...... پ ۳۰، الكوثر: ۲.

2...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الصيام، باب فيمن قام ليلتي العيدين، الحديث: ۱۷۸۲، ص ۲۵۸۳.

3...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب العيدين والأضحية، الترغيب في إحياء ليلتي العيدين، الحديث: ۲، ج ۲، ص ۹۸.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الحديث: ۱۱۳٤، ص ۱۳۰۷.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب العيدين، باب ماجاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث: ٥٤۲، ص ۱٦۹۸.

6...... "صحيح البخاري"، كتاب العيدين، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، الحديث: ۹٥۳، ص ۷٥.

7...... "جامع الترمذي"، أبواب العيدين، باب ماجاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى العيد... إلخ، الحديث: ٥٤۱، ص ۱٦۹۸.

حدیث ۷: ابوداود و ابن ماجہ کی روایت انھیں سے ہے، کہ ''ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عید کی نماز پڑھی۔'' (1)

حدیث ۸: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی، نہ اس کے قبل نماز پڑھی نہ بعد۔'' (2)

حدیث ۹: صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا)، نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ (3)

مسائلِ فقہیّہ

عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز، اگر پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا، مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دوبار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ ۔ (4) (عالمگیری، درمختار وغیرہما) بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ (5) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۱: گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (6) (درمختار)

روزِ عید کے مستحبات

مسئلہ ۲: عید کے دن یہ امور مستحب ہے:

(۱) حجامت بنوانا

1...... "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب يصلي بالناس العيد في المسجد إذا كان يوم مطر، الحديث: ١١٦٠، ص١٣٠٨.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، الحديث: ٩٦٤، ص٧٥.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة العيدين، باب كتاب صلاة العيدين، الحديث: ٢٠٥١، ص٨١٦.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج١، ص١٥٠.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥١. وغيرهما

5...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ص١١٩.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥٢.

(۲) ناخن ترشوانا

(۳) غسل کرنا

(۴) مسواک کرنا [1]

(۵) اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا

(۶) انگوٹھی پہننا [2]

(۷) خوشبو لگانا

(۸) صبح کی نماز مسجد محلّہ میں پڑھنا

(۹) عیدگاہ جلد چلا جانا

(۱۰) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا

(۱۱) عیدگاہ کو پیدل جانا

(۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا

(۱۳) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے، نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب [3] کیا جائے گا۔[4] (کتب کثیرہ)

مسئلہ ۳: سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور

1...... یہ اس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وضو میں سنت مؤکدہ ہے اور عید کی اس میں خصوصیت نہیں، بلکہ وہ تو ہر وضو کے لئے ہے۔ (ردالمحتار) ۱۲منہ

2...... اس کی تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۱۶ میں ''**انگوٹھی اور زیور کا بیان**'' ملاحظہ فرمائیں۔

امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس** عطارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ''**نماز کے اَحکام**'' میں فرماتے ہیں: جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کی بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں، چاندی کا چَھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چَھلّہ مرد نہیں پہن سکتا۔ (''نماز کے اَحکام''، ص۴۴۴۔۴۴۵)

3...... سرزنش۔

4...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج۱، ص۱٤۹.

و ''الدرالمختار''، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج۳، ص٥٤. وغيرهما

واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔[1] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴: عیدگاہ کو نماز کے لیے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عیدگاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں۔[2] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: (۱۴) خوشی ظاہر کرنا

(۱۵) کثرت سے صدقہ دینا

(۱۶) عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کیے جانا

(۱۷) آپس میں مبارک دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے، عیدگاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں، یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ یہ احکام خواص کے ہیں، عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عیدگاہ میں انھیں منع نہ کیا جائے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عیدالفطر میں دیر کرنا اور عیداضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا ہو تو نماز جاتی رہی۔[5] (درمختار وغیرہ) زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے، جس کا بیان باب الاوقات میں گزرا۔

نماز عید کا طریقہ

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عیدالفطر یا عیداضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ

1...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ص١١٩.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج١، ص١٤٩.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥٥. وغيره

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥٦.

4...... المرجع السابق، ص٥٧ ـ ٦٠.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٦٠. وغيره

چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے، اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں باندھ لے۔ اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں، پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس سے معلوم ہوگیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں، تین پہلی میں قراءت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قراءت کے بعد، اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوؤں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰکَ۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۸: امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ۹: پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کردی ہو اور تین ہی کہے، اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہوگئیں اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا، اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے، فبہا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارہ میں مذکور ہوئی۔[3] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

1...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج۳، ص٦١. وغیرہ

2...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفة... إلخ، ج۳، ص٦٣.

3...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ج۱، ص١٥١.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب العیدین، ج۳، ص٦٤ ـ ٦٦. وغیرهما

مسئلہ ۱۰: جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سو گیا یا اس کا وضو جاتا رہا، اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی کہے جتنی امام نے کہیں، اگرچہ اس کے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قراءت شروع کردی تو قراءت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قراءت کا اعادہ نہ کرے۔[3] (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: امام نے تکبیراتِ زوائد میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبۂ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔[5] (عالمگیری درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵: عیدالفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام کی تعلیم کرے، وہ پانچ باتیں ہیں:

(۱) کس پر واجب ہے؟ (۲) اور کس کے لیے؟ (۳) اور کب؟ (۴) اور کتنا؟ (۵) اور کس چیز سے؟۔

بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے اس میں بھی یہ احکام بتا دیے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف ہو جائیں اور عیدِ اضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیراتِ تشریق کی تعلیم کی جائے۔[6] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا، ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔[7] (درمختار)

1...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر في صلاۃ العیدین، ج۱، ص۱۵۱.

2...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: أمر الخلیفۃ... إلخ، ج۳، ص۶۵.

3...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر في صلاۃ العیدین، ج۱، ص۱۵۱.

4...... المرجع السابق.

5...... المرجع السابق، ص۱۵۰، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۶۷. وغیرھما

6...... المرجع السابق.

7...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۶۷.

مسئلہ ۱۷: کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہوسکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہوسکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہوسکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۸: عیداضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عید اضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہویں کے بعد پھر نہیں ہوسکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے، نہ ناخن ترشوائے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کا کسی جگہ جمع ہو کر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا اور ذکر و دُعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے کہ کچھ مضایقہ نہیں جبکہ لازم وواجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے، مثلاً نماز استسقا پڑھنی ہے، جب تو بلا اختلاف جائز ہے اصلاً حرج نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۱: بعد نمازِ عید مصافحہ[5] ومعانقہ کرنا[6] جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرّت ہے۔[7] (وشاح الجید)

مسئلہ ۲۲: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج١، ص١٥١،١٥٢.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٦٨. وغيرهما

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ج١، ص١٥٢. وغيره

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين مطلب في إزالة الشعر... إلخ، ج٣، ص٧٧.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٧٠. وغيره

5...... ہاتھ ملانا۔ 6...... گلے ملنا۔

7...... انظر: "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، ج٨، ص٦٠١.

گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط [1] (تنویر الابصار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے، اگر مسجد سے باہر ہوگیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہوگئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے، جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ امام کے ساتھ اس نے فرض نہ پڑھے اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ امام پر واجب نہیں۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: غلام پر تکبیر تشریق واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں اگرچہ جماعت سے نماز پڑھی، ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے مگر آہستہ کہے۔ یوہیں جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں، اگرچہ جماعت کریں کہ ان کی جماعت جماعتِ مستحبہ نہیں۔ [5] (درمختار، جوہرہ وغیرہما)

مسئلہ ۲۷: نفل و سنت و وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: مسبوق و لاحق پر تکبیر واجب ہے، مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ [7] (ردالمحتار)

1...... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۷۱، ۷٤. وغیرہ

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج۳، ص۷۳.

3...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۷٤.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج۳، ص۷٤.

5...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ج۳، ص۷٤.

و "الجوهرة النيرة"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، ص۱۲۲. وغیرهما

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: المختار أن الذبیح إسماعیل، ج۳، ص۷۳.

7...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب: کلمة لا بأس قد تستعمل في المندوب، ج۳، ص۷٦.

مسئلہ ۲۹: اور دِنوں میں نماز قضا ہوگئی تھی ایامِ تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یوہیں ان دنوں کی نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں۔ یوہیں سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایام تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں، ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انھیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: منفرد[2] پر تکبیر واجب نہیں۔[3] (جوہرہ نیرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین[4] کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۳۱: امام نے تکبیر نہ کہی جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے اگرچہ مقتدی مسافر یا دیہاتی یا عورت ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔[6] (درمختار)

گہن کی نماز کا بیان

حدیث ۱: صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا، مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا: کہ ''اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا، ولیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دُعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔''[7]

حدیث ۲: نیز انھیں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے دیکھا، فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: المختار أن الذبيح إسماعيل، ج٣، ص٧٤.

2...... یعنی تنہا نماز پڑھنے والے۔

3...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ص١٢٢.

4...... فقہ حنفی میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کو صاحبین کہتے ہیں۔

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: كلمة لابأس قدتستعمل في المندوب، ج٣، ص٧٦.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٧٥.

7...... "صحيح البخاري"، أبواب الكسوف، باب الذكر في الكسوف، الحديث: ١٠٥٩، ص٨٣.

کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں، عرض کی، کیوں یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)؟ فرمایا: کہ کفر کرتی ہیں، عرض کی گئی، اللہ (عزوجل) کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: ''شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں، اگر تُو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے، کہے گی، میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔'' (1)

حدیث ۳: صحیح بخاری شریف میں حضرت اسما بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتی ہیں: ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے آفتاب گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔'' (2)

حدیث ۴: سُنن اربعہ میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی آواز نہیں سنتے تھے۔'' (3) یعنی قراءت آہستہ کی۔

مسائل فقہیّہ

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لیے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱: گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (5) (جوہرۂ نیرہ)

مسئلہ ۲: ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں، بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔ (6) (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان

1...... "صحيح البخاري"، أبواب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، الحديث: ١٠٥٢، ص٨٣.

2...... "صحيح البخاري"، أبواب الكسوف، باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس، الحديث: ١٠٥٤، ص٨٣.

3...... "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء في صلاة الكسوف، الحديث: ١٢٦٤، ص٢٥٥٢.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج٣، ص٧٧ ـ ٨٠.

5...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف، ص١٢٤.

6...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج٣، ص٧٨.

ہے، نہ اقامت، نہ بلند آواز ... نماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے ... زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں، خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۴: اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں، اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ۔[2] (درمختار)

مسئلہ۵: افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ۶: اگر یاد ہو تو سورۂ بقرہ اور آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دُعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دُعا میں طول، خواہ امام قبلہ رُو دُعا کرے یا مقتدیوں کی طرف مونھ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں، اگر دُعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دُعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۷: سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ۸: چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں، امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔[6] (درمختار وغیرہ) امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ۹: تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینھ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بہ کثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لیے دو رکعت نماز مستحب ہے۔[7] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج۳، ص۷۸.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج۳، ص۷۹.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف، ج۱، ص۱۵۳.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج۳، ص۷۹. وغيره

5...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف، ص۱۲٤.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف، ج۱، ص۱۵۳.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج۳، ص۸۰. وغيره

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف، ج۱، ص۱۵۳.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ج۳، ص۸۰. وغيرهما

چند حدیثیں جن میں آندھی وغیرہ کا ذکر ہے، اس موقع پر بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ان پر عمل کریں (وباللہ التوفیق)۔

حدیث ۱: ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں مروی، فرماتی ہیں: جب تیز ہوا چلتی تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَھَا وَخَیۡرَ مَا فِیۡھَا وَخَیۡرَ مَا اُرۡسِلَتۡ بِہٖ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیۡھَا وَشَرِّ مَا اُرۡسِلَتۡ بِہٖ ۔ (1)

حدیث ۲: امام شافعی و ابوداود و ابن ماجہ و بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، رحمت و عذاب لاتی ہے، اسے بُرا نہ کہو اور اللہ (عزوجل) سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔'' (2)

حدیث ۳: ترمذی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک شخص نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ فرمایا: ''ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے اور وہ لعنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔'' (3)

حدیث ۴: ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و امام شافعی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: جب آسمان پر ابر آتا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کلام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّ مَا فِیۡہِ ۔ (4)

اگر کھل جاتا حمد کرتے اور برستا تو یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ سَقۡیًا نَّافِعًا ط (5)

1...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح... إلخ، الحديث: ٢٠٨٥، ص٨١٨.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے خیر کا جو اس میں ہے اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔۱۲

2...... "مسند" الإمام الشافعي، كتاب العيدين، ص ٨١.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب البر و الصلة، باب ماجاء في اللعنة، الحديث: ١٩٧٨، ص ١٨٥٠.

4...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے۔۱۲

5...... "مسند" الإمام الشافعي، كتاب العيدين، ص ٨١.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے۔۱۲

حدیث۵: امام احمد و ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ کہتے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ . (1)

حدیث۶: امام مالک نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب بادل کی آوز سنتے تو کلام ترک فرمادیتے اور کہتے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِہٖ (2) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط (3)

حدیث۷: فرماتے ہیں: ''جب بادل کی گرج سُنو تو اللہ (عزوجل) کی تسبیح کرو، تکبیر نہ کہو۔'' (4)

نماز استسقا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ۝ؕ ﴾ (5)

''تمھیں جو مصیبت پہنچتی ہے، وہ تمھارے ہاتھوں کے کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف فرمادیتا ہے۔''

یہ قحط بھی ہمارے ہی معاصی کے سبب ہے، لہٰذا ایسی حالت میں کثرتِ استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی اس کا فضل ہے کہ بہت سے معاف فرمادیتا ہے، ورنہ اگر سب باتوں پر مؤاخذہ کرے تو کہاں ٹھکانہ۔

فرماتا ہے:

﴿ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ دَآبَّةٍ ﴾ (6)

''اگر لوگوں کو ان کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔''

1...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا سمع الرعد، الحديث: ٣٤٥٠، ص٢٠٠٧.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھ۔۱۲

2...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الكلام، باب القول إذا سمعت الرعد، الحديث: ١٩٢٠، ج٢، ص٤٧٠.

3...... ترجمہ: پاک ہے وہ کہ حمد کے ساتھ رعد اس کی تسبیح کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے، بے شک اللہ (عزوجل) ہر چیز پر قادر ہے۔۱۲

4...... "مراسيل أبي داود" مع "سنن أبي داود"، باب ماجاء في المطر، ص٢٠.

5...... پ٢٥، الشورىٰ: ٣٠.

6...... پ٢٢، فاطر: ٤٥.

اور فرماتا ہے:

﴿ اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ اَنۡهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ ﴾ (1)

''اپنے رب (عزوجل) سے استغفار کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، مُوسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور مالوں اور بیٹوں سے تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغ دے گا اور تمھیں نہریں دے گا۔''

حدیث ۱: ابن ماجہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں، وہ قحط اور شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں، اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔'' (2)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو، بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اُگائے۔'' (3)

حدیث ۳: صحیحین میں ہے، انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، ''حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کسی دُعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے جتنا استسقا میں اٹھاتے، یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔'' (4)

حدیث ۴: صحیح مسلم شریف میں انھیں سے مروی، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے بارش کے لیے دُعا کی اور پشتِ دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔'' (5) (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو)۔

حدیث ۵: سُنن اربعہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پرانے کپڑے پہن کر استسقا کے لیے تشریف لے گئے تواضع و خشوع و تضرع کے ساتھ۔'' (6)

1...... پ۲۹، نوح: ۱۰ ۔ ۱۲.

2...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحديث: ۴۰۱۹، ص۲۷۱۸.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في سكنى المدينة... إلخ، الحديث: ۷۲۹۱، ص۱۱۸۱.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يده في الإستسقاء، الحديث: ۱۰۳۱، ص۸۱.

5...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء، الحديث: ۲۰۷۵، ص۸۱۷.

6...... "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ماجاء في صلاة الاستسقاء، الحديث: ۵۵۸، ص۱۷۰۰.

و "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلاة... إلخ، باب ماجاء في صلاة الاستسقاء، الحديث: ۱۲۶۶، ص۲۵۵۲. ملتقطاً.

حدیث ۶: ابوداود نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: لوگوں نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں قحط باراں کی شکایت پیش کی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے منبر کے لیے حکم فرمایا، عیدگاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں، جب آفتاب کا کنارہ چمکا، اس وقت حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے، تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے، پھر فرمایا: ''تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ مینھ اپنے وقت سے مؤخر ہوگیا اور اللہ عزوجل نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اس سے دُعا کرو اور اس نے وعدہ کرلیا ہے کہ تمھاری دُعا قبول فرمائے گا۔'' اس کے بعد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ٥ [1]

پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک لوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالٰی نے اسی وقت ابر پیدا کیا، وہ گرجا اور چمکا اور برسا۔ اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے۔ [2]

حدیث ۷: امام مالک و ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) استسقا کی دُعا میں یہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهِیْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ . [3]

حدیث ۸: سنن ابوداود میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا کی:

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ . [4]

1...... ترجمہ: حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا رحمٰن و رحیم ہے قیامت کے دن کا مالک ہے اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ (عزوجل)! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر مینھ اتار اور جو کچھ تو اتارے، اوسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کردے۔۱۲

2...... "سنن أبي داود"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ۱۱۷۳، ص۱۳۰۹.

3...... "سنن أبي داود"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ۱۱۷۶، ص۱۳۰۹.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے شہر مردہ کو زندہ کر۔۱۲

4...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ہم کو سیراب کر پوری بارش سے، جو خوشگوار تازگی لانے والی ہو، نافع ہو، ضرر نہ کرے، جلد ہو، دیر میں نہ ہو۔۱۲

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے یہ دُعا پڑھی تھی کہ آسمان گھر آیا۔ [1]

حدیث ۹: صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المومنین فاروقِ اعظم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسّل سے طلب باراں کرتے، عرض کرتے، اے اللہ (عزوجل)! تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو برساتا تھا، اب ہم تیری طرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش بھیج۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: جب یوں کرتے تو بارش ہوتی [2] یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آگے ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پیچھے صفیں باندھ کر دُعا کرتے۔ اب کہ یہ میسر نہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چچا کو آگے کرکے دُعا کرتے ہیں یہ بھی توسّل حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہے صورۃً میسر نہیں تو معنیً۔

مسائلِ فقہیہ

استسقا دُعا و استغفار کا نام ہے۔ استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے، مگر جماعت اس کے لیے سنت نہیں، چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ [3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: استسقا کے لیے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلّل وخشوع وخضوع و تواضع کے ساتھ سَر برہنہ پیدل جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر اور جانے سے پیشتر خیرات کریں۔ کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لیے اور کافر پر لعنت اترتی ہے۔ تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے، کمزوروں، بوڑھوں، بُوڑھیوں بچوں کے توسّل سے دُعا کرے اور سب آمین کہیں۔ کہ صحیح بخاری شریف میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمھیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعہ سے ملتی ہے۔'' [4] اور ایک روایت میں ہے، ''اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدّت سے عذاب کی بارش ہوتی۔'' [5] اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں۔ غرض یہ کہ توجہ رحمت کے

1...... "سنن أبي داود"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، الحديث: ١١٦٩، ص١٣٠٩.

2...... "صحيح البخاري"، أبواب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، الحديث: ١٠١٠، ص٧٩.

3...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ج٣، ص٨١ ـ ٨٣.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب الجهاد، باب من استعان بالضعفاء... إلخ، الحديث: ٢٨٩٦، ص٢٣٣.

5...... "السنن الكبرى"، كتاب صلاة الاستسقاء، باب استحباب الخروج بالضعفاء... إلخ، الحديث: ٦٣٩٠، ج٣، ص٤٨١.

تمام اسباب مہیا کریں اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دُعا کریں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ نماز پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰکَ پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دُعا و تسبیح و استغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو، خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو مونھ کرکے دُعا کرے۔ بہتر وہ دُعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دُعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشتِ دست جانب آسمان[1] رکھے۔[2] (عالمگیری، غنیہ، درمختار، جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ۲: اگر جانے سے پیشتر[3] بارش ہوگئی، جب بھی جائیں اور شکر الٰہی بجالائیں اور مینھ کے وقت حدیث میں جو دُعا ارشاد ہوئی پڑھے اور بادل گرجے تو اس کی دُعا پڑھے اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اس کے روکنے کی دُعا کرسکتے ہیں اور اس کی دُعا حدیث میں یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ .[5]

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

1...... یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو، اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو۔

2...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب التاسع عشر في الاستسقاء، ج١، ص١٥٣ ـ ١٥٤.

و "غنية المتملي"، صلاة الاستسقاء، ٤٢٧ ـ ٤٣٠.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ج٣، ص٨٣ ـ ٨٥.

و "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة الاستسقاء، ص١٢٤ ـ ١٢٥.

3...... پہلے۔

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ج٣، ص٨٥.

5...... "صحيح البخاري"، كتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء في المساجد الجامع، الحديث: ١٠١٣، ص٧٩.

و "صحيح مسلم"، كتاب صلاة الاستسقاء، الحديث: ٢٠٧٨، ٢٠٧٩، ص٨١٧.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہ برسا۔ اے اللہ (عزوجل)! بارش کر ٹیلوں اور پہاڑیوں پر اور نالوں میں اور جہاں درخت اوگتے ہیں۔۱۲

نمازِ خوف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (1)

''اگر تمھیں خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو پھر جب خوف جاتا رہے تو اللہ (عزوجل) کو اس طرح یاد کرو جیسا اُس نے سکھایا وہ کہ تم نہیں جانتے تھے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۖ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۖ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۗ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ ﴾ (2)

''اور جب تم ان میں ہو اور نماز قائم کرو تو ان میں کا ایک گروہ تمھارے ساتھ کھڑا ہو اور انھیں چاہیے کہ اپنے ہتھیار لیے ہوں پھر جب ایک رکعت کا سجدہ کرلیں تو وہ تمھارے پیچھے ہوں اور اب دوسرا گروہ آئے، جس نے تمھارے ساتھ نہ پڑھی تھی، وہ تمھارے ساتھ پڑھے اور اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں، کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ، تو ایک ساتھ تم پر جھک پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں، اگر تمھیں مینھ سے تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار رکھ دو، مگر پناہ کی چیز لیے رہو، بیشک اللہ (عزوجل) نے کافروں کے لیے ذلّت کا عذاب طیار کر رکھا ہے، پھر جب نماز پوری کر چکو تو اللہ (عزوجل) کو یاد کرو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے، پھر جب اطمینان سے ہو جاؤ تو نماز حسب دستور قائم کرو، بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔''

حدیث ۱: ترمذی و نسائی میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عسفان وضجنان

1...... پ۲، البقرۃ: ۲۳۹.

2...... پ۵، النسآء: ۱۰۲ ـ ۱۰۳.

کے درمیان اترے، مشرکین نے کہا ان کے لیے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے، لہٰذا سب کام ٹھیک رکھو، جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کرو، جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لیے کھڑا رہے تو ان کی ایک ایک رکعت ہوگی (یعنی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔ (1)

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے، ایک سایہ دار درخت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے چھوڑ دیا، اس پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی، ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا، آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا: ''نہ''، اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا، فرمایا: ''اللہ (عزوجل)''، صحابۂ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا، اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی، اس کے بعد اذان ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ۔ (2)

مسائلِ فقہیّہ

نمازِ خوف جائز ہے، جبکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نمازِ خوف پڑھی، بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں۔ یوہیں اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائے گی۔

نمازِ خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے، ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے، اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے، پھر جس گروہ نے نماز نہیں پڑھی اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت پڑھ لیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے، جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ

1...... "جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة النساء، الحديث: ٣٠٣٥، ص١٩٥٧.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به، باب صلاة الخوف، الحديث: ١٩٤٩، ص٨١٠.

لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے، مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قراءت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرلے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے، فبہا، ورنہ اب پوری کرے، خواہ وہیں یا یہاں آکر اور یہ لوگ قراءت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے خواہ نماز ہی دو رکعت کی ہو، جیسے فجر وعید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہوگئیں اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک پڑھے، اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہی۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱: یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قراءت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین پڑھے، پہلی میں فاتحہ و سورت پڑھے اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر مسافر کے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے، سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے گی۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا تنہا اشارہ سے، جس طرف بھی مونھ کر سکیں اسی طرف نماز پڑھیں، سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے، ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب کر رہے ہوں اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی۔[4] (جوہرہ، درمختار)

1...... "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٦ ـ ٨٨. وغيرهما
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العشرون في صلاة الخوف، ج١، ص١٥٤ـ١٥٥.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب العشرون في صلاة الخوف، ج١، ص١٥٥. وغيره

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٧.

4...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ص١٣٠.
و "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الخوف، ج٣، ص٨٨.

مسئلہ۴: نمازِ خوف میں صرف دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا یا وضو جاتا رہا تو وضو کے لیے چلنا معاف ہے، اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا، اگر دشمن نے اسے دوڑایا یا اس نے دشمن کو بھگایا تو نماز جاتی رہی، البتہ پہلی صورت میں اگر سواری پر ہو تو معاف ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۵: سواری پر نہیں تھا اثنائے نماز میں سوار ہو گیا نماز جاتی رہی، خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے، مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے۔[2] (درمختار) یوہیں آج کل بندوق کا ایک فیر کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ۶: دریا میں تیرنے والا اگر کچھ دیر بغیر اعضا کو حرکت دیے رہ سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ۷: جنگ میں مشغول ہے، مثلاً تلوار چلا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہونا چاہتا ہے تو نماز کو مؤخر کرے، لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۸: باغیوں اور اس شخص کے لیے جس کا سفر کسی معصیت کے لیے ہو صلاۃ الخوف جائز نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ۹: نمازِ خوف ہو رہی تھی، اثنائے نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے وہ امن کی سی پڑھیں، اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قبلہ سے سینہ پھیرا، نماز جاتی رہی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: نمازِ خوف میں ہتھیار لیے رہنا مستحب ہے اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے کہ ضرورت کے لیے چلنا جائز ہے، باقی محض خوف سے نماز میں قصر نہ ہوگا۔[8] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۱۲: نمازِ خوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے۔ یوہیں درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو جب بھی جائز ہے۔[9] (درمختار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخوف، ج۳، ص۸۸.

2...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخوف، ج۳، ص۸۸.

3...... المرجع السابق، ص۸۹. 4...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخوف، ج۳، ص۸۹.

5...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخوف، ج۳، ص۸۹.

6...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب العشرون في صلاۃ الخوف، ج۱، ص۱۵۶.

7...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب العشرون في صلاۃ الخوف، ج۱، ص۱۵۶.

8...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخوف، ج۳، ص۸۸.

9...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخوف، ج۳، ص۸۶.

کتاب الجنائز

بیماری کا بیان

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں، اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرض مہلک سمجھنا چاہیے۔ بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا اور توبہ و استغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبہ والوں کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔

ع انچہ از دوست میرسد نیکوست [1]

مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع و فزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمے بول اٹھتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ۔ اللہ عزوجل کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں، یہ تو بالکل ہی خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کے مصداق [2] بن جاتے ہیں، اب ہم اس کے بعض فوائد جو احادیث میں وارد ہیں بیان کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول کے ارشادات بگوش دل سنیں اور ان پر عمل کریں، اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

حدیث ۱، ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مسلمان کو جو تکلیف و ہم و حزن و اذیت و غم پہنچے، یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چُبھے، اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔'' [3]

حدیث ۳: صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور، اللہ تعالیٰ اس کے سیآت [4] کو گرا دیتا ہے، جیسے درخت سے

---

1 ...... یعنی وہ چیز جو دوست کی طرف سے پہنچتی ہے، اچھی ہوتی ہے۔ 2 ...... دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والوں کی طرح۔

3 ...... "صحیح البخاري"، کتاب المرضی، باب ماجاء في کفارۃ المرض... إلخ، الحدیث ۵٦٤١، ۵٦٤٢، ص ٤٨٣.

4 ...... گناہوں۔

پتے جھڑتے ہیں۔'' [1]

حدیث ۴، ۵: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لے گئے، فرمایا: ''تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی، بخار ہے، خدا اس میں برکت نہ کرے، فرمایا: ''بخار کو برا نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے مَیل کو۔'' [2] اسی کے مثل سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی مروی۔

حدیث ۶: صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے، تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔'' [3]

حدیث ۷: ترمذی شریف میں ہے، امیہ نے صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا:

﴿ اِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ ﴾ [4]

''جو تمھارے نفس میں ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔'' اور

﴿ مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِهٖ ۙ ﴾ [5]

''جو کسی قسم کی برائی کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔''

(کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا۔)

صدیقہ نے فرمایا: جب سے میں نے اس کا سوال حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ تعالٰی بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچتا ہے، یہاں تک کہ مال جو کُرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے، ان اُمور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے۔'' [6] (یعنی گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا بھٹی سے سونا مَیل

1...... "صحيح البخاري"، كتاب المرضى، باب وضع اليد على المريض، الحديث: ٥٦٦٠، ص٤٨٥.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب البر... إلخ، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض... إلخ، الحديث: ٦٥٧٠، ص١١٢٩.

3...... "صحيح البخاري"، كتاب المرضى، باب فضل من ذهب بصره، الحديث: ٥٦٥٣، ص٤٨٤.

4...... پ٣، البقرة: ٢٨٤.

5...... پ٥، النسآء: ١٢٣.

6...... "جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة، الحديث: ٢٩٩١، ص١٩٥٢.

سے پاک ہوکر نکلتا ہے)۔

حدیث ۸: ترمذی میں ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''بندہ کو کوئی تکلیف کم وبیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے'' اور یہ آیۃ پڑھی:

﴿ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ ﴾ (1)

''جو تمھیں مصیبت پہنچی، وہ اس کا بدلہ ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرمادیتا ہے۔''

حدیث ۹، ۱۰: شرح سنت میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر مؤکل ہے، اس سے فرمایا جاتا ہے: اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا، یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلالوں (2) یعنی موت دوں۔'' اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے، فرشتہ کو حکم ہوتا ہے، لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا، تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کردیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔'' (3)

حدیث ۱۱: ترمذی بافادۂ تصحیح وتحسین وابن ماجہ ودارمی سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سوال ہوا، کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے؟ فرمایا: ''انبیا پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں آدمی میں جتنا دِین ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر دِین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دِین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ رہا۔'' (4)

حدیث ۱۲: ترمذی وابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے، جو راضی ہوا اس کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناخوشی۔'' (5) اور دوسری روایت ترمذی کی انھیں سے یوں ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب

1...... "جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة الشورى... إلخ، الحديث: ٣٢٥٢، ص١٩٨٤.
پ٢٥، الشورى: ٣٠.

2...... "شرح السنة"، كتاب الجنائز، باب المريض يكتب له مثل عمله، الحديث: ١٤٢٣، ج٣، ص١٨٦.

3...... "شرح السنة"، كتاب الجنائز، باب المريض يكتب له مثل عمله، الحديث: ١٤٢٤، ج٣، ص١٨٧.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الزهد، باب ماجاء في الصبر على البلاء، الحديث: ٢٣٩٨، ص١٨٩٢.
و "سنن الدارمي"، كتاب الرقائق، باب في أشد الناس بلاء، الحديث: ٢٧٨٣، ج٢، ص٤١٢.

5...... "جامع الترمذي"، أبواب الزهد، باب ماجاء في الصبر... إلخ، الحديث: ٢٣٩٦، ص١٨٩٢.

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں سزا دیدیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔'' (1)

حدیث ۱۳: امام مالک و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔'' (2)

حدیث ۱۴: احمد و ابو داود بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''بندہ کے لیے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے، یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے علم الٰہی میں ہے۔'' (3)

حدیث ۱۵: ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے، کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔'' (4)

حدیث ۱۶: ابو داود عامر الرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا: کہ ''مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا، اوس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا؟ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! بیماری کیا چیز ہے، میں تو کبھی بیمار نہ ہوا؟ فرمایا: ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔'' (5)

حدیث ۱۷: امام احمد شداد بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''جب میں اپنے مومن بندہ کو بَلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا پر میری حمد کرے، تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔'' اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا، اس کے لیے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔'' (6)

1...... "جامع الترمذي"، أبواب الزهد، باب ماجاء في الصبر... إلخ، الحديث: ٢٣٩٦، ص١٨٩٢.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب الزهد، باب ماجاء في الصبر... إلخ، الحديث: ٢٣٩٩، ص١٨٩٢.

3...... "سنن أبي داود"، كتاب الجنائز، باب الأمراض المكفرة للذنوب، الحديث: ٣٠٩٠، ص١٤٥٦.
و "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث رجل، الحديث: ٢٢٤٠١، ج٨، ص٣١٤.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الزهد، باب يوم القيامة و ندامة المحسن و المسيئ يومئذ، الحديث: ٢٤٠٢، ص١٨٩٣.

5...... "سنن أبي داود"، كتاب الجنائز، باب الأمراض المكفرة للذنوب، الحديث: ٣٠٨٩، ص١٤٥٦.

6...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث شداد بن أوس، الحديث: ١٧١١٨، ج٦، ص٧٧.

مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

عیادت کے فضائل

حدیث ۱: بخاری و مسلم و ابوداود و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں:

(۱) سلام کا جواب دینا

(۲) مریض کے پوچھنے کو جانا

(۳) جنازے کے ساتھ جانا

(۴) دعوت قبول کرنا

(۵) چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے)[1]

حدیث ۲: صحیحین میں ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، ہمیں سات باتوں کا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے حکم فرمایا، (یہ پانچ باتیں ذکر کر کے فرمایا)، (۶) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا، (۷) مظلوم کی مدد کرنا۔[2]

حدیث ۳: بخاری و مسلم ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔''[3]

حدیث ۴: صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل روزِ قیامت فرمائے گا: ''اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تُو نے میری عیادت نہ کی، عرض کرے گا، تیری عیادت کیسے کرتا تُو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہوسکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تُو نے عیادت نہ کی، کیا تُو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور فرمائے گا: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تُو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تُو تو رب العالمین ہے فرمائے گا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تُو نے دیا ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا، فرمائے گا: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تُو نے نہ دیا،

1...... "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، الحديث: ۱۲۴۰، ص۹۷.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب اللباس، باب خواتيم الذهب، الحديث: ۵۸۶۳، ص۴۹۹.

3...... "صحيح مسلم"، كتاب البر... إلخ، باب فضل عيادة المريض، الحديث: ۶۵۵۳، ص۱۱۲۸.

عرض کرے گا، تجھے کیسے پانی دیتا تُو تو رب العالمین ہے فرمائے گا: ''میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تُو نے اسے نہ پلایا، اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔'' (1)

حدیث ۵: صحیح بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

''یعنی کوئی حرج کی بات نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔''

اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى . (2)

حدیث ۶: ابوداود و ترمذی امیر المومنین مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔'' (3)

حدیث ۷: ابوداود نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔'' (4)

حدیث ۸: ترمذی بافادۂ تحسین و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے، تُو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تُو نے ٹھکانا بنایا۔'' (5)

حدیث ۹: ابن ماجہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب تُو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دُعا کرے کہ اس کی دُعا دُعائے ملئکہ کی مانند ہے۔'' (6)

1...... "صحيح مسلم"، كتاب البر... إلخ، باب فضل عيادة المريض، الحديث: ٦٥٥٦، ص١١٢٨.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، الحديث: ٣٦١٦، ص٢٩٤.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب الجنائز، باب ماجاء في عيادة المريض، الحديث: ٩٦٩، ص١٧٤٣.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب الجنائز، باب في فضل العيادة على وضوء، الحديث: ٣٠٩٧، ص١٤٥٦.

5...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في ثواب من عاد مريضا، الحديث: ١٤٤٣، ص٢٥٦٣.

6...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في عيادة المريض، الحديث: ١٤٤١، ص٢٥٦٣.

حدیث ۱۰: بیہقی نے سعید بن المسیب سے مرسلا روایت کی کہ فرماتے ہیں: ''افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے۔'' [1] اوراسی کی مثل انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی مروی۔

حدیث ۱۱: ترمذی وابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کردے گا اوراس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔ [2]

حدیث ۱۲: ابن حبان اپنی صحیح میں انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ تعالٰی اس کو جنتیوں میں لکھ دیگا۔

(۱) مریض کی عیادت کرے

(۲) جنازہ میں حاضر ہو

(۳) روزہ رکھے

(۴) جمعہ کو جائے

(۵) غلام آزاد کرے۔'' [3]

حدیث ۱۳، ۱۴: احمد وطبرانی وابویعلٰی وابن خزیمہ وابن حبان معاذ بن جبل اور ابوداود ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے، اللہ عزوجل کے ضمان میں آجائے گا۔

(۱) مریض کی عیادت کرے

(۲) یا جنازہ کے ساتھ جائے

(۳) یا غزوہ کو جائے

(۴) یا امام کے پاس اس کی تعظیم وتوقیر کے ارادہ سے جائے

(۵) یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔'' [4]

حدیث ۱۵: ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

1...... "شعب الإيمان"، باب في عيادة المريض، فصل في آداب العيادة، الحديث: ۹۲۲۱، ج۶، ص۵۴۲.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب الطب، باب تطيب نفس المريض، الحديث: ۲۰۸۷، ص۱۸۶۰.

3...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، الحديث: ۲۷۶۰، ج۴، ص۱۹۱.

4...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث معاذ بن جبل رضي الله عنه، الحديث: ۲۲۱۵۴، ج۸، ص۲۵۵.

''آج تم میں کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں، فرمایا: آج تم میں کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ عرض کی میں نے، فرمایا: کون آج جنازہ کے ساتھ گیا؟ عرض کی میں، فرمایا: کس نے آج مریض کی عیادت کی؟ عرض کی میں نے، فرمایا: یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔'' (1)

حدیث ۱۶: ابوداود و ترمذی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دُعا پڑھے:

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ . (2)

اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شفا ہو جائے گی۔'' (3)

موت آنے کا بیان

دنیا گزشتنی وگزاشتنی (4) ہے، آخر ایک دن موت آنی ہے جب یہاں سے کوچ کرنا ہی ہے تو وہاں کی طیاری چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اس وقت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔'' (5) تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کہ راہ کھوٹی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی، اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصودِ اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کی بیخ کنی کرتی ہے۔ (6)

حدیث میں ارشاد فرمایا:

1...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الجنائز، الترغيب في عيادة المرضى... إلخ، الحديث: ٧، ج٤، ص١٦٣.

2...... ترجمہ: اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں، جو عرشِ کریم کا مالک ہے اس کا کہ تجھے شفا دے۔۱۲

3...... "سنن أبي داود"، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض، الحديث: ٣١٠٦، ص١٤٥٧.

و "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبدالله بن العباس، الحديث: ٢١٨٢، ج١، ص٥٢٤.

4...... یعنی دنیا ختم ہونے والی اور چھوٹنے والی۔

5...... "صحيح البخاري"، كتاب الرقائق، باب قول النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ((كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل))، الحديث: ٦٤١٦، ص٥٣٩.

6...... یعنی جڑ کاٹتی ہے۔

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ [1] الْمَوْتِ . [2]

مگر کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے، الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔ [3] کما ھو فی حدیث الصحیحین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [4] اور مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھے، اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ حدیث میں فرمایا: کوئی نہ مرے، مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو۔'' [5] کہ ارشادِ الٰہی ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ . [6]

''میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔''

ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے، فرمایا: تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اللہ (عزوجل) سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر، فرمایا: ''یہ دونوں خوف و رجا، اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے، اللہ اسے وہ دے گا جس کی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔'' [7] رُوح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا مدار ہے، بلکہ ایمان کے تمام نتائج اُخروی اسی پر مرتب کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہنچا۔ اِنَّمَا الْعِبْرَۃُ بِالْخَوَاتِیْمِ . ''اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔'' اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَۃِ .

ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جس کا آخر کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔ [8]

مسائلِ فقہیّہ

جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف مونھ کر دیں

1...... "جامع الترمذي"، أبواب الزهد، باب ماجاء في ذكر الموت، الحديث: ٢٣٠٧، ص١٨٨٤.

2...... لذتوں کی توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ ۱۲

3...... "صحيح البخاري"، كتاب المرضىٰ، باب تمني المريض الموت، الحديث: ٥٦٧١، ص٤٨٦.

4...... یعنی اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

5...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنة... إلخ، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالىٰ عند الموت، الحديث: ٧٢٣١، ص١١٧٦.

6...... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ، ﴿ويحذركم الله نفسه﴾... إلخ، الحديث: ٧٤٠٥، ص٦١٦.

7...... "جامع الترمذي"، أبواب الجنائز، باب الرجاء بالله والخوف بالذنب عند الموت، الحديث: ٩٨٣، ص١٧٤٥.

8...... "سنن أبي داود"، كتاب الجنائز، باب في التلقين، الحديث: ٣١١٦، ص١٤٥٨.

اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو مونھ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو مونھ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲: جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کردیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورۂ یٰس شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب، مثلاً لوبان یا اگر کی بتیاں سُلگا دیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں۔[5] (عالمگیری) مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب کو آنا نہ چاہیے۔ اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملٰئکۂ رحمت نہیں آتے، اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لیے دُعائے خیر کرتے رہیں، کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں، نزع میں سختی دیکھیں تو سورۂ یٰس وسورۂ رعد پڑھیں۔

مسئلہ ۵: جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ مونھ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔[6] (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۶: آنکھیں بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھے:

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص٩١. وغیرہ

2...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣٠.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الأول، ج١، ص١٥٧.

4...... المرجع السابق.

5...... المرجع السابق.

6...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣١.

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَہِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَآئِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷: اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔[2] (عالمگیری) مگرضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعثِ تکلیف ہو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸: میّت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپادیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔[5] (درمختار) اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۰: اس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دَین ہوں جلد سے جلد ادا کردیں۔[6] کہ حدیث میں ہے، ''میّت اپنے دَین میں مقید ہے۔''[7] ایک روایت میں ہے، ''اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک دَین نہ ادا کیا جائے۔''[8]

مسئلہ ۱۱: میّت کے پاس تلاوت قرآن مجید جائز ہے جبکہ اسکا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں مطلقاً حرج نہیں۔[9] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔[10] (جوہرہ)

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص٩٧.

ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملّت پر، اے اللہ (عزوجل) تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس پر سہل کر اور اپنی ملاقات سے تُو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا (آخرت) اسے اس سے بہتر کر، جس سے نکلا (دنیا)۔۱۲

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الأول، ج١، ص١٥٧.

3......

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الأول، ج١، ص١٥٧.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص٩٦.

6...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣١.

7......

8...... "جامع الترمذي"، كتاب الجنائز، الحديث: ١٠٧٩، ص١٧٥٥.

9...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ج٣، ص٩٨ ـ ١٠٠. وغيره

J...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣١.

مسئلہ ۱۳: پروسیوں اوراس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لیے دُعا کریں گے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دُعا کریں۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: بازار و شارع عام پر اس کی موت کی خبر دینے کے لیے بلند آواز سے پکارنا بعض نے مکروہ بتایا، مگر اصح یہ ہے کہ اس میں حرج نہیں مگر حسب عادت جاہلیت بڑے بڑے الفاظ سے نہ ہو۔[2] (جوہرہ نیرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ناگہانی موت سے مرا تو جب تک موت کا یقین نہ ہو، تجہیز و تکفین ملتوی رکھیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مرگیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو، بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۷: اگر اس نے قصداً کسی کا مال نگل لیا اور مرگیا تو اگر اتنا مال چھوڑا ہے کہ تاوان دے دیا جائے تو ترکہ سے تاوان ادا کریں، ورنہ پیٹ چیر کر مال نکالا جائے گا اور بلا قصد ہے تو چیرا نہ جائے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: حاملہ عورت مرگئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اوس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔[6] (عالمگیری)

میّت کے نہلانے کا بیان

مسئلہ ۱: میّت کو نہلانا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہوگیا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تخت یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو اُس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اُسے اتنی بار چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں اور اُس پر میّت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الأول، ج١، ص١٥٧.

2...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣١.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في أطفال المشركين، ج٣، ص٩٧.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الأول، ج١، ص١٥٧.

4...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٧١.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج٣، ص١٧٢.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السادس عشر في زيارة القبور... إلخ، ج٥، ص٣٥١.

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج١، ص١٥٨.

کپڑے سے چھپادیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی مونھ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کارخانہ کا بنا ہوا یا بیسن یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یوہیں کریں اور بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اُس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔[1]

مسئلہ ۳: ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کرلیں کہ سوا نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ دیکھے، نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کرکے یا جو آسان ہو کریں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: نہلانے والا باطہارت ہو، جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نے نہلایا تو کراہت بھی نہیں، بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیز گار ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے، مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بُری بات دیکھی، مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں، کہ حدیث میں ارشاد ہوا: ''اپنے مُردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اُس کی برائیوں سے باز رہو۔''[4] (جوہرہ نیرہ)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج١، ص١٥٨. وغيره

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج١، ص١٥٨.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج١، ص١٥٩.

4...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣١.

"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في النهي عن سب الموتى، الحديث: ٤٩٠٠، ص١٥٨٢.

مسئلہ ۶: اگر کوئی بدمذہب مرا اور اُس کا رنگ سیاہ ہوگیا یا اور کوئی بُری بات ظاہر ہوئی تو اس کا بیان کرنا چاہیے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے کہ اگر میّت کے بدن سے بُو آئے تو اسے پتہ نہ چلے ورنہ گھبرائے گا، نیز اُسے چاہیے کہ بقدرِ ضرورت اعضائے میّت کی طرف نظر کرے بلا ضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھے کہ ممکن ہے اُس کے بدن میں کوئی عیب ہو جسے وہ چھپاتا تھا۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۸: اگر وہاں اس کے سوا اور بھی نہلانے والے ہوں تو نہلانے پر اجرت لے سکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نہ لے اور اگر کوئی دوسرا نہلانے والا نہ ہو تو اُجرت لینا جائز نہیں۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹: جنب یا حیض و نفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں، سب ایک غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت، میّت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی، چھوٹے سے یہ مراد کہ حدِ شہوت کو نہ پہنچے ہوں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: جس مرد کا عضوِ تناسل یا انثیین کاٹ لیے گئے ہوں وہ مرد ہی ہے یعنی مرد ہی اُسے غسل دے سکتا ہے یا اُس کی عورت۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے، مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہوگئی، اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہوگئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہوگئی لہٰذا غسل نہیں دے سکتی۔[7] (عالمگیری)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۵۹.

2...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱۳۱.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۵۹-۱۶۰.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۷.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۲.

5...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۶۰.

6...... المرجع السابق.

7...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: عورت کو طلاق رجعی دی ہنوز عدت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہوگیا تو غسل دے سکتی ہے اور بائن طلاق دی ہے تو اگرچہ عدت میں ہے غسل نہیں دے سکتی۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴: ام ولد[2] یا مدبرہ[3] یا مکاتبہ[4] یا ویسی باندی اپنے آقائے مردہ کو غسل نہیں دے سکتی کہ یہ سب اب اُس کی مِلک سے خارج ہوگئیں۔ یوہیں اگر یہ مرجائیں تو آقا نہیں نہلا سکتا۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: عورت مرجائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔[6] (درمختار)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ مونھ دیکھ سکتا ہے، یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اسکے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ ۱۶: عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تیمم کرایا جائے پھر تیمم کرنے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک حکم ہے۔[7] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۷: مرد کا انتقال ہوا اور وہاں نہ کوئی مرد ہے نہ اُس کی بی بی، تو جو عورت وہاں ہے اُسے تیمم کرائے پھر اگر عورت محرم ہے یا اُس کی باندی تو تیمم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مرد کا سفر میں انتقال ہوا اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد مگر مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اس کافر

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۶۰.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۷.

2...... یعنی وہ لونڈی جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔

3...... یعنی وہ لونڈی جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

4...... یعنی آقا اپنی لونڈی سے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کردے تو آزاد ہے اور لونڈی اس کو قبول بھی کرلے۔

نوٹ: ان کی تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت حصہ ۹ میں مدبّر، مکاتب اور ام ولد کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۶. وغيره

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۵.

7...... المرجع السابق، ص۱۱۰.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۶۰. وغيرهما

8...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۶۰.

کو نہلانے کا طریقہ بتادیں کہ وہ نہلا دے اور اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی ہمراہ ہے کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے تو یہ عورتیں اُسے سکھادیں کہ وہ نہلائے۔ یوہیں اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود ہے تو مرد اُس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اُس سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اُسے بتائے اور وہ نہلائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۰: خنثیٰ مشکل[3] کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے اور تیمم کرانے والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ یوہیں خنثیٰ مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا۔[4] (عالمگیری) خنثیٰ مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اُسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورت بھی یوہیں عکس۔

مسئلہ ۲۱: مسلمان کا انتقال ہوا اور اُس کا باپ کافر ہے تو اُسے مسلمان نہلائیں، اس کے باپ کے قابو میں نہ دیں، کافر مسلمان ہوا اور اُس کی عورت کافرہ ہے تو اگر کتابیہ ہے نہلا سکتی ہے مگر بلا ضرورت اُس سے نہلوانا بہت بُرا ہے اور اگر مجوسیہ یا بت پرست ہے اور اُس کے مرنے کے بعد مسلمان ہوگئی تو نہلا سکتی ہے بشرطیکہ نکاح میں باقی ہو ورنہ نہیں اور نکاح میں باقی رہنے کی صورت یہ ہے کہ اگر سلطنتِ اسلامی میں ہے تو حاکم اسلام شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد عورت پر اسلام پیش کرے، اگر مان لیا فبہا ورنہ فوراً نکاح سے نکل جائے گی اور اگر سلطنتِ اسلامی میں نہیں تو اسلام شوہر کے بعد عورت کو تین حیض آنے کا انتظار کیا جائے گا اس مدت میں مسلمان ہوگئی فبہا ورنہ نکاح سے نکل جائے گی اور دونوں صورتوں میں پھر اگرچہ مسلمان ہو جائے غسل نہیں دے سکتی۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: میّت سے غسل اُتر جانے اور اس پر نماز صحیح ہونے میں نیت اور فعل شرط نہیں، یہاں تک کہ مُردہ اگر پانی میں گر گیا یا اس پر مینھ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہہ گیا غسل ہوگیا، مگر زندوں پر جو غسلِ میّت واجب ہے یہ اس وقت بری الذمہ ہوں گے کہ نہلائیں، لہٰذا اگر مردہ پانی میں ملا تو بہ نیت غسل اُسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں کہ غسل مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہوگیا مگر سنّت کا مطالبہ رہا اور بلا نیت نہلانے سے بری الذمہ ہو جائیں گے مگر

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۶۰.

2...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۱۱.

3...... یعنی جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (دیکھئے: بہارِ شریعت حصہ ۷، نکاح کا بیان)

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۶۰.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۷. وغيره

ثواب نہ ملے گا۔ مثلاً کسی کو سکھانے کی نیت سے میّت کو غسل دیا واجب ساقط ہوگیا، مگر غسلِ میّت کا ثواب نہ ملے گا، نیز غسل ہو جانے کے لیے یہ بھی ضرور نہیں کہ نہلانے والا مکلّف یا اہل نیت ہو، لہٰذا نابالغ یا کافر نے نہلا دیا غسل ادا ہوگیا۔ یوہیں اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو یا مرد نے عورت کو غسل دیا غسل ادا ہوگیا اگرچہ ان کو نہلانا جائز نہ تھا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل و کفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں گے اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے، نہ کفن، نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔[2] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۴: مُردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو، جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلّہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: مسلمان مُردے کافر مُردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جُدا کر کے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور امتیاز نہ ہوتا ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لیے دُعا کی نیت کریں اور اُن میں اگر مسلمان کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں ورنہ علیحدہ۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: کافر مُردے کے لیے غسل و کفن و دفن نہیں بلکہ ایک چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں داب دیں، یہ بھی جب کریں کہ اُس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اُسے لے نہ جائے، ورنہ مسلمان ہاتھ نہ لگائے نہ اس کے جنازے میں شرکت کرے اور اگر بوجہ قرابت قریبہ شریک ہو تو دُور دُور رہے اور اگر مسلمان ہی اُس کا رشتہ دار ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں اور بلحاظ قرابت غسل و کفن دفن کرے تو جائز ہے، مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دھونے کی طرح اُس پر پانی بہائے اور چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبادے، یہ حکم کافر اصلی کا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اُسے غسل

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث ((كل سبب و نسب منقطع إلا سببي و نسبي))، ج۳، ص۱۰۸.

2...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۷.

و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۵۹. وغيرهما

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۵۹.

4...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث ((كل سبب و نسب منقطع إلا سببي و نسبي))، ج۳، ص۱۰۹.

دیں نہ کفن، بلکہ کُتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں ڈھکیل کر مٹی سے بغیر حائل کے پاٹ دیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: ذمیہ کو مسلمان کا حمل تھا وہ مرگئی اگر بچہ میں جان پڑگئی تھی تو اُسے مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کریں اوراس کی پیٹھ قبلہ کو کردیں کہ بچہ کا مونھ قبلہ کو ہو، اس لیے کہ بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اُس کا مونھ ماں کی پیٹھ کی طرف ہوتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: میّت کا بدن اگر ایسا ہوگیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال اُدھڑے گی، تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہادیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: نہلانے کے بعد اگر ناک کان مونھ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں۔[4] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۳۰: میّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اُکھاڑنا، ناجائز ومکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اُسی حالت میں دفن کردیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیے تو کفن میں رکھ دیں۔[5] (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: میّت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔[6] (درمختار) بعض جگہ ناف کے نیچے اُس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ ۳۲: بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میّت کے غسل کے لیے کورے گھڑے بدھنے[7] لاتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں، گھر کے استعمالی گھڑے لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد توڑ ڈالتے ہیں، یہ ناجائز وحرام ہے کہ مال ضائع کرنا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہوگئے تو یہ بھی فضول بات ہے کہ اولاً تو اُس پر چھینٹیں

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: مهم إذا قال ان شتمت، ج۳، ص۱۵۸.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص ۱۱۰.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۵۸.

4...... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۴ ـ ۱۰۵. وغيرهما

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة عند الميت، ج۳، ص۱۰۴.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۵۸.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۰۵.

7...... یعنی مٹی کے نئے مٹکے، لوٹے۔

نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو راجح یہ ہے کہ میّت کا غسل نجاست حکمیہ دُور کرنے کے لیے ہے تو مستعمل پانی کی چھینٹیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں، جس طرح زندوں کے وضو وغسل کا پانی اور اگر فرض کیا جائے کہ نجس پانی کی چھینٹیں پڑیں تو دھو ڈالیں، دھونے سے پاک ہو جائیں گے اور اکثر جگہ وہ گھڑے بدھنے مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اگر نیت یہ ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اُس کا مُردے کو ثواب تو یہ اچھی نیت ہے اور رکھنا بہتر اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ نری حماقت اور بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

کفن کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے، کفن کے تین درجے ہیں۔

(۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت

مرد کے لیے سنت تین کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) اِزار (۳) قمیص

اور عورت کے لیے پانچ۔

تین یہ اور

(۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند

کفنِ کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں۔

(۱) لفافہ (۲) اِزار

اور عورت کے لیے تین۔

(۱) لفافہ (۲) اِزار (۳) اوڑھنی یا

(۱) لفافہ (۲) قمیص (۳) اوڑھنی۔

کفن ضرورت دونوں کے لیے یہ کہ جو میسّر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١١٢ـ ١١٦.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث، ج١، ص١٦٠. وغيرهما

مسئلہ ۲: لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میّت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور اِزار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے سے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے، چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے، مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف، اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز، سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳: بلاضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے۔[2] (درمختار) بعض محتاج کفنِ ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفنِ مسنون میسّر نہیں، وہ کفن مسنون کے لیے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ سوال بلاضرورت جائز نہیں اور یہاں ضرورت نہیں، البتہ کفنِ ضرورت پر بھی قادر نہ ہوں تو بقدرِ ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں، ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفنِ مسنون پورا کردیں تو انشاءاللہ تعالیٰ پورا ثواب پائیں گے۔[3] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۴: ورثہ میں اختلاف ہوا، کوئی دو کپڑوں کے لیے کہتا ہے کوئی تین کے لیے تو تین کپڑے دیے جائیں کہ یہ سنت ہے یا یوں کیا جائے کہ اگر مال زیادہ ہے اور وارث کم تو کفنِ سنت دیں اور مال کم ہے وارث زیادہ تو کفنِ کفایت۔[4] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۵: کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے، ''مُردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں، سفید کفن بہتر ہے۔ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے مُردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔''[5] (غنیہ، ردالمحتار)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث، ج۱، ص۱٦٠.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ج۳، ص۱۱۲. وغيرهما

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ج۳، ص۱۱٥.

3...... "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، ج۹، ص۱۰۰.

4...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱۳٥.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ج۳، ص۱۱۲.
و "غنية المتملي"، فصل في الجنائز، ص٥٨١ ـ ٥٨٢.
"جامع الترمذي"، أبواب الجنائز، باب ماجاء ما يستحب من الأكفان، الحديث: ۹۹٤، ص۱۷٤٦.

مسئلہ ۶: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لیے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے، اُس کا کفن دیا جاسکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز، اُس کا کفن بھی ناجائز۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: خنثیٰ مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اُسے دو کپڑے دیے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے، تین کپڑے دیے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی متوسط درجہ کا دیا جائے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جو نابالغ حدِ شہوت[4] کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔[5] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: پُرانے کپڑے کا بھی کفن ہوسکتا ہے، مگر پُرانا ہو تو دُھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے۔[6] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۱: میّت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے اور مدیون[7] ہے تو قرضخواہ[8] کفن کفایت سے زیادہ کو منع کرسکتا ہے اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی۔[9] (ردالمحتار) مگر قرض خواہ کو ممانعت کا اس وقت حق ہے، جب وہ تمام مال دَین میں مستغرق[10] ہو۔

مسئلہ ۱۲: دَین و وصیّت و میراث، ان سب پر کفن مقدم ہے اور دَین وصیت پر اور وصیت میراث پر۔[11] (جوہرہ)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث، ج۱، ص۱٦۱.

2...... المرجع السابق.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ج۳، ص۱۱۲.

4...... حدِ شہوت لڑکوں میں یہ کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اسے دیکھ کر مرد کو اس کی طرف میلان پیدا ہو اور اس کا اندازہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے۔۱۲منہ

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن، ج۳، ص۱۱۷. وغيره

6...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، الجزء الأول، ص۱۳۵.

7...... یعنی مقروض۔ 8...... یعنی قرض دینے والا۔

9...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في الكفن، ج۳، ص۱۱٤. وغيره

J...... یعنی قرض میں گھرا ہوا۔

K...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱۳٤.

مسئلہ ۱۳: میّت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا یا ہے مگر نادار ہے تو بیت المال سے دیا جائے اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو، جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے، اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کرلیں۔[1] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۴: عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اُس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا، اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مالدار ہے، جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔[2] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۵: یہ جو کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے مراد کفنِ شرعی ہے۔ یوہیں باقی سامانِ تجہیز مثلاً خوشبو اور غسال اور لے جانے والوں کی اُجرت اور دفن کے مصارف، سب میں شرعی مقدار مراد ہے۔ باقی اور باتیں اگر میّت کے مال سے کی گئیں اور ورثہ بالغ ہوں اور سب وارثوں نے اجازت بھی دے دی ہو تو جائز ہے، ورنہ خرچ کرنے والے کے ذمہ ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: کفن کے لیے سوال کرلائے اس میں سے کچھ بچ رہا تو اگر معلوم ہے کہ یہ فلاں نے دیا ہے تو اُسے واپس کردیں، ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کردیں، یہ بھی نہ ہو تو تصدق کردیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: میّت ایسی جگہ ہے کہ وہاں صرف ایک شخص ہے اور اُس کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو اُس پر یہ ضرور نہیں کہ اپنے کپڑے کا کفن کردے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میّت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں، پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر

1...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ١٣٤.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١١٨ـ ١٢٠.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث، ج١، ص١٦١.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في كفن الزوجة على الزوج، ج٣، ص١١٩.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في كفن الزوجة على الزوج، ج٣، ص١١٩.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص ١٢٠.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص ١٢٠.

تہبند پھر کفنی پھر میّت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دہنی طرف سے تاکہ دہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے، عورت کو کفنی پہنا کر اُس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر مونھ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اُس کا طول نصف پشت سے سینہ تک رہے اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اُڑھاتے ہیں یہ محض بیجا و خلافِ سُنت ہے پھر بدستور اِزار و لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اُوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۹: مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لیے جائز ہے، جس نے احرام باندھا ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا مونھ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: اگر مُردہ کا کفن چوری گیا اور لاش ابھی تازہ ہے تو پھر کفن دیا جائے اگر میت کا مال بدستور ہے تو اس سے اور تقسیم ہو گیا تو ورثہ کے ذمہ کفن دینا ہے، وصیت یا قرض میں دیا گیا تو ان لوگوں پر نہیں اور اگر کُل ترکہ دَین میں مستغرق ہے اور قرض خواہوں نے اب تک قبضہ نہ کیا ہو تو اسی مال سے دیں اور قبضہ کر لیا تو اُن سے واپس نہ لیں گے، بلکہ کفن اُس کے ذمہ ہے کہ مال نہ ہونے کی صورت میں جس کے ذمہ ہوتا ہے اور اگر صورتِ مذکورہ میں لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱: اگر مُردہ کو جانور کھا گیا اور کفن پڑا ملا تو اگر میّت کے مال سے دیا گیا ہے ترکہ میں شمار ہوگا اور کسی اور نے دیا ہے اجنبی یا رشتہ دار نے تو دینے والا مالک ہے جو چاہے کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ضروریہ: ہندوستان میں عام رواج ہے کہ کفنِ مسنون کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اُڑھاتے ہیں وہ تکیہ دار یا کسی مسکین پر تصدق کرتے ہیں اور ایک جانماز ہوتی ہے جس پر امام جنازہ کی نماز پڑھاتا ہے وہ بھی تصدق کر دیتے ہیں، اگر یہ چادر و جانماز میّت کے مال سے نہ ہوں بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دیا ہے (اور عادۃً وہی دیتا ہے جس نے کفن دیا بلکہ کفن کے

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث، ج١، ص١٦١.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١١٦. وغيرهما

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث، ج١، ص١٦١.

3...... المرجع السابق.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث، ج١، ص١٦٢.

لیے جو کپڑا لایا جاتا ہے وہ اسی انداز سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں) جب تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میّت کے مال سے ہے تو دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ ورثہ سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو، جب بھی جائز ہے اور اگر اجازت نہ دی تو جس نے میّت کے مال سے منگایا اور تصدق کیا اس کے ذمہ یہ دونوں چیزیں ہیں یعنی ان میں جو قیمت صرف ہوئی ترکہ میں شمار کی جائے گی اور وہ قیمت خرچ کرنے والا اپنے پاس سے دے گا، دوسری صورت یہ کہ ورثہ میں کُل یا بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں چیزیں ترکہ سے ہرگز نہیں دی جاسکتیں، اگرچہ اس نابالغ نے اجازت بھی دیدی ہو کہ نابالغ کے مال کو صرف کر لینا حرام ہے۔ لوٹے گھڑے ہوتے ہوئے خاص میّت کے نہلانے کے لیے خریدے تو اس میں یہی تفصیل ہے۔ تیجہ، دسواں، چالیسواں، ششماہی، برسی کے مصارف میں بھی یہی تفصیل ہے کہ اپنے مال سے جو چاہے خرچ کرے اور میّت کو ثواب پہنچائے اور میّت کے مال سے یہ مصارف اسی وقت کیے جائیں کہ سب وارث بالغ ہوں اور سب کی اجازت ہو ورنہ نہیں مگر جو بالغ ہو اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔ ایک صورت اور بھی ہے کہ میّت نے وصیت کی ہو تو دَین ادا کرنے کے بعد جو بچے اس کی تہائی میں وصیت جاری ہوگی۔ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں یا ناواقف کہ اس قسم کے تمام مصارف کر لینے کے بعد اب جو باقی رہتا ہے اسے ترکہ سمجھتے ہیں۔ ان مصارف میں نہ وارث سے اجازت لیتے ہیں، نہ نابالغ وارث ہونا مضر جانتے ہیں اور یہ سخت غلطی ہے، اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تیجہ وغیرہ کو منع کیا جاتا ہے کہ یہ تو ایصالِ ثواب ہے، اسے کون منع کرے گا۔ منع وہ کرے جو وہابی ہو بلکہ ناجائز طور پر جو ان میں صرف کیا جاتا ہے اس سے منع کیا جاتا ہے، کوئی اپنے مال سے کرے یا ورثہ بالغین ہی ہوں، ان سے اجازت لے کر کرے تو ممانعت نہیں۔

جنازہ لے چلنے کا بیان

مسئلہ ۱: جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے، ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا جنازہ اٹھایا۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۲: سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں، ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا، ایک سرہانے اور ایک پائنتی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم

1...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣٩.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج١، ص١٦٢.

ہوئے کہ حدیث میں ہے، ''جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے۔'' نیز حدیث میں ہے، ''جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے، اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرما دے گا۔'' [1] (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۴: جنازہ لے چلنے میں چارپائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے، اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے، چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ [2] (عالمگیری، غنیہ، درمختار) ٹھیلے پر لادنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ۵: چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دُودھ چھوڑا ہو یا اس سے کچھ بڑا، اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لیے ہو، جب بھی حرج نہیں اور اس سے بڑا مردہ ہو تو چارپائی پر لے جائیں۔ [3] (غنیہ، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ۶: جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میّت کو جھٹکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لیے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں، دہنے بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ شمار کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔ [4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۷: جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہو۔ [5] (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ۸: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز وممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی ساتھ میں ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے، اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ جانا نہ چھوڑا جائے کہ اس کے ناجائز فعل سے یہ کیوں سُنت ترک کرے، بلکہ دل سے اسے بُرا جانے اور شریک ہو۔ [6] (درمختار، صغیری)

1...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣٩.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج١، ص١٦٢.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٥٨ ـ ١٥٩.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج١، ص١٦٢.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٥٩.

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج١، ص١٦٢.
و "غنية المتملي، فصل في الجنائز، ص٥٩٢. وغيرهما

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج١، ص١٦٢. وغيره

5...... المرجع السابق، و "صغيرى"، فصل في الجنائز، ص٢٩٢.

6...... "صغيرى "، فصل في الجنائز، ص٢٩٣.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٦٢.

مسئلہ۹: اگر عورتیں جنازے کے پیچھے ہوں اور مرد کو یہ اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے میں عورتوں سے اختلاط ہوگا یا ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو تو ان صورتوں میں مرد کو آگے چلنا بہتر ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰: جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیے اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے۔ موت اور احوال واہوالِ قبر کو پیش نظر رکھیں، دنیا کی باتیں نہ کریں نہ ہنسیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا، فرمایا: ''تو جنازہ میں ہنستا ہے، تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔'' اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلحاظ حال زمانہ اب علمانے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے۔[3] (صغیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ۱۲: جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لیے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں۔ یوہیں اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضرور نہیں، ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے، جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ دہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۱۳: جنازہ اٹھانے پر اُجرت لینا دینا جائز ہے، جب کہ اور اٹھانے والے بھی موجود ہوں۔[5] (عالمگیری) مگر جو ثواب جنازہ لے چلنے پر حدیث میں بیان ہوا، اسے نہ ملے گا کہ اس نے تو بدلہ لے لیا۔

مسئلہ۱۴: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔[6] (عالمگیری)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، في حمل الميت، ج٣، ص١٦٢.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج١، ص١٦٢.

3...... "صغيرى"، فصل في الجنائز، ص٢٩٢.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٦٣.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٩، ص١٤٠.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج١، ص١٦٢.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٦٠.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع، ج١، ص١٦٢.

6...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد اولیائے میّت سے اجازت لے کر واپس ہوسکتا ہے اور دفن کے بعد اولیا سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ [1] (عالمگیری)

نمازِ جنازہ کا بیان

مسئلہ ۱: نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہوگئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا۔ [2] (عامۂ کتب) اسکی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے۔

مسئلہ ۲: اس کے لیے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہوگیا۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: نمازِ جنازہ واجب ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لیے ہیں یعنی

(۱) قادر

(۲) بالغ

(۳) عاقل

(۴) مسلمان ہونا، ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: نمازِ جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں، ایک مصلّی کے متعلق دوسری میّت کے متعلق، مصلّی کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں یعنی

(۱) مصلّی کا نجاست حکمیہ وحقیقیہ سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا

(۲) ستر عورت

(۳) قبلہ کو مونھ ہونا

(۴) نیت، اس میں وقت شرط نہیں اور تکبیر تحریمہ رُکن ہے شرط نہیں جیسا پہلے ذکر ہوا۔ [5] (ردالمحتار وغیرہ)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج۱، ص۱٦٥.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۰.

و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج۱، ص۱٦۲.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج۱، ص۱٦۲.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۱.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۱. وغيره

بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے، بقدر مانع نجاست ہوگی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور جوتے پر کھڑے ہوکر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵: جنازہ طیار ہے جانتا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز ہو جائے گی تیمم کرکے پڑھے۔ اس کی تفصیل باب تیمم میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ ۶: امام طاہر نہ تھا تو نماز پھر پڑھیں، اگرچہ مقتدی طاہر ہوں کہ جب امام کی نہ ہوئی کسی کی نہ ہوئی اور اگر امام طاہر تھا اور مقتدی بلا طہارت تو اعادہ نہ کی جائے کہ اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہوگئی۔ یوہیں اگر عورت نے نماز پڑھائی اور مردوں نے اس کی اقتدا کی تو لوٹائی نہ جائے کہ اگرچہ مردوں کی اقتدا صحیح نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہوگئی، وہی کافی ہے اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷: نماز جنازہ سواری پر پڑھی تو نہ ہوئی۔ امام کا بالغ ہونا شرط ہے خواہ امام مرد ہو یا عورت، نابالغ نے نماز پڑھائی تو نہ ہوئی۔[2] (درمختار، عالمگیری)

نماز جنازہ میں میت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں۔

(۱) میت کا مسلمان ہونا۔[3]

مسئلہ ۸: میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مرگیا، تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مرگیا تو اُس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے اور تفصیل آتی ہے۔

مسئلہ ۹: چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے، اُس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: مسلمان کو دار الحرب میں چھوٹا بچہ تنہا ملا اور اُس نے اُٹھالیا پھر مسلمان کے یہاں مرا، تو اُس کی نماز پڑھی جائے۔[5] (عالمگیری)

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۲.

2...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج۱، ص۱٦٤.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۱.

4......

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج۱، ص۱٦۳.

مسئلہ ۱۱: ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ اُن کی نماز نہیں۔

(۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اُسی بغاوت میں مارا جائے۔

(۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ اُن کو غسل دیا جائے نہ اُن کی نماز پڑھی جائے، مگر جبکہ بادشاہِ اسلام نے اُن پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔

(۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو اُن کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آکر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں اُنکے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔

(۴) جس نے کئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔

(۵) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو اُن کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، اُس کی بھی نماز نہیں۔

(۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اُس کی بھی نماز نہیں۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو، جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا، اُسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔[2] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

(۲) میّت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔[3]

مسئلہ ۱۳: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اُسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض... إلخ، ج٣، ص١٢٥، ١٢٨.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج١، ص١٦٣. وغيرهما

2...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٢٧. وغيرهما

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٢٢.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ج٣، ص١٢٢.

مسئلہ ۱۴: بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی، اُسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے، مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے، لہٰذا اب اُس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غُسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائے گی۔[1] (ردالمحتار وغیرہ)

(۳) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کُل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا، لہٰذا غائب کی نماز نہیں ہو سکتی۔[2]

(۴) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہوگی۔[3]

(۵) جنازہ مصلّی کے آگے قبلہ کو ہونا، اگر مصلّی کے پیچھے ہوگا نماز صحیح نہ ہوگی۔[4]

مسئلہ ۱۵: اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے دہنے میّت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی، مگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: اگر قبلہ کے جاننے میں غلطی ہوئی یعنی میّت کو اپنے خیال سے قبلہ ہی کو رکھا تھا مگر حقیقۃً قبلہ کو نہیں، تو موضع تحری میں اگر تحری کی نماز ہوگئی ورنہ نہیں۔[6] (درمختار)

(۶) میّت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چُھپا ہونا۔[7]

(۷) میّت امام کے محاذی ہو یعنی اگر ایک میّت ہے تو اُس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: نماز جنازہ میں دو رکن ہیں:

(۱) چار بار اللہ اکبر کہنا

(۲) قیام

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۱. وغيره

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ج۳، ص۱۲۳.

3...... المرجع السابق.

4...... المرجع السابق.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲٤.

6...... المرجع السابق.

7...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۱.

8...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ج۳، ص۱۲۳.

بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی، نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہوکر پڑھی ہوگئی۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں:

(۱) اللہ عزوجل کی حمد وثنا۔ (۲) نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود۔ (۳) میّت کے لیے دُعا۔

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے، یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے بہتر وہ دُرود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میّت اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا کرے اور بہتر یہ کہ وہ دُعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہیں اور ماثور دُعائیں اگر اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو جو دُعا چاہے پڑھے، مگر وہ دُعا ایسی ہو کہ اُمورِ آخرت سے متعلق ہو۔ [2] (جوہرہ نیرہ، عالمگیری، درمختار وغیرہا)

بعض ماثور دُعائیں یہ ہیں:

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ (ھا) [3] وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (ھا) . [4]

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض... إلخ، ج٣، ص١٢٤.

2...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣٧.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٢٤، ١٢٨.

3...... ان دعاؤں میں عورتوں کیلئے جہاں صیغے کا اختلاف ہے اسے ہلال کے اوپر لکھ دیا ہے۔۱۲منہ ✿ جبکہ ہم نے اسے ہلال میں سامنے لکھ دیا ہے۔

4...... رواه احمد وابو داود و الترمذى والنسائى وابن حبان والحاكم عن ابى هريرة و احمد وابو يعلى والبيهقى وسعيد بن منصور فى سننه عن ابى قتادة رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما. ۱۲منه
"المستدرك" للحاكم، كتاب الجنائز، باب أدعية صلاة الجنازة، الحديث: ١٣٦٦، ج١، ص٦٨٤.
و "عمل اليوم و الليلة" مع "السنن الكبرى" للنسائي، الحديث: ١٠٩١٩، ج٦، ص٢٦٦.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو، اے اللہ (عزوجل)! ہم میں سے تُو جسے زندہ رکھے، اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تُو جس کو وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔۱۲

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ (لَھَا) وَارْحَمْہُ (ھَا) وَعَافِہٖ (ھَا) وَاعْفُ عَنْہُ (ھَا) وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ (ھَا) وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ (ھَا) وَاغْسِلْہُ (ھَا) بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ (ھَا) مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ (ھَا) دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ (ھَا) وَاَھْلاً خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ (ھَا) وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ [1] وَاَدْخِلْہُ (ھَا) الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ (ھَا) مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ. [2]

(۳) اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ (اَمَتُکَ) وَابْنُ (بِنْتُ) اَمَتِکَ یَشْھَدُ (تَشْھَدُ) اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَیَشْھَدُ (تَشْھَدُ) اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَصْبَحَ فَقِیْرًا (اَصْبَحَتْ فَقِیْرَۃً) اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَصْبَحْتَ غَنِیًّا عَنْ عَذَابِہٖ (ھَا) تَخَلّٰی (تَخَلَّتْ) مِنَ الدُّنْیَا وَاَھْلِھَا اِنْ کَانَ (کَانَتْ) زَاکِیًا (زَکِیَّۃً) فَزَکِّہٖ (ھَا) وَاِنْ کَانَ (کَانَتْ) مُخْطِئًا (مُخْطِئَۃً) فَاغْفِرْ لَہٗ (ھَا) اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ (ھَا) وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ (ھَا). [3]

(۴) اَللّٰھُمَّ ھٰذَا (ھٰذِہٖ) عَبْدُکَ ابْنُ (اَمَتُکَ بِنْتُ) عَبْدِکَ ابْنُ (بِنْتُ) اَمَتِکَ مَاضٍ فِیْہِ (ھَا) حُکْمُکَ خَلَقْتَہٗ (ھَا) وَلَمْ یَکُ (تَکُ ھِیَ) شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ط نَزَلَ (نَزَلَتْ) بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ لَقِّنْہُ (ھَا) حُجَّتَہٗ (ھَا) وَاَلْحِقْہُ (ھَا) بِنَبِیِّہٖ (ھَا) مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط وَثَبِّتْہُ (ھَا) بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

1...... یعنی یہ الفاظ عورت کے جنازہ پر نہ پڑھے جائیں۔۱۲منہ

2...... رواہ مسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجہ و ابوبکر بن ابی شیبۃ عن عوف بن مالك الاشجعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ.۱۲منہ

"صحيح مسلم"، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة، الحديث: ٢٢٣٢، ص٤٨٢٩.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اُس کو بخش دے اور رحم کر اور عافیت دے اور معاف کر اور عزت کی مہمانی کر اور اس کی جگہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولے سے دھودے اور اس کو خطا سے پاک کر جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے کیا اور اس کو گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے اور اہل کے بدلے میں بہتر اہل دے اور بی بی کے بدلے میں بہتر بی بی اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر و فتنۂ قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔۱۲

3...... رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما. ۱۲منہ

"المستدرك" للحاكم، كتاب الجنائز، باب أدعية صلاة الجنازة، الحديث: ١٣٦٩، ج١، ص٦٨٥.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں یہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکے عذاب سے غنی ہے دنیا اور دنیا والوں سے جدا ہوا، اگر یہ پاک ہے تو تُو اسے پاک وصاف کر اور اگر خطا کار ہے تو بخش دے۔ اے اللہ (عزوجل)! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔۱۲

فِاِنَّهُ (هَا) اِفْتَقَرَ (اِفْتَقَرَتْ) اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ (هَا) كَانَ (كَانَتْ) يَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاغْفِرْلَهُ (لَهَا) وَارْحَمْهُ (هَا) وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ (هَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (هَا) ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ (كَانَتْ) زَاكِيًا (زَاكِيَةً) فَزَكِّهِ (هَا) وَاِنْ كَانَ (كَانَتْ) خَاطِئًا (خَاطِئَةً) فَاغْفِرْ لَهُ (هَا) .[1]

(۵) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (اَمَتُكَ) وَابْنُ (بِنْتُ) اَمَتِكَ اِحْتَاجَ (جَتْ) اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ (هَا) اِنْ كَانَ (كَانَتْ) مُحْسِنًا (مُحْسِنَةً) فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ (هَا) وَاِنْ كَانَ (كَانَتْ) مُسِيْئًا (مُسِيْئَةً) فَتَجَاوَزْ عَنْهُ (هَا) .[2]

(۶) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (اَمَتُكَ) وَابْنُ (بِنْتُ) عَبْدِكَ كَانَ (كَانَتْ) يَشْهَدُ (تَشْهَدُ) اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ (هَا) مِنَّا اِنْ كَانَ (كَانَتْ) مُحْسِنًا (مُحْسِنَةً) فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ (هَا) وَاِنْ كَانَ (كَانَتْ) مُسِيْئًا (مُسِيْئَةً) فَاغْفِرْ لَهُ (هَا) وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ (هَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (هَا) .[3]

1...... رواه عن امیر المومنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہ۔۱۲منہ

"کنز العمال"، کتاب الموت، صلاۃ الجنائز، الحدیث: ۴۲۸۵۷، ج۱۵، ص۳۰۴.

ترجمہ: اے اللہ(عزوجل)! یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہے، اس کے متعلق تیرا حکم نافذ ہے تُو نے اسے پیدا کیا حالانکہ یہ قابلِ ذکر سے نہ تھا۔ تیرے پاس آیا تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس اوترا جائے۔ اے اللہ جحت کی تو اس کو تلقین کر اور اس کو اس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ملا دے اور قول ثابت پر اسے ثابت رکھ اس لیے کہ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے یہ شہادت دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اسے بخش دے اور رحم کر اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ اے اللہ (عزوجل)! اگر یہ پاک ہے تو پاک کر اور بدکار ہے تو بخش دے۔۱۲

2...... رواه الحاکم عن یزید بن رکانۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما۔۱۲منہ

"المستدرك" للحاكم، كتاب الجنائز، باب أدعية صلاة الجنازة، الحديث: ۱۳۶۸، ج۱، ص۶۸۵.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے، تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکے عذاب سے غنی ہے اگر نیکوکار ہے تو اس کی خوبی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو در گذر فرما۔۱۲

3...... رواه ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔۱۲منہ

"الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الجنائز، فصل في الصلاة على الجنازة، الحديث: ۳۰۶۲، ج۵، ص۳۰.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے، گواہی دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور تیرے رسول ہیں اور تُو ہم سے زیادہ اسے جانتا ہے، اگر نیکوکار ہے تو نیکی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو اسے بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔۱۲

(۷) اَصبَحَ (اَصبَحَتْ) عَبدُکَ (اَمَتُکَ) ھٰذَا (ھٰذِہٖ) قَدْ تَخَلّٰی (تَخَلَّتْ) عَنِ الدُّنیَا وَتَرَکَھَا (تَرَکَتْھَا) لِاَھلِھَا وَافتَقَرَ (افتَقَرَتْ) اِلَیکَ وَاستَغنَیتَ عَنہُ (ھَا) وَقَد کَانَ (کَانَتْ) یَشھَدُ (تَشھَدُ) اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُکَ وَرَسُولُکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ اغفِرلَہٗ (ھَا) وَتَجَاوَزْ عَنہُ (ھَا) وَاَلحِقْہُ (ھَا) بِنَبِیِّہٖ (ھَا) صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ ۔ (1)

(۸) اَللّٰھُمَّ اَنتَ رَبُّھَا وَاَنتَ خَلَقتَھَا وَاَنتَ ھَدَیتَھَا لِلاِسلَامِ ط وَاَنتَ قَبَضتَ رُوحَھَا وَاَنتَ اَعلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئنَا شُفَعَاءَ فَاغفِرلَھَا ۔ (2)

(۹) اَللّٰھُمَّ اغفِرْ لِاِخوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَاَصلِحْ ذَاتَ بَینِنَا وَاَلِّفْ بَینَ قُلُوبِنَا اَللّٰھُمَّ ھٰذَا (ھٰذِہٖ) عَبدُکَ (اَمَتُکَ) فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَلَا نَعلَمُ اِلَّا خَیرًا وَّاَنتَ اَعلَمُ بِہٖ (بِھَا) مِنَّا فَاغفِرلَنَا وَلَہٗ (لَھَا) ۔ (3)

(۱۰) اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (فُلَانَۃَ بِنتَ فُلَانٍ) فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ (ھَا) مِنْ

1...... رواہ ابو یعلی بسند صحیح عن سعید بن المسیب عن امیر المومنین عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ من قولہ الحقنا بما قبلہ من المرفوعات للمناسبتہ. ۱۲منہ

"کنز العمال"، کتاب الموت، صلاۃ الجنائز، الحدیث: ۴۲۸۱۷، ج۱۵، ص۲۹۹.

ترجمہ: آج تیرا یہ بندہ دنیا سے نکلا اور دنیا کو اہلِ دنیا کے لیے چھوڑا۔ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی گواہی دیتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں اے اللہ (عزوجل)! تُو اس کو بخش دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کو اس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لاحق کر دے۔۱۲

2...... رواہ ابو داود والنسائی والبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ. ۱۲منہ

"سنن أبي داود"، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، الحدیث: ۳۲۰۰، ص۱۴۶۳.

و "السنن الکبریٰ" للبیھقي، کتاب الجنائز، باب الدعاء في صلاۃ الجنازۃ، الحدیث: ۶۹۷۶، ج۴، ص۶۸.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تُو اس کا رب ہے اور تُو نے اس کو پیدا کیا اور تُو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تُو نے اس کی رُوح کو قبض کیا تُو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے ہم سفارش کے لیے حاضر ہوئے اسے بخش دے۔

3...... روا ابو نعیم عن عبد اللّٰہ بن الحارث بن نوفل عن ابیہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ. ۱۲منہ

"کنز العمال"، کتاب الموت، صلاۃ الجنائز، الحدیث: ۴۲۸۳۷، ج۱۵، ص۳۰۱.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو تُو بخش دے اور ہمارے آپس کی حالت درست کر اور ہمارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے۔ اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے ہم اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تُو اس کو ہم سے زیادہ جانتا ہے، تُو ہم کو اور اُس کو بخش دے۔۱۲

فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ (ھَا) وَارْحَمْهُ (ھَا) اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط . [1]

(١١) اَللّٰھُمَّ اَجِرْھَا مِنَ الشَّیْطَانِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا ط . [2]

(١٢) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ عِبَادُکَ ط اَنْتَ رَبُّنَا وَ اِلَیْکَ مَعَادُنَا . [3]

(١٣) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (ھَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (ھَا) . [4]

(١٤) اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ

1...... رواہ ابو داود و ابن ماجہ عن واثلہ بن الاسقع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ۱۲منہ

"سنن أبي داود"، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، الحدیث: ۳۲۰۲، ص ۱٤٦٤.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری حفاظت میں ہے، اس کو فتنۂ قبر اور عذاب جہنم سے بچا، تُو وفا اور حمد کا اہل ہے اے اللہ (عزوجل)! اس کو بخش اور رحم کر بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲

2...... رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ۱۲منہ

"سنن ابن ماجہ"، کتاب الجنائز، باب ماجاء في إدخال المیت القبر، الحدیث: ۱۵۵۳، ص۲۵٦۹.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اس کو شیطان سے اور عذابِ قبر سے بچا اے اللہ زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے کشادہ کردے اور اُس کی رُوح کو بلند کر اور اپنی خوشنودی دے۔۱۲

3...... رواہ البغوی و ابن مندہ والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی حاضر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ۱۲منہ

"کنز العمال"، کتاب الموت، صلاۃ الجنائز، الحدیث: ٤۲۸٤۲، ج۱۵، ص۳۰۲.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تُو نے ہم کو پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں، تُو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہم کو لوٹنا ہے۔۱۲

نوٹ: بہارِ شریعت کے مطبوعہ نسخوں میں عن ابی عامر جبکہ فتاویٰ رضویہ قدیم وجدید دونوں میں عن ابی حاضر ہے۔ہم نے بہارِ شریعت میں اسے عن ابی حاضر لکھ دیا ہے، کیونکہ یہ دونوں کتابت کی غلطیاں ہیں۔

دیکھئے:"مسند الفردوس"، الحدیث: ۲۰۲٦، ج۱، ص٤۹۷. "الاصابة في تمییز الصحابة" للعسقلاني، رقم: ۹۷٤۱، ج۷، ص ۷۰.

4...... رواہ البغوی عن ابراھیم الاسھلی عن ابیہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ۱۲منہ

"کنز العمال"، کتاب الموت، في الصلاة علی المیت، الحدیث: ٤۲۲۹۲، ج۱۵، ص۲٤۸.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! بخش دے ہمارے اگلے اور پچھلے کو اور ہمارے زندہ و مردہ کو اور ہمارے مرد و عورت کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے حاضر و غائب کو۔ اے اللہ (عزوجل)! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔۱۲

اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ ط صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا اَمَرَ بِالسُّؤَالِ لَمْ یَرُدَّهٗ اَبَدًا وَّقَدْ اَمَرْتَنَا فَدَعَوْنَا وَاَذِنْتَ لَنَا فَشَفَعْنَا وَاَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ ط فَشَفِّعْنَا فِیْهِ (هَا) وَارْحَمْهُ (هَا) فِیْ وَحْدَتِهٖ (هَا) وَارْحَمْهُ (هَا) فِیْ وَحْشَتِهٖ (هَا) وَارْحَمْهُ (هَا) فِیْ غُرْبَتِهٖ (هَا) وَارْحَمْهُ (هَا) فِیْ کُرْبَتِهٖ (هَا) وَاَعْظِمْ لَهٗ (لَهَا) اَجْرَهٗ (هَا) وَنَوِّرْ لَهٗ (هَا) قَبْرَهٗ (هَا) وَبَیِّضْ لَهٗ (لَهَا) وَجْهَهٗ (هَا) وَبَرِّدْ لَهٗ (هَا) مَضْجَعَهٗ (هَا) وَعَطِّرْ لَهٗ (هَا) مَنْزِلَهٗ (هَا) وَاَکْرِمْ لَهٗ (هَا) نُزُلَهٗ (هَا) یَا خَیْرَ الْمُنْزِلِیْنَ ؕ وَ یَاخَیْرَ الْغَافِرِیْنَ وَ یَا خَیْرَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ الشَّافِعِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ (1)

فائدہ: نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو اُس کی جگہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام کہے کہ وہ سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اگر خود میّت کا نام بھی معلوم نہ ہو تو نویں دُعا میں ھٰذَا عَبْدُکَ یا ھٰذِہٖ اَمَتُکَ پر قناعت کرے فلاں بن فلاں یا بنت کو چھوڑ دے اور دسویں میں اُس کی جگہ عَبْدُکَ ھٰذَا یا عورت ہو تو اَمَتُکَ ھٰذِہٖ کہے۔

فائدہ: میّت کا فسق و فجور معلوم ہو تو نویں دُعا میں لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا کی جگہ قَدْ عَلِمْنَا مِنْهُ خَیْرًا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بہتر خیر ہے۔

1...... زادہ مجدد المأتہ الحاضرۃ. ۱۲منہ

"الفتاوی الرضویة" (الجدیدۃ)، ج۹، ص۲۱۷.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! اے ارحم الراحمین، اے ارحم الراحمین، اے زندہ، اے قیوم، اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے، اے عظمت و بزرگی والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وجہ سے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو اللہ (عزوجل) یکتا ہے، بے نیاز ہے، جو نہ دوسرے کو جنا، نہ دوسرے سے جنا اور اُس کا مقابل کوئی نہیں۔ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے اللہ کریم! جب سوال کا حکم دیتا ہے تو واپس کبھی نہیں کرتا اور تُو نے ہمیں حکم دیا ہم نے دُعا کی اور تُو نے ہمیں اجازت دی ہم نے سفارش کی اور تو سب کریموں سے زیادہ کریم ہے، ہماری سفارش اس کے بارہ میں قبول کر اور اس کی تنہائی میں تُو اس پر رحم کر اور اس کی وحشت میں تُو رحم کر اور اس کی غربت میں تُو رحم کر اس کی بے چینی میں تُو رحم کر اور اس کے اجر کو عظیم اور اس کی قبر کو منور کر اور اس کے چہرہ کو سپید کر اور اس کی خواب گاہ کو ٹھنڈا کر اور اُس کی منزل کو معطر کر اور اس کی مہمانی کا سامان اچھا کر۔ اے بہتر اُتارنے والے اور اے بہتر بخشنے والے اور اے بہتر رحم کرنے والے۔ آمین، آمین، آمین، دُرود و سلام بھیج اور برکت کر شفاعت کرنے والوں کے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اُن کی آل و اصحاب سب پر۔ تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لیے، جو رب ہے تمام جہان کا۔۱۲

فائدہ: ان دُعاؤں میں بعض مضامین مکرر ہیں اور دُعا میں تکرار مستحسن اگر سب دُعائیں یاد ہوں اور وقت میں گنجائش ہو تو سب کا پڑھنا اَولیٰ، ورنہ جو چاہے پڑھے اور امام جتنی دیر میں یہ دُعائیں پڑھے اگر مقتدی کو یاد نہ ہوں تو پہلی دُعا کے بعد آمین آمین کہتا رہے۔

مسئلہ ۱: میت مجنون یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ جْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا .[1]

اور لڑکی ہو تو **اجْعَلْهَا** اور **شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً .**[2] (جوہرہ)

مجنون سے مراد وہ مجنون ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہوا کہ وہ کبھی مکلّف ہی نہ ہوا اور اگر جنون عارضی ہے تو اس کی مغفرت کی دُعا کی جائے، جیسے اوروں کے لیے کی جاتی ہے کہ جنوں سے پہلے تو وہ مکلّف تھا اور جنون کے پیشتر کے گناہ جنوں سے جاتے نہ رہے۔[3] (غنیہ)

مسئلہ ۲: چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دُعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے، سلام میں میّت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے، اُسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میّت کی بھی نیت کرے۔[4] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳: تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے، باقی تمام دُعائیں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ اٹھانا نہیں۔[5] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۴: نماز جنازہ میں قرآن بہ نیت قرآن یا تشہد پڑھنا منع ہے اور بہ نیت دُعا و ثنا الحمد وغیرہ آیات دعائیہ وثنائیہ پڑھنا جائز ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵: بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں کہ حدیث میں ہے کہ ''جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی،

1...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو اس کو ہمارے لیے پیش رو کر اور اسکو ہمارے لیے ذخیرہ کر اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالا اور مقبول الشفاعۃ کردے۔۱۲

2...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱۳۸.

3...... "غنية المتملي"، فصل في الجنائز، ص۵۸۷.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض... إلخ، ج۳، ص۱۳۰. وغيرهما

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۸-۱۳۰.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۳۰.

اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' اور اگر کُل سات ہی شخص ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو دوسری میں اور ایک تیسری میں۔[1] (غنیہ)

مسئلہ ۶: جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے۔[2] (درمختار)

(نمازِ جنازہ کون پڑھائے)

مسئلہ ۷: نمازِ جنازہ میں امامت کا حق بادشاہِ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امامِ جمعہ، پھر امامِ محلّہ، پھر ولی کو، امامِ محلّہ کا ولی پر تقدم بطورِ استحباب ہے اور یہ بھی اُس وقت کے ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔[3] (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۸: ولی سے مراد میّت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیا کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ نمازِ جنازہ میں میّت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر، البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نمازِ جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے، اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: میّت کا ولی اقرب (سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ دار) غائب ہے اور ولی ابعد (دُور کا رشتہ والا) حاضر ہے تو یہی ابعد نماز پڑھائے، غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اتنی دُور ہے کہ اُس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز پڑھائے، وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی۔ یوہیں مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اوروں پر مقدم ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: غلام مرگیا تو اُس کا آقا بیٹے اور باپ پر مقدم ہے، اگرچہ یہ دونوں آزاد ہوں اور آزاد شدہ غلام میں باپ اور بیٹے اور دیگر ورثہ آقا پر مقدم ہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "غنية المتملي"، فصل في الجنائز، ص٥٨٨.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٣١.

3...... "غنية المتملي"، فصل في الجنائز، ص٥٨٤.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٣٩ ـ ١٤١.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: تعظيم أولي الأمر واجب، ج٣، ص١٤١.

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: تعظيم أولي الأمر واجب، ج٣، ص١٤١.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٤٣.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: تعظيم أولي الأمر واجب، ج٣، ص١٤٣.

مسئلہ ۱۲: مکاتب کا بیٹا یا غلام مرگیا تو نماز پڑھانے کا حق مکاتب کو ہے، مگر اُس کا مولیٰ اگر موجود ہو تو اُسے چاہیے کہ مولیٰ سے پڑھوائے اور اگر مکاتب مرگیا اور اتنا مال چھوڑا کہ بدل کتابت ادا ہو جائے اور وہ مال وہاں موجود ہے تو اُس کا بیٹا نماز پڑھائے اور مال غائب ہے تو مولیٰ۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳: عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ولی اور بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ کسی اور کو نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دے دے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: میّت کے ولی اقرب اور ولی ابعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوا دے ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ولی اقرب غائب ہے اور اتنی دُور ہے کہ اُس کے آنے کا انتظار نہ کیا جاسکے اور کسی تحریر کے ذریعہ سے ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوانا چاہے تو ابعد کو اختیار ہے کہ اُسے روک دے اور اگر ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو جس سے چاہے پڑھوا دے ابعد کو منع کا اختیار نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: عورت مرگئی شوہر اور جوان بیٹا چھوڑا تو ولایت بیٹے کو ہے شوہر کو نہیں، البتہ اگر یہ لڑکا اُسی شوہر سے ہے تو باپ پر پیش قدمی مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ باپ سے پڑھوائے اور اگر دوسرے شوہر سے ہے تو سوتیلے باپ پر تقدم کر سکتا ہے کوئی حرج نہیں اور بیٹا بالغ نہ ہو تو عورت کے جو اور ولی ہوں اُن کا حق ہے شوہر کا نہیں۔[5] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: دو یا چند شخص ایک درجہ کے ولی ہوں تو زیادہ حق اُس کا ہے جو عمر میں بڑا ہے، مگر کسی کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے ولی کے سوا کسی اور سے بغیر اُس کی اجازت کے پڑھوا دے اور اگر ایسا کیا یعنی خود نہ پڑھائی اور کسی اور کو اجازت دے دی تو دوسرے ولی کو منع کا اختیار ہے، اگرچہ یہ دوسرا ولی عمر میں چھوٹا ہو اور اگر ایک ولی نے ایک شخص کو اجازت دی، دوسرے نے دوسرے کو تو جس کو بڑے نے اجازت دی وہ اولیٰ ہے۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: میّت نے وصیت کی تھی کہ میری نماز فلاں پڑھائے یا مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے یعنی اس وصیت سے ولی کا حق جاتا نہ رہے گا، ہاں ولی کو اختیار ہے کہ خود نہ پڑھائے اُس سے پڑھوا دے۔[7] (عالمگیری وغیرہ)

1...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، الجزء الأول، ص١٣٦.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج١، ص١٦٣.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: تعظيم... إلخ، ج٣، ص١٤١ـ ١٤٤.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج١، ص١٦٣.

5...... المرجع السابق. 6...... المرجع السابق.

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج١، ص١٦٣. وغيره

مسئلہ ۱۹: ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ و قاضی و امام محلّہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھادی تو دوسرے اولیا اعادہ نہیں کر سکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲۰: جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں نماز جنازہ بھی اُن سے فاسد ہو جاتی ہے سوا ایک بات کے کہ عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مستحب یہ ہے کہ میّت کے سینہ کے سامنے امام کھڑا ہو اور میّت سے دُور نہ ہو میّت خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ یہ اُس وقت ہے کہ ایک ہی میّت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینہ کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چُپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اُس کے ساتھ سلام پھیر دے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: بعض تکبیریں فوت ہو گئیں یعنی اُس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی ہیں تو فوراً شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہو گیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اُس کا اعتبار نہیں، اگر وہیں موجود تھا مگر تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر نہ کہا، خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی یا ہنوز نیّت ہی کرتا رہ گیا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اُس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہو جائے۔[5] (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۴: مسبوق یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج١، ص١٦٣.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٤٤. وغيرهما

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج١، ص١٦٤.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض... إلخ، ج٣، ص١٣٤.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٣١.

5...... "غنية المتملي"، فصل في الجنائز، ص٥٨٧.

اگر یہ اندیشہ ہو کہ دُعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میّت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دُعائیں چھوڑ دے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: لاحق یعنی جو شروع میں شامل ہوا مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی، مگر دوسری اور تیسری جاتی رہیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر یہ تکبیریں کہہ لے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۷: کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیّت کر لے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں یعنی جب علیحدہ علیحدہ پڑھے تو اُن میں جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اُس کے بعد سب میں افضل ہے وعلیٰ ھذا القیاس۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۸: چند جنازے کی ایک ساتھ پڑھائی تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر رکھیں یعنی ایک کی پائنتی یا سرہانے دوسرے کو اور اس دوسرے کی پائنتی یا سرہانے تیسرے کو وعلیٰ ھذا القیاس۔ اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اُس کے بعد جو افضل ہو وعلیٰ ھذا القیاس۔ اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یہ اس وقت ہے کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو اس کے بعد لڑکا پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے، اس کا عکس یہاں ہے اور اگر آزاد و غلام کے جنازے ہوں تو آزاد کو امام سے قریب رکھیں گے اگرچہ نابالغ ہو، اُس کے بعد غلام کو اور کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مُردے دفن کریں تو ترتیب عکس کریں یعنی قبلہ کو اُسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں، ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر لڑکے پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ کو۔[5] (عالمگیری، درمختار)

1...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٣٦.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ج٣، ص١٣٦.

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٣٦.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٣٨.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج١، ص١٦٥.

و"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٣٩.

مسئلہ ۲۹: ایک جنازہ کی نماز شروع کی تھی کہ دوسرا آگیا تو پہلے کی پوری کرلے اور اگر دوسری تکبیر میں دونوں کی نیت کرلی، جب بھی پہلے ہی کی ہوگی اور اگر صرف دوسرے کی نیت کی تو دوسرے کی ہوگی اس سے فارغ ہو کر پہلے کی پھر پڑھے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: نماز جنازہ میں امام بے وضو ہوگیا اور کسی کو اپنا خلیفہ کیا تو جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: میّت کو بغیر نماز پڑھے دفن کردیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میّت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر تر یا شور زمین میں جلد خشک اور غیر شور میں بدیر فربہ جسم جلد لاغر دیر میں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: کوئیں میں گر کر مر گیا یا اوس کے اوپر مکان گر پڑا اور مردہ نکالا نہ جاسکا تو اُسی جگہ اُس کی نماز پڑھیں اور دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جاسکا تو اس کی نماز نہیں ہوسکتی کہ میّت کا مصلّی کے آگے ہونا معلوم نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے، خواہ میّت مسجد کے اندر ہو یا باہر، سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض، کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی۔[5] (درمختار) شارع عام اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔[6] (ردالمحتار) یعنی جب کہ مالک زمین منع کرتا ہو۔

مسئلہ ۳۴: جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین ہوسکے تو پہلے ہی کرلیں، اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے۔[7] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: نماز مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں۔ یوہیں کسی اور فرض نماز کے وقت جنازہ آئے اور جماعت تیار ہو تو فرض و سنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں، بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج١، ص١٦٥.

2...... المرجع السابق.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: تعظيم أولى الأمر واجب، ج٣، ص١٤٦.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: تعظيم أولى الأمر واجب، ج٣، ص١٤٧.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٤٨.

6...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة صلاة الجنازة في المسجد، ج٣، ص١٤٨.

7...... المرجع السابق، مطلب في دفن الميت، ج٣، ص١٧٣، و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج٩، ص٣١٠.

ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: نمازِ عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گہن کی نماز کے وقت آئے تو پہلے جنازہ پھر گہن کی۔[2] (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۳۷: مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چیختا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔[3] (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۳۸: بچہ کی ماں یا جنائی نے زندہ پیدا ہونے کی شہادت دی تو اس کی نماز پڑھی جائے، مگر وراثت کے بارے میں اُن کی گواہی نامعتبر ہے یعنی بچہ اپنے باپ فوت شدہ کا وارث نہیں قرار دیا جائے گا نہ بچہ کی وارث اُس کی ماں ہوگی، یہ اس وقت ہے کہ خود باہر نکلا اور کسی نے حاملہ کے شکم پر ضرب لگائی کہ بچہ مرا ہوا باہر نکلا تو وارث ہوگا اور وارث بنائے گا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ اُس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: کافر کا بچہ دارالحرب میں اپنی ماں یا باپ کے ساتھ یا بعد میں قید کیا گیا پھر وہ مر گیا اور اُس کے ماں باپ میں سے اب تک کوئی مسلمان نہ ہوا تو اسے نہ غسل دیں گے نہ کفن، خواہ دارالحرب ہی میں مرا ہو یا دارالاسلام میں اور اگر تنہا دارالاسلام میں اُسے لائیں یعنی اُس کے ماں باپ میں سے کسی کو قید کر کے نہ لائے ہوں نہ وہ بطور خود بچہ کے لانے سے

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: فيما يترجع تقديمه من صلاة عيد و جنازة... إلخ، ج٣، ص٥٢ ـ ٥٣.

و "الفتاوى الرضوية"، ج٩، ص١٨٣ـ١٨٤.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب العيدين، ج٣، ص٥٢.

و "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف، ص١٢٤.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: مهم إذا قال... إلخ، ج٣، ص١٥٢ـ١٥٤.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: مهم إذا قال... إلخ، ج٣، ص١٥٢.

5...... المرجع السابق، ص١٥٤.

پہلے ذمی بن کر آئے تو اسے غسل وکفن دیں گے اور اُس کی نماز پڑھی جائے گی، اگر اس نے عاقل ہو کر کفر اختیار نہ کیا۔[1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۴۱: کافر کے بچہ کو قید کیا اور ابھی وہ دار الحرب ہی میں تھا کہ اُس کا باپ دار الاسلام میں آ کر مسلمان ہو گیا تو بچہ مسلمان سمجھا جائے گا یعنی اگرچہ دار الحرب میں مر جائے، اسے غسل وکفن دیں گے اس کی نماز پڑھیں گے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کر لائے اور ان میں سے کوئی مسلمان ہو گیا یا وہ بچہ سمجھ وال تھا، خود مسلمان ہو گیا تو ان دونوں صورتوں میں وہ مسلمان سمجھا جائے گا۔[3] (تنویر الابصار)

مسئلہ ۴۳: کافر کے بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کیا مگر وہ دونوں وہیں دار الحرب میں مر گئے تو اب مسلمان سمجھا جائے، مجنون بالغ قید کیا گیا تو اس کا حکم وہی ہے جو بچہ کا ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: مسلمان کا بچہ کافرہ سے پیدا ہوا اور وہ اُس کی منکوحہ نہ تھی، یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اُس کی نماز پڑھی جائے۔[5] (ردالمحتار)

قبر و دفن کا بیان

مسئلہ ۱: میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: جس جگہ انتقال ہوا اسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے لیے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں، مقصد یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی خاص مدفن نہ بنایا جائے میّت بالغ ہو یا نابالغ۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج١، ص١٥٩.
و"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٥٥. وغيرهما

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: مهم إذا قال... إلخ، ج٣، ص١٥٥.

3...... "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص١٥٥ ـ ١٥٧.

4...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: مهم إذا قال... إلخ، ج٣، ص١٥٧.

5...... "ردالمحتار"،

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج١، ص١٦٥.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج٣، ص١٦٣.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج٣، ص١٦٦.

مسئلہ ۱۱: ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ اُن کی نماز نہیں۔

(۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اُسی بغاوت میں مارا جائے۔

(۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ اُن کو غسل دیا جائے نہ اُن کی نماز پڑھی جائے، مگر جبکہ بادشاہِ اسلام نے اُن پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔

(۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو اُن کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آکر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں اُنکے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔

(۴) جس نے کئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔

(۵) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو اُن کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، اُس کی بھی نماز نہیں۔

(۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اُس کی بھی نماز نہیں۔ [1] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو، جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا، اُسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ [2] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

(۲) میّت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔ [3]

مسئلہ ۱۳: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اُسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔ [4]
(درمختار، ردالمحتار)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض... إلخ، ج۳، ص۱۲۵، ۱۲۸.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۶۳. وغيرهما

2...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۷. وغيرهما

3...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۲.

4...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۲۲.

ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے، یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں، یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضایقہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: میّت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ .

اور ایک روایت میں بِسْمِ اللّٰهِ کے بعد وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بھی آیا ہے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: میّت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا مونھ قبلہ کو کریں، اگر قبلہ کی طرف مونھ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رُو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یوہیں اگر بائیں کروٹ پر رکھا یا جدھر سرہانا ہونا چاہیے ادھر پاؤں کیے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں۔[5] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔[6] (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے، تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اُسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں، صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، مرد کی قبر کو

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱٦٦.

2...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱٦٦. وغيره

3...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱٦٦.

4...... "تنوير الأبصار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج۳، ص۱٦٦.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱٦٦.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج۳، ص۱٦٧.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱٦٦.

6...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱٤۰.

7...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج۳، ص۱٦٧.

دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینھ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے، عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔[1] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۷: تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔

پہلی بار کہیں: مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ .[2]

دوسری بار: وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ .[3]

تیسری بار: وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى .[4]

یا پہلی بار: اَللّٰهُمَّ جَافِ الۡاَرۡضَ عَنۡ جَنۡبَيۡهِ .[5]

دوسری بار: اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ لِرُوۡحِهٖ .[6]

تیسری بار: اَللّٰهُمَّ زَوِّجۡهُ مِنَ الۡحُوۡرِ الۡعِيۡنِ .[7]

اور میت عورت ہو تو،

تیسری بار یہ کہیں: اَللّٰهُمَّ اَدۡخِلۡهَا الۡجَنَّةَ بِرَحۡمَتِكَ .[8]

باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔[9] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے، اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج۳، ص۱۶۸.

و "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱٤۰.

2...... اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔۱۲

3...... اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے۔۱۲

4...... اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔۱۲

5...... اے اللہ (عزوجل)! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ کر۔۱۲ عورت کے لئے ضمیر مؤنث ہو جَنۡبَيۡهَا، لِرُوۡحِهَا۔۱۲

6...... اے اللہ (عزوجل)! اس کی روح کیلئے آسمان کے دروازے کھول دے۔۱۲

7...... اے اللہ (عزوجل)! حورعین کو اس کی زوجہ کردے۔۱۲

8...... اے اللہ (عزوجل)! اپنی رحمت سے تو اس کو جنت میں داخل کردے۔۱۲

9...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱٤۱.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱۶۶.

مسئلہ ۱۹: قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اوراس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: جہاز پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو، تو غسل و کفن دے کر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں۔[2] (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: علما و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔[3] (درمختار، ردالمحتار) یعنی اندر سے پختہ نہ کی جائے اور اگر اندر خام ہو، اوپر سے پختہ تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۲: اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لیے کچھ لکھ سکتے ہیں، مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو، ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔[4] (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۳: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا اوّل وآخر پڑھیں سرہانے الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۴: دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے میّت کو اُنس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور میّت کے لیے دُعا و استغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔[6] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۵: ایک قبر میں ایک سے زیادہ بلا ضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں، مگر دو میّتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کر دیں اور کون آگے ہو کون پیچھے یہ اوپر مذکور ہوا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگرچہ یہ وہاں رہتا نہ

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج١، ص١٦٦.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج٣، ص١٦٨.

2...... "ردالمحتار" المرجع السابق، ص١٦٥ و "غنية المتملي"، فصل في الجنائز، ص٦٠٧.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج٣، ص١٦٩.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج٣، ص ١٧٠.
و "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٤١.

5...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ١٤١. وغيره

6...... المرجع السابق.

7...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج١، ص١٦٦.

ہو، بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لے جانے میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھا لے جائیں تو اکثر علما نے منع فرمایا اور یہی صحیح ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو مطلقاً نقل کرنا ممنوع ہے، سوا بعض صورتوں کے جو مذکور ہوں گی۔[1] (عالمگیری) اور یہ جو بعض لوگوں کا طریقہ ہے کہ زمین کو سپرد کرتے ہیں پھر وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے اور رافضیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ ۲۷: دوسرے کی زمین میں بلا اجازتِ مالک دفن کر دیا تو مالک کو اختیار ہے خواہ اولیائے میت سے کہے اپنا مردہ نکال لو یا زمین برابر کرکے اس میں کھیتی کرے۔ یوہیں اگر وہ زمین شفعہ میں لے لی گئی یا غصب کیے ہوئے کپڑے کا کفن دیا تو مالک مردہ کو نکلوا سکتا ہے۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: وقفی قبرستان میں کسی نے قبر تیار کرائی اس میں دوسرے لوگ اپنا مردہ دفن کرنا چاہتے ہیں اور قبرستان میں جگہ ہے، تو مکروہ ہے اور اگر دفن کر دیا تو قبر کھودوانے والا مردہ کو نہیں نکلوا سکتا جو خرچ ہوا ہے لے لے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۹: عورت کو کسی وارث نے زیور سمیت دفن کر دیا اور بعض ورثہ موجود نہ تھے ان ورثہ کو قبر کھودنے کی اجازت ہے، کسی کا کچھ مال قبر میں گر گیا مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں اگرچہ وہ ایک ہی درہم ہو۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: اپنے لیے کفن تیار رکھے تو حرج نہیں اور قبر کھود وا رکھنا بے معنی ہے کیا معلوم کہاں مرے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۱: قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے، خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔[6] (عالمگیری، درمختار)

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱٦٧.

2...... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج۳، ص۱۷۱.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱٦٦.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج۳، ص۱۷۱.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱٦٧.
و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ج۳، ص۱۷۱.

5...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۸۳.

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱٦٦.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۸۳.

مسئلہ ۳۲: اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے، دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے، قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ ایک شخص کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھا تو فرمایا: ''جوتے اتار دے، نہ قبر والے کو تُو ایذا دے، نہ وہ تجھے۔'' (1)

مسئلہ ۳۳: قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔ (2) (درمختار) یعنی جب کہ پڑھنے والے اُجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اُجرت پر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھوانا ناجائز ہے، اگر اُجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لیے نوکر رکھے پھر یہ کام لے۔

مسئلہ ۳۴: شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے مونھ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میّت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیّت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا؟ کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ (3) (درمختار، غنیہ، عن التاتارخانیہ) یوں بھی ہوسکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (4) (ردالمحتار)

(زیارتِ قبور)

مسئلہ ۳۵: زیارتِ قبور مستحب ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روزِ جمعہ وقتِ صبح ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکرِ شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اختلاط تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا، بلکہ اسے بُرا جانے اور ممکن ہو تو بُری بات زائل کرے۔ (5) (ردالمحتار)

1......

2...... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۸۵.

3...... المرجع السابق، و "الفتاوی التاتار خانية"، کتاب الصلاة، الفصل الثاني، ج۲، ص۱۷۰.

4...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فيما یکتب علی کفن المیت، ج۳، ص۱۸۶.

5...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في زيارة القبور، ج۳، ص۱۷۷.

مسئلہ ۳۶: عورتوں کے لیے بعض علما نے زیارتِ قبور کو جائز بتایا، درمختار میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع وفزع کریں گی، لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ممنوع۔ [1] (ردالمحتار) اور اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع وفزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت سے پائی جاتی ہیں۔ [2] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۷: زیارتِ قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب [3] سے جا کر میّت کے مونھ کے سامنے کھڑا ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ میّت کے لیے باعثِ تکلیف ہے یعنی میّت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے اور یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ اَدْخِلْ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مِنْکَ رَوْحًا وَّرَیْحَانًا وَّمِنَّا تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا ۔ [4]

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلہ سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: قبرستان میں جائے تو الحمد شریف اور الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور آیۃ الکرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورہ تک اور سورۂ یٰسٓ اور تَبَارَکَ الَّذِیْ اور اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ایک ایک بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ بارہ یا گیارہ یا سات یا تین بار پڑھے، ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے، حدیث میں ہے، ''جو گیارہ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔'' [6] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في زیارۃ القبور، ج۳، ص۱۷۸.

2...... "الفتاوی الرضویۃ"، ج۹، ص۵۳۸. ملخصاً

3...... یعنی قدموں کی طرف۔

4...... سلام ہو تم پر اے قوم مومنین کے گھر والو! تم ہمارے اگلے ہو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، اللہ (عزوجل) سے ہم اپنے اور تمہارے لیے عفو وعافیت کا سوال کرتے ہیں، اللہ (عزوجل) ہمارے اگلوں اور پچھلوں پر رحم کرے۔ اے اللہ (عزوجل)! رب فانی روحوں کے اور جسم گل جانے والے اور بوسیدہ ہڈیوں کے، تو اپنی طرف سے ان قبروں میں تازگی اور خوشبو داخل کر اور ہماری طرف سے تحیت وسلام پہنچادے۔۱۲

5...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في زیارۃ القبور، ج۳، ص۱۷۹.

6...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في زیارۃ القبور، ج۳، ص۱۷۹.

مسئلہ ۳۹: نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مُردوں کو پہنچا سکتا ہے، اُن سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، بلکہ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اُسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے۔[1] (ردالمحتار) بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لیے اُن سب کے مجموعے کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا، جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مُردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار دس وعلیٰ ہذا القیاس۔[2] (فتاوٰی رضویہ)

مسئلہ ۴۰: نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اُس کا ثواب مُردہ کو پہنچایا تو اِنْشَاءَ اللہ تعالیٰ پہنچے گا۔[3] (فتاوٰی رضویہ)

مسئلہ ۴۱: قبر کو بوسہ دینا بعض علما نے جائز کہا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔[4] (اشعۃ اللمعات) اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے اور اگر برکت لینے کے لیے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں، مگر عوام منع کیے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

(دفن کے بعد تلقین)

مسئلہ ۴۲: دفن کے بعد مُردہ کو تلقین کرنا، اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔[5] (جوہرہ) یہ جو اکثر کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کہ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا۔[6] (ردالمحتار) حدیث میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اُس کی مٹی دے چکو، تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ کہے گا، ہمیں ارشاد کر اللہ (عزوجل) تجھ پر رحم فرمائے گا، مگر تمھیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے:

اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

1...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة للميت... إلخ، ج۳، ص ۱۸۰.

2...... انظر: "الفتاوى الرضوية"، ج۹، ص ۶۲۳ ـ ۶۲۹.

3...... انظر: "الفتاوى الرضوية"، ج۹، ص ۶۲۹ ـ ۶۴۲.

4...... "اشعة اللمعات"، کتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ج۱، ص ۷۶۳.

5...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۰.

6...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في التلقين بعد الموت، ج۳، ص ۹۴.

عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّکَ رَضِیۡتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّ بِالۡقُرۡاٰنِ اِمَامًا ۔ (1)

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے، اس پر کسی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حوا کی طرف نسبت کرے۔'' (2)

رواه الطبرانی فی الکبیر و الضیاء فی الاحکام وغیرهما. بعض اجلہ ائمہ تابعین فرماتے ہیں: جب قبر میں مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا جائے:

یا فلان بن فلان قُلۡ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ (3)

تین بار کہا جائے:

قُلۡ رَّبِّیَ اللّٰهُ وَدِیۡنِیَ الۡاِسۡلَامُ وَنَبِیِّ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ ۔ (4)

اعلیٰ حضرت قبلہ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا:

وَاعۡلَمۡ اَنَّ هٰذَیۡنِ الَّذَیۡنِ اَتَیَاکَ اَوۡ یَاۡتِیَانِکَ اِنَّمَا هُمَا عَبۡدَانِ لِلّٰهِ لَا یَضُرَّانِ وَلَا یَنۡفَعَانِ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ فَلَا تَخَفۡ وَلَا تَحۡزَنۡ وَاشۡهَدۡ اَنَّ رَبَّکَ اللّٰهُ وَدِیۡنَکَ الۡاِسۡلَامُ وَنَبِیَّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکَ بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَةِ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۔ (5)

مسئلہ ۴۳: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کرینگے اور میت کا دل بہلے گا۔ (6) (ردالمحتار)

1...... تو اُسے یاد کر، جس پر تُو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ تُو اللہ (عزوجل) کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔۱۲

2...... "المعجم الکبیر" للطبراني، الحدیث: ۷۹۷۹، ج۸، ص۲۴۹ ـ ۲۵۰.

3...... فلان بن فلان تو کہہ کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں۔۱۲

4...... "الفتاوی الرضویة"، ج۹، ص۲۲۲.

تو کہہ کہ میرا رب اللہ (عزوجل) ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔۱۲

5...... "الفتاوی الرضویة"، ج۹، ص۲۲۲.

اور جان لے کہ یہ دو شخص جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ اللہ (عزوجل) کے بندے ہیں بغیر خدا کے حکم کے نہ ضرر پہنچائیں، نہ نفع پس نہ خوف کر، نہ غم کر اور تو گواہی دے کہ تیرا رب اللہ (عزوجل) ہے اور تیرا دین اسلام ہے اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اللہ (عزوجل) ہم کو اور تجھ کو قول ثابت پر ثابت رکھے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲

6...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في وضع الجرید و نحو الآس علی القبور، ج۳، ص۱۸٤.

یوہیں جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۴۴: قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اُس کی تسبیح سے رحمت اُترتی ہے اور میت کو اُنس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔[1] (ردالمحتار)

تعزیت کا بیان

مسئلہ ۱: تعزیت مسنون ہے۔ حدیث میں ہے، ''جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔'' [2] اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ دوسری حدیث ترمذی و ابن ماجہ میں ہے، ''جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے، اُسے اُسی کے مثل ثواب ملے گا۔'' [3]

مسئلہ ۲: تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کے تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔[4] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر ہی کرے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۴: مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی:

لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَاَعْطٰی وَكُلُّ شَيْئٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى .

''خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے۔'' [6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵: مصیبت پر صبر کرے تو اُسے دو ثواب ملتے ہیں، ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع و فزع سے دونوں

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في وضع الجريد و نحو الآس على القبور، ج٣، ص١٨٤.

2 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في ثواب من عزى مصابا، الحديث: ١٦٠١، ص٢٥٧٢.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الجنائز، باب ماجاء في أجر من عزى مصابا، الحديث: ١٠٧٣، ص١٧٥٤.

4 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٤١.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت، ج٣، ص١٧٧.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٤١.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، ج١، ص١٦٧. وغيره

جاتے رہتے ہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: میّت کے اعزہ کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازہ پر یا شارع عام پر بچھونے بچھا کر بیٹھنا بُری بات ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷: میّت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار اگر میّت کے گھر والوں کے لیے اُس دن اور رات کے لیے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انھیں اصرار کر کے کھلائیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: میّت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقرا کو کھلائیں تو بہتر ہے۔[4] (فتح القدیر)

مسئلہ ۹: جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا، ان کے لیے کھانا طیار کرنا ناجائز ہے۔[5] (ردالمحتار) یعنی جب کہ ٹھہرا لیا ہو یا معروف ہو یا وہ اغنیا ہوں۔

مسئلہ ۱۰: تیجے وغیرہ کا کھانا اکثر میّت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے، اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔ یوہیں اگر بعض ورثہ موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے، جبکہ غیر موجودین سے اجازت نہ لی ہو اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو یا کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں۔[6] (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۱: تعزیت کے لیے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور روتی پیٹتی نوحہ کرتی ہیں، انھیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد کرنا ہے۔[7] (کشف الغطا)

مسئلہ ۱۲: میّت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انھیں کے لائق بھیجا جائے

1...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الثواب على المصيبة، ج٣، ص١٧٥.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، ومما يتصل بذلك مسائل، ج١، ص١٦٧.
و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت، ج٣، ص١٧٦.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الثواب على المصيبة، ج٣، ص١٧٥.

4...... "فتح القدير"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل في الدفن، ج٢، ص١٥١. طبعة مركز أهل السنة بركات رضا

5...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت، ج٣، ص١٧٦.

6...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الحظر و الاباحة، ج٤، ص٣٦٦، و "الفتاوى الرضوية"، ج٩، ص٦٦٤. وغيره

7...... "الفتاوى الرضوية"، ج٩، ص٦٦٦.

زیادہ نہیں اوروں کو وہ کھانا منع ہے۔[1] (کشف الغطا) اور صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے۔[3] (ردالمحتار) اور دفن کے بعد میّت کے مکان پر آنا اور تعزیت کر کے اپنے اپنے گھر جانا اگر اتفاقاً ہو تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہیے اور میّت کے مکان پر تعزیت کے لیے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے ہو یا بعد اسی وقت ہو یا کسی اور وقت خلاف اَولیٰ ہے اور کریں تو گناہ بھی نہیں۔

مسئلہ ۱۴: جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔[4] (درمختار)

(سوگ اور نوحہ کا ذکر)

مسئلہ ۱۵: سوگ کے لیے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے۔[5] (عالمگیری) یوہیں سیاہ بلّے لگانا کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے۔

مسئلہ ۱۶: میّت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لیے بیٹھنا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کر جائیں جائز ہے مگر ترک بہتر اور یہ اس وقت ہے کہ فروش اور دیگر آرائش نہ کرنا ہو ورنہ ناجائز۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: نوحہ یعنی میّت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ یوہیں **واویلا وامصیبتا**[7] کہہ کے چلّانا۔[8] (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۸: گریبان پھاڑنا، مونھ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے

1...... "الفتاوى الرضوية"، ج۹، ص۶۶۶.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في الهدايا و الضيافات، ج۵، ص۳٤٤.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت، ج۳، ص۱۷۷.

4...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج۳، ص۱۷۷.

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، ومما يتصل بذلك مسائل، ج۱، ص۱٦۷.

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، ومما يتصل بذلك مسائل، ج۱، ص۱٦۷.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت، ج۳، ص۱۷٦.

8...... یعنی ہائے مصیبت۔

9...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱۳۹. وغيره

کام ہیں اور حرام۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔[2] (حدیث)

مسئلہ ۲۰: آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں، بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بُکا فرمایا۔[3] (جوہرہ) اس مقام پر بعض احادیث جو نوحہ وغیرہ کے بارہ میں وارد ہیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان بغور دیکھیں اور اپنے یہاں کی عورتوں کو سنائیں، کہ یہ بلا ہندوستان کی اکثر عورتوں میں ہندوؤں کی تقلید سے پائی جاتی ہے۔

حدیث ۱: بخاری و مسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مونھ پر طمانچہ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔''[4]

حدیث ۲: صحیحین میں ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی واللفظ لمسلم، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو سر منڈائے[5] اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے، میں اس سے بَری ہوں۔''[6]

حدیث ۳: صحیح مسلم شریف میں ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''میری اُمت میں چار کام جاہلیت کے ہیں، لوگ انھیں نہ چھوڑیں گے۔

(۱) حسب پر فخر کرنا اور

(۲) نسب میں طعن کرنا اور

(۳) ستاروں سے مینھ چاہنا (فلاں نچھتر کے سبب پانی برسے گا) اور

(۴) نوحہ کرنا

اور فرمایا: ''نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، ومما يتصل بذلك مسائل، ج١، ص١٦٧.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب إحداد المرأة على غير زوجها، الحديث: ١٢٨٠، ص١٠٠. ملخصا

3...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص١٣٩ ـ ١٤٠.

4...... "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب ليس منّا من ضرب الخدود، الحديث: ١٢٩٧، ص١٠١.

5...... یعنی کسی کے مرنے پر جیسے ہندو بھدرا کرتے ہیں۔١٢

6...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب تحريم ضرب الخدود... إلخ، الحديث: ٢٨٨، ص٦٩٥.

ایک کُرتا قطران کا ہوگا اور ایک خارشت کا۔'' (1)

حدیث ۴: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ تعالٰی عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میّت پر عذاب ہوتا ہے۔'' (2) یعنی جبکہ اس نے وصیّت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو، واللہ تعالٰی اعلم یا یہ مراد ہے کہ ان کے رونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے کہ دوسری حدیث میں آیا: ''اے اللہ (عزوجل) کے بندو! اپنے مردے کو تکلیف نہ دو، جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی روتا ہے۔'' (3)

حدیث ۵: بخاری و مسلم مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس پر نوحہ کیا گیا، قیامت کے دن اس نوحہ کے سبب اس پر عذاب ہوگا۔'' (4) یعنی اُنھیں صورتوں میں

حدیث ۶: صحیح مسلم میں ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کہتی ہیں: جب ابوسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا انتقال ہوا، میں نے کہا مسافرت اور پردیس میں انتقال ہوا، ان پر اس طرح روؤں گی جس کا چرچا ہو، میں نے رونے کا تہیہ کیا تھا اور ایک عورت بھی اس ارادہ سے آئی کہ میری مدد کرے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: ''جس گھر سے اللہ تعالٰی نے شیطان کو دو مرتبہ نکالا، تُو اس میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہے''، فرماتی ہیں: میں رونے سے باز آئی اور نہیں روئی۔ (5)

حدیث ۷: ترمذی ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مرتا ہے اور رونے والا اس کی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے، اللہ تعالٰی اس میّت پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اسے کونچتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تُو ایسا تھا؟۔'' (6)

حدیث ۸: ابن ماجہ ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! اگر تُو اوّل صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لیے جنت کے سوا کسی ثواب پر

1...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنائز، باب التشديد في النياحة، الحديث: ٢١٦٠، ص٨٢٤.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب البكاء عند المريض، الحديث: ١٣٠٤، ص١٠٢.

3......

4...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنائز، باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه، الحديث: ٢١٥٧، ص٨٢٤.

5...... "صحيح مسلم"، كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الحديث: ٢١٣٤، ص٨٢٢.

6...... "جامع الترمذي"، أبواب الجنائز، باب ماجاء في كراهية البكاء على الميت، الحديث: ١٠٠٣، ص١٧٤٧.

میں راضی نہیں۔'' (1)

حدیث ۹: احمد وبیہقی امام حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ''جس مسلمان مرد یا عورت پر کوئی مصیبت پہنچی اسے یاد کر کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ط کہے، اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہوگیا ہو، تو اللہ تعالی اُس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اُس دن کہ مصیبت پہنچی تھی۔'' (2)

شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ ﴾ (3)

''جو اللہ (عزوجل) کی راہ میں قتل کیے گئے، انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمھیں خبر نہیں۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ لا فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ لا وَ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ لا اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لا وَّاَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ج ﴾ (4)

''جو لوگ راہ خدا میں قتل کیے گئے انھیں مردہ نہ گمان کر، بلکہ وہ اپنے رب (عزوجل) کے یہاں زندہ ہیں انھیں روزی ملتی ہے۔ اللہ (عزوجل) نے اپنے فضل سے جو انھیں دیا اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ان سے ابھی نہ ملے، ان کے لیے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، اللہ (عزوجل) کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا اجر اللہ (عزوجل) ضائع نہیں فرماتا۔''

احادیث میں اس کے فضائل بکثرت وارد ہیں، شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے بلکہ:

حدیث ۱: ایک حدیث میں فرمایا: ''اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں۔

(۱) جو طاعون سے مرا شہید ہے۔

1...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في العبد على المصيبة، الحديث: ١٥٩٧، ص ٢٥٧٢.

2...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث الحسين بن علي رضي الله عنهما، الحديث: ١٧٣٤، ج١، ص ٤٢٩.

3...... پ ٢، البقرة: ١٥٤.

4...... پ ٤، آل عمران: ١٦٩۔١٧١.

(۲) جو ڈوب کر مرا شہید ہے۔

(۳) ذات الجنب میں مرا شہید ہے۔

(۴) جو پیٹ کی بیماری میں مرا شہید ہے۔[1]

(۵) جو جل کر مرا شہید ہے۔

(۶) جس کے اوپر دیوار وغیرہ ڈھ پڑے اور مر جائے شہید ہے۔

(۷) عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کوآرے پن میں مر جائے شہید ہے۔'' [2]

اس حدیث کو امام مالک [3] وابوداود ونسائی نے جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت اور:

حدیث ۲: امام احمد کی روایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون سے بھاگنے والا اس کے مثل ہے، جو جہاد سے بھاگا اور جو صبر کرے اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔'' [4]

حدیث ۳: احمد ونسائی عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو طاعون میں مرے، ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا۔ شہدا کہیں گے، یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے جیسے ہم اور بچھونوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے بچھونوں پر مرے جیسے ہم۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: ''ان کے زخم دیکھو، اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں، تو یہ انھیں میں ہیں اور انھیں کے ساتھ ہیں۔'' دیکھیں گے تو ان کے زخم شہدا کے زخم سے مشابہ ہوں گے، شہدا میں شامل کر دیے جائیں گے۔'' [5]

حدیث ۴: ابن ماجہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ارشاد فرمایا مسافرت کی موت شہادت ہے۔ [6]

1...... اس سے مراد استقا ہے یا دست آنا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل ہو سکتا ہے، لہٰذا اس کے فضل سے امید ہے کہ دونوں کی شہادت کا اجر ملے۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ

2...... حدیث کے الفاظ یہ ہیں ((وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ فَهِيَ شَهِيْدَةٌ)) ("سنن النسائي"، كتاب الجنائز، باب النهى عن البكاء على الميت، الحديث: ١٨٤٧، ص٢٢٠٩.) دون قوله (فهي)

جس کے یہ معنی ہیں کہ ایسی چیز سے مرے، جو اس میں اکٹھی ہے جدا نہ ہوئی اس میں ولادت وزوال بکارت دونوں داخل ہیں۔ ۱۲

3...... "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الجنائز، باب النهى عن البكاء على الميت، الحديث: ٥٦٣، ج١، ص٢١٨.

4...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبدالله، الحديث: ١٤٨٨١، ج٥، ص١٤٢.

5...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث العرباض بن سارية، الحديث: ١٧١٥٩، ج٦، ص٨٦.

6...... "سنن ابن ماجه"، أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء فيمن مات غريبا، الحديث: ١٦١٣، ص٢٥٧٣.

ان کے سوا اور بہت صورتوں میں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے، امام جلال الدین سیوطی وغیرہ ائمہ نے ان کو ذکر کیا ہے بعض یہ ہیں۔

(۹) سِل کی بیماری میں مرا۔

(۱۰) سواری سے گر کر یا مرگی سے مرا۔

(۱۱) بخار میں مرا۔

(۱۲) مال یا

(۱۳) جان یا

(۱۴) اہل یا

(۱۵) کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا۔

(۱۶) عشق میں مرا بشرطیکہ پاکدامن ہو اور چھپایا ہو۔

(۱۷) کسی درندہ نے پھاڑ کھایا۔

(۱۸) بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا

(۱۹) مارا اور مر گیا۔

(۲۰) کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا۔

(۲۱) علم دین کی طلب میں مرا۔

(۲۲) مؤذن کہ طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہو۔

(۲۳) تاجر راست گو۔

(۲۴) جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آئی۔

(۲۵) جو اپنے بال بچوں کے لیے سعی کرے، ان میں امر الٰہی قائم کرے اور انھیں حلال کھلائے۔

(۲۶) جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ.

(۲۷) جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں کہیں ترک نہ کرے۔

(۲۸) فسادِ اُمّت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا، اس کے لیے سو شہید کا ثواب ہے۔

(۲۹) جو مرض میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ چالیس بار کہے اور اسی مرض میں مر جائے اور اچھا ہو گیا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(۳۰) کفار سے مقابلہ کے لیے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔

(۳۱) جو ہر رات میں سورۂ یٰس شریف پڑھے۔

(۳۲) جو باطہارت سویا اور مر گیا۔

(۳۳) جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سو بار دُرود شریف پڑھے۔

(۳۴) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ (عزوجل) کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔

(۳۵) جو جمعہ کے دن مرے۔

(۳۶) جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لیے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا اور جو شام کو کہے صبح تک کے لیے یہی بات ہے۔[1]

مسائلِ فقہیّہ

اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔[2] شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے، ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے[3] تو جہاں یہ حکم پایا جائے گا فقہا اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں، مگر شہید فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب نہ پائے، صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ غسل دیا جائے وبس۔

مسئلہ۱: نابالغ اور مجنون کو غسل دیا جائے، اگرچہ وہ کسی طرح قتل کیے گئے، جنب اور حیض ونفاس والی عورت خواہ ابھی حیض ونفاس میں ہو یا ختم ہو گیا مگر ابھی غسل نہ کیا تو ان سب کو غسل دیا جائے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ۲: حیض شروع ہوئے ابھی پورے تین دن نہ ہوئے تھے کہ قتل کی گئی تو اسے غسل نہ دیں گے کہ ابھی یہ نہیں کہہ

1...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الشھید، مطلب في تعداد الشھداء، ج۳، ص۱۹۵ ـ ۱۹۷.

2...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الشھید، ج۳، ص۱۸۷ ـ ۱۸۹.

3...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الشھید، ج۳، ص۱۹۱.

4...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الشھید، ج۳، ص۱۸۷.

سکتے کہ حائض ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳: جنب ہونا یوں معلوم ہوگا کہ قتل سے پہلے اس نے خود بیان کیا ہو یا اس کی عورت نے بتایا۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۴: آلۂ جارحہ وہ جس سے قتل کرنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہے یعنی جو اعضا کو جدا کردے جیسے تلوار، بندوق کو بھی آلۂ جارحہ کہیں گے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جب نفس قتل سے قاتل پر قصاص واجب نہ ہو بلکہ مال واجب ہو تو غسل دیا جائے گا، مثلاً لاٹھی سے مارا یا قتل خطا کہ نشانہ پر مار رہا تھا مگر کسی آدمی کو لگا اور مر گیا یا کوئی شخص ننگی تلوار لیے سو گیا اور سوتے میں کسی آدمی پر وہ تلوار گر پڑی وہ مر گیا یا کسی شہر یا گاؤں میں یا ان کے قریب مقتول پڑا ملا اور اس کا قاتل معلوم نہیں، ان سب صورتوں میں غسل دیں گے اور اگر مقتول شہر وغیرہ میں ملا اور معلوم ہے کہ چوروں نے قتل کیا ہے خواہ اسلحہ سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے تو غسل نہ دیا جائے، اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ کس چور نے قتل کیا۔ یوہیں اگر جنگل میں ملا اور معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے۔ یوہیں اگر ڈاکوؤں نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے، ہتھیار سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے۔[4] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۶: اگر نفس قتل سے مال واجب نہ ہوا بلکہ وجوب مال کسی امر خارج سے ہے، مثلاً قاتل و اولیائے مقتول میں صلح ہوگئی یا باپ نے بیٹے کو مار ڈالا یا کسی ایسے کو مارا کہ اس کا وارث بیٹا ہے، مثلاً اپنی عورت کو مار ڈالا اور عورت کا وارث بیٹا ہے جو اسی شوہر سے ہے تو قصاص کا مالک یہی لڑکا ہوگا مگر چونکہ اس کا باپ قاتل ہے قصاص ساقط ہوگیا تو ان صورتوں میں غسل نہ دیا جائے۔[5] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۷: اگر قتل بطورِ ظلم نہ ہو بلکہ قصاص یا حد یا تعزیر میں قتل کیا گیا یا درندہ نے مار ڈالا تو غسل دیں گے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸: کوئی شخص گھائل ہوا مگر اُس کے بعد دنیا سے متمتع ہوا، مثلاً کھایا یا پیا یا سویا یا علاج کیا، اگرچہ یہ چیزیں بہت قلیل ہوں یا خیمہ میں ٹھہرا یعنی وہیں جہاں زخمی ہوا یا نماز کا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا، بشرطیکہ نماز ادا کرنے پر قادر ہو یا وہاں

1...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الشهيد، ج۳، ص۱۸۷.

2...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الصلاۃ، باب الشهيد، ص۱٤۳.

3...... "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الشهيد، ج۳، ص۱۸۹.

4...... المرجع السابق. وغیرہ

5...... المرجع السابق.

6...... "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الشهيد، ج۳، ص۱۹۲.

سے اُٹھ کر دوسری جگہ کو چلا یا لوگ اُسے معرکہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ لے گئے خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ میں ہی انتقال ہوا یا کسی دنیوی بات کی وصیّت کی یا بیع کی یا کچھ خریدا یا بہت سی باتیں کیں، توان سب صورتوں میں غسل دیں گے، بشرطیکہ یہ امور جہاد ختم ہونے کے بعد واقع ہوئے اور اگر اثنائے جنگ میں ہوں تو یہ چیزیں مانع شہادت نہیں یعنی غسل نہ دیں گے اور وصیت اگر آخرت کے متعلق ہو یا دو ایک بات بولا اگرچہ لڑائی کے بعد تو شہید ہے غسل نہ دیں گے اور اگر لڑائی میں نہ قتل کیا گیا بلکہ ظلماً تو ان چیزوں میں سے اگر کوئی پائی گئی غسل دیں گے ورنہ نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جس کو حربی یا باغی یا ڈاکو نے کسی آلہ سے قتل کیا ہو یا ان کے جانوروں نے اسے کچل دیا، اگرچہ خود ہی ان کے جانور پر سوار تھا یا کھینچے لیے جاتا تھا یا اس جانور نے اپنے ہاتھ پاؤں اس پر مارے یا دانت سے کاٹا یا اس کی سواری کو ان لوگوں نے بھڑکا دیا اُس سے گر کر مر گیا یا انہوں نے اس پر آگ پھینکی یا اُن کے یہاں سے ہوا آگ اُڑا لائی یا انہوں نے کسی لکڑی میں آگ لگا دی جس کا ایک کنارہ اُدھر تھا اور ان صورتوں میں جل کر مر گیا یا معرکہ میں مرا ہوا ملا اور اُس پر زخم کا نشان ہے، مثلاً آنکھ کان سے خون نکلا ہے یا حلق سے صاف خون نکلا یا اُن لوگوں نے شہر پناہ پر سے اُسے پھینک دیا یا اُس کے اوپر دیوار ڈھا دی یا پانی میں ڈبا دیا یا پانی بند تھا انہوں نے کھول کر ادھر بہا دیا کہ ڈوب گیا یا گلا گھونٹ دیا، غرض وہ لوگ جس طرح بھی مسلمان کو قتل کریں یا قتل کے سبب بنیں وہ شہید ہے۔[2] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۰: معرکہ میں مُردہ ملا اور اُس پر قتل کا کوئی نشان نہیں یا اُس کی ناک یا پاخانہ پیشاب کے مقام سے خون نکلا ہے یا حلق سے بستہ خون نکلا یا دشمن کے خوف سے مر گیا تو غسل دیا جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: اپنی جان یا مال یا کسی مسلمان کے بچانے میں لڑا اور مارا گیا وہ شہید ہے، لوہے یا پتھر یا لکڑی کسی چیز سے قتل کیا گیا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: دو کشتیوں میں مسلمان تھے، دشمن نے ایک کشتی پر آگ پھینکی یہ لوگ جل گئے، وہ بھڑک کر دوسری کشتی میں لگی یہ بھی جلے تو اس دوسری کشتی والے بھی شہید ہیں۔[5] (عالمگیری)

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ج٣، ص١٩٢ـ١٩٤.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع، ج١، ص١٦٧ ـ ١٦٨.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ج٣، ص١٨٩. وغيرهما

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ج٣، ص١٩٠.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع، ج١، ص١٦٨.

5...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: مشرک کا گھوڑا چھوٹ کر بھاگا اور اُس پر کوئی سوار نہیں اس نے کسی مسلمان کو کچل دیا یا مسلمان نے کافر پر تیر چلایا وہ مسلمان کو لگا یا کافر کے گھوڑے سے مسلمان کا گھوڑا بھڑکا اُس نے مسلمان سوار کو گرا دیا یا معاذ اللہ! مسلمانوں نے فرار کی کافروں نے ان کو آگ یا خندق کی طرف مضطر کیا یا مسلمانوں نے اپنے گرد گوکھرو بچھائے تھے پھر اُس پر چلے اور مر گئے ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: لڑائی میں کسی مسلمان کا گھوڑا بھڑکا یا کافروں کا جھنڈا دیکھ کر بدکا، مگر کافروں نے اسے نہیں بھڑکایا اور اس نے سوار کو گرا دیا وہ مر گیا یا کافر قلعہ بند ہوئے اور مسلمان شہر پناہ پر چڑھے، اُس پر سے پھسل کر کوئی گرا اور مر گیا یا معاذ اللہ! مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ایک مسلمان کی سواری نے دوسرے مسلمانوں کو کچل دیا، خواہ وہ مسلمان اس پر سوار ہو یا باگ پکڑ کر لیے جاتا یا پیچھے سے ہانکتا ہو یا دشمن پر حملہ کیا اور گھوڑے سے گر کر مر گیا، ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے، مگر لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور ایک شخص مُردہ ملا تو جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ آلۂ جارحہ سے ظلماً قتل کیا گیا غسل دیا جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: شہید کے بدن پر جو چیزیں از قسم کفن نہ ہوں اُتار لی جائیں، مثلاً پوستین زرہ ٹوپی، خود ہتھیار، روئی کا کپڑا اور اگر کفن مسنون میں کچھ کمی پڑے تو اضافہ کیا جائے اور پاجامہ نہ اُتارا جائے اور اگر کمی ہے مگر پورا کرنے کو کچھ نہیں تو پوستین اور روئی کا کپڑا نہ اُتاریں، شہید کے سب کپڑے اُتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۱۷: جیسے اور مُردوں کو خوشبو لگاتے ہیں شہید کو بھی لگائیں، شہید کا خون نہ دھویا جائے، خون سمیت دفن کریں اور اگر کپڑے میں نجاست لگی ہو تو دھوڈالیں۔[5] (عالمگیری وغیرہ) شہید کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔[6] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۸: دشمن پر وار کیا ضرب اُس پر نہ پڑی، بلکہ خود اس پر پڑی اور مر گیا تو عنداللہ شہید ہے، مگر غسل دیں اور نماز پڑھیں۔[7] (جوہرہ)

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع، ج١، ص١٦٨.

2...... المرجع السابق.

3...... المرجع السابق.

4...... المرجع السابق، " و ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ج٣، ص١٩١. وغيرهما

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع، ج١، ص١٦٨. وغيره

6...... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ج٣، ص١٩١.

7...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ص١٤٥.

کعبۂ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

حدیث ۱، ۲: صحیح مسلم وصحیح بخاری میں ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید وعثمان بن طلحہ حجبی وبلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کعبۂ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کرلیا گیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے، میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے کیا کیا؟ کہا: ایک ستون بائیں طرف کیا اور دو داہنی طرف اور تین پیچھے پھر نماز پڑھی اور اُس زمانہ میں بیت اللہ شریف کے چھ ستون تھے۔[1]

مسئلہ ۱: کعبۂ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے، فرض ہو یا نفل تنہا پڑھے یا با جماعت، اگرچہ امام کا رُخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف مگر جب کہ مقتدی کی پشت امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی اور اگر مقتدی کا مونھ امام کے مونھ کے سامنے ہو تو ہو جائے گی، مگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا مونھ امام کی کروٹ کی طرف ہو تو بلا کراہت جائز۔[2] (جوہرہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲: کعبۂ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی جب بھی یہی صورتیں ہیں، مگر اُس کی چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔[3] (تنویر الابصار)

مسئلہ ۳: مسجد الحرام شریف میں کعبۂ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبۂ معظمہ کے چاروں طرف ہوں جب بھی جائز ہے اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ سے قریب تر ہو، بشرطیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب تر ہے ادھر نہ ہو جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو اور اگر اسی طرف ہے جس طرف امام ہے اور بہ نسبت امام کے قریب تر ہے تو اُس کی نماز نہ ہوئی۔[4] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۴: امام کعبہ کے اندر ہے اور مقتدی باہر تو اقتدا صحیح ہے، خواہ امام تنہا اندر ہو یا اس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں، مگر دروازہ کھلا ہونا چاہیے کہ امام کے رکوع وسجود کا حال معلوم ہوتا رہے اور اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی

1...... "صحیح البخاري"، کتاب الصلاة، باب الصلاة بین السواري في غیر جماعة، الحدیث: ٥٠٥، ص٤٢.

2...... "الجوهرة النیرة"، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الکعبة، ص١٤٥.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الکعبة، ج٣، ص١٩٨. وغیرهما

3...... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الکعبة، ج٣، ص١٩٨.

4...... "تنویر الأبصار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب الصلاة في الکعبة، ج٣، ص١٩٩. وغیرهما

حرج نہیں مگر جس صورت میں امام تنہا اندر ہو کراہت ہے کہ امام تنہا بلندی پر ہوگا اور یہ مکروہ ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: امام باہر ہو اور مقتدی اندر جب بھی نماز صحیح ہے بشرطیکہ مقتدی کی پشت امام کے مواجہہ میں نہ ہو۔[2] (ردالمحتار)

قد تم هذا الجزء بحمد الله تعالى وله الحمد اولا واخرا وباطنا وظاهرا والصلوة والسلام على من ارسله شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا واله واصحابه وابنه وحزبه اجمعين الى يوم الدين والحمد لله رب العلمين وانا الفقير الى الغنى ابو العلا امجد على الاعظمى غفر الله ولوالديه امين.

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثیل

امام اہلسنت، ناصر دین وملت، محی الشریعہ کاسر الفتنہ، قامع البدعہ، مجدد المأ تہ الحاضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ،

سیدی وسندی وکنزی وذخری لیومی وغدی اعلیٰ حضرت مولٰنا مولوی حاجی قاری مفتی **احمد رضا خان** صاحب قادری برکاتی

نفع الاسلام و المسلمين باسراره القدسيه وكمالاته المعنويه والصوريه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

الحمد لله وكفى وسلم على عباده الذين اصطفى لا سيما على الشارع المصطفى ومقتفيه فى المشارع اولى الصّدق والصفا.

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت حصۂ چہارُم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابو العلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر وعلم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع ومعمول اور دنیا وآخرت میں مقبول فرمائے۔ آمین

والحمد لله رب العلمين وصلى الله تعالى على سيدنا ومولٰنا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين امين. ذى الحجة الحرام ۱۳۳۷ھ على صاحبها واله الكرام افضل الصلوة والتحية. امين.

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ج۲، ص۲۰۰.

2...... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ج۲، ص۲۰۰.

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطأ	امام مالک بن انس اصبحی ،متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
2	المسند	امام محمد بن ادریس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
3	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت
4	سنن الدارمي	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن، متوفی ۲۵۵ھ	باب المدینۃ، کراچی
5	صحيح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالسلام، ریاض
6	صحيح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالسلام
7	سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالسلام
8	سنن أبي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دارالسلام
9	مراسيل أبي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دہلی
10	جامع الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالسلام
11	سنن الدار قطني	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
12	البحرالزخار	امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ
13	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالسلام

14	عمل اليوم والليلة	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
15	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
16	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
17	المعجم الصغير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
18	المستدرك على الصحيحين	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
19	شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
20	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
21	السنن الصغرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
22	معرفة السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
23	شرح السنة	امام حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
24	الترغيب والترهيب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
25	الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
26	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر، بیروت
27	نصب الراية	علامہ جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن یوسف، متوفی ۲۵۵ھ	پشاور
28	كنزالعمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
29	مرقاة المفاتيح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت

کتب فقہ (حنفی)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	خلاصة الفتاوى	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
2	منية المصلي	علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
3	شرح الوقاية	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
4	الجوهرة النيرة	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
5	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
6	غنية المتملي	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
7	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
8	تنوير الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت
9	فتح العناية شرح النقاية	ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الارقم، بیروت
10	مراقي الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
11	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت
12	الفتاوى الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	کوئٹہ
13	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت
14	حاشية الطحطاوي على الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحطاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ
15	الفتاوى الرضوية	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور